خاصیات ابواب الصرف پر مشتمل ایک جدید و عام فہم کتاب

خُاصِّیَّاتُ أَبْوَابِ الصَّرْفِ

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

مدنی چینل دیکھتے رہیے

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

1

خاصیات ابواب الصرف پر مشتمل ایک آسان اور جامع کتاب

خاصیات أبواب الصرف

پیش کش

مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)

(شعبۂ درسی کتب)

ناشر

مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب : خاصیات ابواب الصرف

پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ درسی کتب)

سن طباعت : طبع اول: رجب المرجب ۱۴۳۰ھ، جولائی ۲۰۰۹ء

طبع ثانی: شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ، اگست ۲۰۱۲ء

کل صفحات : 141 صفحات

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

قیمت :

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' کے ۱۹ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ ''نیتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِه. یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الكبير للطَبَراني، الحديث: ٥٩٤٢، ج٦، ص١٨٥)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالَعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ کتاب کو پڑھ کر کلام اللہ وکلام رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا ﴿۹﴾ درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا ﴿۱۰﴾ استاد کی توضیح کو لکھ کر ''اِسْتَعِنْ بِيَمِيْنِكَ عَلٰى حِفْظِكَ'' پر عمل کروں گا ﴿۱۱﴾ طلبہ کے ساتھ مل کر

اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا ﴿۱۲﴾ اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا ﴿۱۳﴾ درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا ﴿۱۴﴾ اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا ﴿۱۵﴾ سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی عزوجل بجا لاؤں گا ﴿۱۶﴾ اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعاء کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا ﴿۱۷﴾ سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔ ﴿۱۸﴾ کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۱۹﴾ کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔
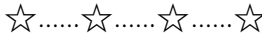
☆......☆......☆......☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از : بانیِ دعوتِ اسلامی ، عاشقِ اعلیٰ حضرت ، شیخِ طریقت ، امیرِ اہلسنّت ، حضرتِ علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلّم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سر انجام دینے کے لیے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔

اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب
(۳) شعبۂ اِصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تفتیشِ کُتُب
(۵) شعبۂ تراجم کُتُب (۶) شعبۂ تخریج

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و

مِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضراء شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

فہرست

پیش لفظ

علم صرف کے ابواب میں مختلف خاصیات پائی جاتی ہیں اور اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ عربی زبان کو کما حقہ سمجھنا ان ابواب کی خاصیات کو سمجھنے پر موقوف ہے اور لغت عربی کے معانی و مفاہیم کو سمجھنے میں یہ حد درجہ معاون اور کلیدی کردار کی حامل ہیں جبکہ طلبہ بالعموم اس سے جی چراتے نظر آتے ہیں حالانکہ کسی عبارت کو حل کرنے کیلئے جہاں علم النحو اور صیغوں کی بنا کا جاننا ضروری ہے وہاں خاصیات ابواب کو بھی غیر معمولی حیثیت حاصل ہے، کبار علماء کرام نے انہیں **موضوعِ سُخَن** بنایا ہے اور باقاعدہ اسکی اہمیت کو اجاگر کیا ہے چنانچہ ''علامہ جامی علیہ رحمۃ اللہ الوافی نے لفظِ مُعْرَب پر گفتگو کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ: مُعْرَب یا تو **عَرِبَتْ مِعْدَتُه** سے ماخوذ ہے تو اس صورت میں باب افعال کا ہمزہ سلب کیلئے ہوگا اور اسکا معنی ہوگا **اِزَالَۃُ الْفَسَادِ**، فساد دور کرنا (یعنی ثلاثی مجرد میں اسکا معنی تھا معدے کا فاسد یا خراب ہونا **کَمَا یُقَالُ عَرِبَتْ مِعْدَتُه** اور مزید فیہ میں معنی ہوگا فساد کو دور کرنا **کَمَا یُقَالُ اَعْرَبَ زَیْدُنِ الْکَلَامَ**) (زید نے کلام کے فساد کو دور کیا یعنی کلام کو ظاہر و واضح کیا)۔

ایسے ہی حضرت علامہ مولانا شریف الحق امجدی صاحب، بخاری شریف کی حدیث نمبر ۳ میں ''**فَیَتَحَنَّثُ فِیهِ**'' (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا میں عبادت کیا کرتے تھے) کے تحت گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

یتحنث باب تفعل سے مضارع ہے اسکا مادہ حنث ہے اسکے معنی گناہ کے ہیں باب تفعل کی خاصیت تجنب ہے یعنی فاعل کا مادہ سے پہلو بچانا

اس طرح تحنث کے معنی گناہ سے بچنے کے ہوئے کہ عبادت گناہ سے بچنے کا سبب ہے اس لئے اطلاق سبب علی المسبب کے علاقے سے مجازاً عبادت کے معنی میں ہو گیا۔ (نزهة القاری ۱/۱۸۵)

اور علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمہ اللہ القوی ''شرح عقائد'' کی عبارت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُتَوَحِّد کے تحت لفظ ''المتوحد'' پر کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: علماءِ عربیہ نے باب تفعل کے کئی معانی بیان کئے ہیں ان میں سے تین کا بیان کرنا مقام کے لحاظ سے مناسب ہے: (۱) اس باب میں استفعال کی طرح طلب کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: تَعَظَّمَ اَیْ طَلَبَ الْعَظَمَةَ یعنی اس نے بڑائی چاہی (۲) دوسرا معنی تکلف ہے اور وہ کسی صفت کے ساتھ متصف ہونے میں مشقت اٹھانا ہے۔ جیسے: تَحَلَّمَ یعنی اس نے بتکلف غصہ پیا (۳) تیسرا معنی صیرورت ہے: اور وہ یہ کہ بظاہر، بلا صُنْعِ صانع (کسی بنانے والے کی بناوٹ کے بغیر) کسی شیء کا ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانا۔ جیسے: تَحَجَّرَ الطینُ، (یعنی آگ پر پکائے بغیر) گارا پتھر بن گیا۔

الحمد لله علی احسانه خاصیات ابواب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوت اسلامی**'' کی مجلس ''**المدينة العلمية**'' کے ''**شعبہ درسی کتب**'' نے خاصیات ابواب کے اہم قواعد پر مشتمل کتاب بنام ''**خاصیات ابواب الصرف**'' پیش کرنے کی سعی کی ہے جو **جامعة المدينة** کے نصاب میں بھی داخل ہے۔ اس پر درج ذیل امور کے تحت کام کیا گیا ہے:

(۱)...... کتاب کو حتی المقدور سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲)...... کتاب میں مذکور تمام اصطلاحات کی تعریفات کو امثلہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

(۳)...... خاصیات ابواب کی امثلہ کو نئے انداز میں پیش کر کے انکی وضاحت الگ سے کی گئی ہے۔

(۴)...... جگہ بہ جگہ ابواب کے تحت اہم معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

(۵)...... ہر مثال کے تحت ماخذ اور مدلول ماخذ کو الگ سے بیان کیا گیا ہے تا کہ سمجھنے اور یاد کرنے میں آسانی ہو۔

(۶)...... ثلاثی مجرد، ثلاثی مزید فیہ، رباعی مجرد، رباعی مزید فیہ کے بعد تمارین کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔

(۷)...... خاصیات کو آسان انداز میں یاد رکھنے کیلئے کتاب کے آخر میں نقشہ جات کا اضافہ کیا گیا ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی وتمام علماء ومشائخِ اہلسنت کا سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے اور ہمیں انکے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

(امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم)

شعبۂ درسی کتب

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبق نمبر: (1)

......ابتدائی واجب الحفظ باتیں......

(۱)...... **خاصیات:**

یہ خاصیت کی جمع ہے اور یہ لفظ (خاصیت) ''ص'' کی تشدید کے ساتھ ہے اور اس کے بعد یائے مصدری ہے۔اس کی اصل یوں ہے: **خاصِصِیَّت** اور یہ ضاربیت کے وزن پر ہے۔خاصیت خصوصیت کے معنی میں ہے اور ''**حاشیہ فاضل لاھوری علی شرح التلخیص**'' میں ہے کہ خاصیت کا ''خاصہ'' پر اطلاق بطورِ مبالغہ ہوتا ہے۔جیسے: **زَیْدٌ عَدْلٌ** (زید بہت زیادہ انصاف کرنے والا ہے) اس میں مبالغہ پر دلالت کرنے کے لئے مصدر کو خبر کے طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصہ کی تعریف:

صرفیوں کی اصطلاح میں خاصہ سے مراد فعل میں پائے جانے والے وہ زائد معانی ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں۔جیسے: **تَحَفَّظَ زَیْدٌ**: زید نے آہستہ آہستہ حفظ کیا۔اس مثال میں **تَحَفَّظَ** کا لغوی معنی تو حفظ (یاد کرنا) ہے لیکن اس میں باب **تَفَعُّل** کا ایک خاصہ ''تدریج'' بھی پایا جارہا ہے اور یہ تدریج (کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنے) والا معنی **تَحَفَّظ** کے لغوی معنی سے ایک زائد معنی ہے اور یہی زائد معنی ''خاصہ'' کہلاتا ہے۔اسی طرح آئندہ ابواب کے خواص میں

غور کرنے سے یہ سب کچھ معلوم کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ:

مناطقہ کی اصطلاح میں خاصہ وہ ہے جو کسی چیز میں پایا جائے، اس کے علاوہ کسی اور میں نہ پایا جائے جیسا کہ ناطق ہونا انسان کا خاصہ ہے اس کے علاوہ دوسرے کسی اور جاندار میں نہیں پایا جاتا۔لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ یہاں خاصہ کا وہ معنی مراد نہیں جو منطقی لیتے ہیں، کیونکہ بسا اوقات ایک ہی خاصہ متعدد ابواب میں پایا جاتا ہے۔جیسا کہ **اِتِّخَاذ** ایک ایسا خاصہ ہے جو باب ''ضرب'' اور ''نصر'' دونوں میں پایا جاتا ہے۔

(۲)......ماخذ:

ماخذ سے مراد فعل کا مادۂ اشتقاق ہے یعنی (جس سے فعل بنایا گیا خواہ وہ مصدر ہو یا اسم جامد)۔

(۳)......مدلولِ ماخذ:

مدلول ماخذ سے مراد وہ معنی ہیں جس پر ماخذ دلالت کرے مثلا: **أَلْبَنَتِ النَّاقَةُ** میں فعل ''أَلْبَنَتْ'' کا ماخذ ''لَبَنٌ'' ہے اور مدلولِ ماخذ وہ ہے جس پر لفظِ ''لَبَنٌ'' دلالت کر رہا ہے یعنی (دودھ)۔

نوٹ:

اس کتاب میں جہاں ماخذ کا ذکر کیا جائے گا وہاں ہر جگہ مدلولِ ماخذ ہی مراد ہوگا۔

(٤)......خاصیات کے معانی:

خاصیات کے ضمن میں بیان کئے جانے والے تمام معانی سماعی ہیں،

قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ جیسے: ظَرُفَ سے أَظْرَفَ، نَصَرَ سے أَنْصَرَ نہیں بنایا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ **امام اخفش** کے اس قول کو رد کر دیا گیا جس میں انہوں نے أَعْلَمَ و أَرَی پر قیاس کرتے ہوئے أَظَنَّ و أَحْسَبَ کہا۔ (شرح شافیہ ابن حاجب)۔

(۵)......ایک سے زائد خواص:

یہ ضروری نہیں کہ کسی فعل میں ایک وقت میں ایک ہی خاصہ پایا جائے بلکہ ایک وقت میں ایک سے زائد خواص بھی پائے جاسکتے ہیں جیسے: أَخْرَجْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو نکالا) اس میں **تعدیہ** اور **تصییر** دونوں خواص پائے جارہے ہیں۔ **تعدیہ** تو ظاہر ہے اور **تصییر** اس طرح کہ اس کا معنی ہوا ''جَعَلْتُ زَیْداً ذَاخُرُوْجٍ'' یعنی میں نے زید کو نکلنے والا بنا دیا۔

(۷)......خاصیاتِ اَبواب کو بیان کرنے کا طریقۂ کار:

واضح رہے کہ کتابوں میں خاصیات کو عام طور پر دو انداز سے بیان کیا جاتا ہے:

(الف)......کوئی صیغہ ذکر کر کے اسکے تحت ایک یا مختلف خواص کا نام لے کر صراحۃً بیان کیا جائے۔ جیسے: علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمہ اللہ القوی ''شرح عقائد'' کی عبارت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَوَحِّد کے تحت لفظ ''اَلْمُتَوَحِّد'' پر کلام کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: علماءِ عربیہ نے باب تَفَعُّل کے کئی معانی بیان فرمائے ہیں ان میں سے تین کا بیان کرنا مقام کے لحاظ سے مناسب ہے: (۱) اس باب میں اِسْتِفْعَال کی طرح طلب کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے: تَعَظَّمَ اَيْ

طَلَبَ الْعَظَمَۃَ یعنی اس نے بڑائی چاہی (۲) دوسرا معنی تکلف ہے اور وہ کسی صفت کے ساتھ متصف ہونے میں مشقت اٹھانا ہے۔ جیسے: تَحَلَّمَ یعنی اس نے بتکلف بردباری اختیار کی۔

(۳) تیسرا معنی صیرورت ہے: اور وہ یہ کہ بظاہر، بلاصُنْعِ صانع (کسی بنانے والے کی بناوٹ کے بغیر) کسی شیء کا ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانا۔ جیسے: **تَحَجَّرَ الطینُ** (یعنی آگ پر پکائے بغیر) گارا پتھر بن گیا۔

(ب)......خاصیات کو بیان کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی صیغہ کو ذکر کر کے اس کی خاصیت بغیر نام لیے اشارۃً بیان کی جائے۔ جیسے: **اَلَامَ أَیْ حَانَ أَن یُلَامَ** اس کی ملامت کرنے کا وقت آ گیا اس مثال میں **أَيْ حانَ أَنْ یُلامَ** کے الفاظ ذکر کر کے باب افعال کی خاصیت حینونت کو اشارۃً بیان کیا گیا۔

اصطلاحات

(۱)......**اِخراجِ مأخذ:** فاعل کا مفعول سے مأخذ نکالنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَمَخَّخَ خَالِدٌ الْعَظْمَ	خالد نے ہڈی سے گودا نکالا	مُخٌّ	مغز/ گودا

(۲)......**اِقْتِضَاب:** اس کا لغوی معنی ہے بریدہ (کاٹا ہوا ہونا)، اور اصطلاحی معنی: ایسی بناء جس کی کوئی اصل اور مثل موجود نہ ہو اور وہ بناء حروف الحاق اور حروف زائد للمعنی سے بھی خالی ہو۔ جیسے: **اِخْرَوَّطَ بِهِمُ السَّیْرُ**: رفتار نے ان کو کھینچا (فصول اکبری)۔

(۳)......**اِلْزَام:** کسی فعل کو متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے: **اَحْمَدَ زَیْدٌ**، زید قابلِ حمد ہوا۔ حالانکہ مجرد میں یہی فعل **حَمِدَ** از باب **سَمِعَ** متعدی ہے، جیسے

حَمِدْتُ اللّٰہَ ، میں نے اللہ کی حمد کی ،لیکن بابِ إِفْعَال پرلانے سے لازم ہوگیااور یہ اس کا خاصہ ہے۔

(٤)...... ابتداء:ابتداء کی دوقسمیں ہیں:**(الف)** کسی معنی کے لئے ایسے مزید فیہ کا آنا جس کا مجرد اصلاً (بالکل) نہ ہو۔جیسے لَقَّبَ (لقب دینا) اور أَرْقَلَ (تیز چلنا) کہ یہ ایسے مزید فیہ ہیں جن کا مجرد سرے سے نہیں ہے۔**(ب)** کسی معنی کیلئے ایسے مزید فیہ کا آنا جس کا مجرد موجود تو ہو مگر مجرد اور مزید فیہ کے معانی میں کھلا تفاوت (فرق) پایا جاتا ہو۔جیسے:أَشْفَقَ (وہ ڈرا) مجرد میں یہ مادہ مہربانی وشفقت کے معنی میں آتا ہے۔ڈرنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔اسی طرح:أَقْسَمَ (اس نے قسم کھائی)، جبکہ مجرد میں قَسَمَ کا معنی ہے تقسیم کرنا۔

(٥)...... اعطائے ماخذ:فاعل کا کسی کو ماخذ دینا۔یہ دو قسم پر ہے۔

(1) وہ دی جانے والی چیز امرِ حسی ہو،اور پھر ماخذ دینے کی بھی دو قسمیں ہیں:

١- نفسِ ماخذ کا دینا۔جیسے: أَعْظَمْتُ الْكَلْبَ (میں نے کتے کو ہڈی دی)، أَعْظَمْتُ کا ماخذ عَظْمٌ بمعنیٰ ہڈی ہے۔

٢- محلِ ماخذ کا دینا۔جیسے:اَشْوَيْتُهٗ: میں نے اس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا۔قاموس میں ہے: أَشْوَاهُم لَحماً يَشْوُوْنَ مِنهُ: اس نے گوشت دیا کہ وہ اس کو بھونیں۔

(2) وہ عقلی اور غیر محسوس ہو۔جیسے:أَقْطَعْتُه قُضْبَاناً: میں نے اسے کاٹنے کے لیے شاخیں دیں،یعنی کاٹنے کی اجازت دی (اجازت دینا عقلی وغیر محسوس شے ہے)۔

(٦)...... اِطعامِ ماخذ: کسی کو ماخذ کھلانا۔جیسے: خَبَزْتُهُم: میں نے

انہیں روٹی کھلائی۔ یہاں ماخذ لفظ خُبزٌ ہے۔

(۷)...... اِلْباسِ ماخَذ : کسی کو ماخذ پہنانا۔ جیسے: **جَلَّلْتُ الدَّابَّةَ**: میں نے جانور کو جُلّ (یعنی جھول) پہنائی، یہاں جَلَّلْتُ کا ماخذ جُلٌّ ہے۔

(۸)......اِتِّخاذ: اس کی چند صورتیں بنتی ہیں: **(الف)** ماخذ کو اختیار کرنا، پکڑنا یا لینا۔ جیسے: **تَحَرَّزَ مِنْهُ** :اس نے اس سے پناہ لی **تَحَرَّزَ** کا ماخذ حِرْزٌ بمعنی پناہ گاہ ہے، اسی طرح: **تَجَنَّبَ**: اس نے کنارہ پکڑا۔ اس مثال میں ماخذ **جَنْبٌ** بمعنی کنارہ ہے۔ **(ب)** ماخذ میں لینا۔ جیسے: **تَأَبَّطَ الحَجَرَ** :اس نے پتھر کو بغل میں لیا۔ اس مثال میں **تَأَبَّطَ** کا ماخذ **إِبْطٌ** بمعنی بغل ہے۔ **(ج)** کسی چیز کو ماخذ بنانا۔ جیسے: **تَوَسَّدَ الْحَجَرَ** اس نے پتھر کو وِسَادَة (تکیہ) بنایا۔ یہاں **وِسَادَة** ماخذ ہے اور اسی سے ہے فرمانِ اقدس علیہ الصلاۃ والسلام: "**لا تَوَسَّدُوا القُرآنَ**" : قرآن کو تکیہ نہ بناؤ۔ (الحدیث) اسی طرح **تَبَنَّى**: اس نے بیٹا بنایا۔ ماخذ **بُنُوَّةٌ** ہے۔ **(د)** ماخذ کو بنانا: جیسے: **تَخَبَّيْتُ كِسَائِيْ**: میں نے اپنی چادر کو خیمہ بنایا۔

(۹)...... بُلُوغ : کسی چیز کا ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا، یا کسی چیز کا ماخذ کے مرتبہ کو پہنچنا۔ اس اعتبار سے بلوغ کی تین صورتیں بنتی ہیں:

(الف) بلوغِ زمانی، جیسے: **أَصْبَحَ زَيْدٌ** : زید صبح کے وقت پہنچا۔ یہاں ماخذ **صُبْحٌ** ہے۔

(ب) بلوغِ مکانی، جیسے: **أَعْرَقَ زيدٌ** : زید عراق پہنچا۔ یہاں مأخذ **عِراق** ہے۔

(ج) بلوغِ عددی، جیسے: **أَعْشَرَتِ الدَّرَاهِمُ**: دراہم دس تک پہنچ گئے (دس ہو گئے) یہاں **أَعْشَرَتْ** کا ماخذ **عَشَرَةٌ** ہے۔

(۱۰)......تَطْلِیَه: فاعل کا کسی شیء پر مأخذ ملنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَغَمَّرَ بِلَالٌ زَیْدًا	بلال نے زید کے جسم پر زعفران ملا	غُمْرٌ	زعفران

(۱۱)......تَعْرِیْض: اس کا لغوی معنی ہے پیش کرنا اور اصطلاحی طور پر فاعل کا مفعول کو مأخذ کی جگہ لے جانا تعریض کہلاتا ہے۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اَبَاعَ بَکْرٌ بَقَرَةً	بکر گائے کو بیع کی جگہ (منڈی) لے گیا	بَیْعٌ	بیچنا

(۱۲)...... تحویل: فاعل کا مفعول کو عین مأخذ یا مثل مأخذ بنا دینا۔

عینِ مأخذ بنانے کی مثال:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
نَصَّرَ زَیْدٌ بَکْرًا	زید نے بکر کو نصرانی بنا دیا	نَصْرَانِيٌّ	نصرانی ہونا

مثلِ مأخذ بنانے کی مثال:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
خَیَّمَ زَیْدٌ الرِّدَآءَ	زید نے چادر کو خیمہ کی مثل بنا دیا	خَیْمَةٌ	خیمہ

(۱۳)...... تَعْدِیَه: تعدیہ کا لغوی معنی تجاوز کرنا ہے۔ تعدیہ کی تین صورتیں ہیں:

۱- لازم باب کو متعدی کرنا۔ جیسے خَرَجَ سے أَخْرَجَ۔

۲- متعدی بیک مفعول کو متعدی بدو مفعول کرنا۔ حَفَرَ (گڑھا کھودنا) سے أَحْفَرْتُ زَیْدًا بِئْرًا (میں نے زید سے گڑھا کھدوایا)۔ (فصولِ اکبری)

۳- متعدی بدو مفعول کو متعدی بسہ مفعول کرنا۔ عَلِمَ (جاننا) سے أَعْلَمْتُ زَیْدًا

بَکْرًا فَاضِلًا (میں نے زید کو بکر کے فاضل ہونے کی خبر دی)۔

(۱۴)...... تَصْیِیْر: فاعل کا مفعول کو صاحبِ مأخذ بنانا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عَافَاکَ اللّٰہُ	اللہ تجھے عافیت دے	عَافِیَۃٌ	عافیت / آرام

(۱۵)...... تَجَنُّب: فاعل کا مأخذ سے بچنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
تَحَوَّبَ زَیْدٌ	زید گناہ سے بچ گیا	حُوْبٌ	گناہ

(۱۶)...... تَکَلُّف: (رغبت اور پسندیدگی سے) فاعل کا مأخذ میں موجود صفت کو اپنے اندر بتکلف ظاہر کرنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
تَشَجَّعَ زَیْدٌ	زید بتکلف بہادر بنا یا اس نے بتکلف بہادری ظاہر کی	شُجَاعَۃٌ	بہادری

(۱۷)...... تَشَارُک: دو شخصوں کا باہم مل کر کسی کام کو اس طرح انجام دینا کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے: تَقَاتَلَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو: (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا)۔

(۱۸)...... تَخْیِیْل: تخییل کا لغوی معنی ہے خیال دلانا اور اصطلاح میں ناپسندیدگی کے باوجود فاعل کا اپنے اندر مأخذ کا حصول ظاہر کرنا ہے جو حقیقۃً حاصل نہ ہو۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ

تَبَاكٰى زَيْدٌ	زید نے بناوٹی رونا رویا	بُكَاءٌ	رونا

(١٩)......**تَصَرُّف**: فاعل کا ماخذ میں کوشش اور جِد وجُہد کرنا۔ جیسے: اِكْتَسَبَ يُوْسُفُ: (یوسف نے کمائی میں محنت وکوشش کی)۔

(٢٠)......**تَخْيِيْر**: فاعل کا اپنے لئے ماخذ کو اختیار کرنا۔ جیسے: اِطَّبَخَ تِلْمِيْذٌ: (شاگرد نے اپنے لیے پکایا)۔ اس مثال میں فاعل نے ماخذ طَبْخ (پکانے کا کام) اپنے لئے اختیار کیا ہے، اسے تخییر کہا جاتا ہے۔

(٢١)......**تَدْرِيْج**: فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ جیسے: ضَمَّسَ زَيْدٌ: (زید نے آہستہ آہستہ چبایا)۔

اس مثال میں فاعل (زید) نے چبانے والا فعل آہستہ آہستہ کیا۔

(٢٢)......**تَخْلِيْط**: فاعل کا مفعول کو مأخذ سے لیپنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
سَيَّعَ زَيْدٌ الْحَائِطَ	زید نے دیوار کو گارے سے لیپا	سِيَاعٌ	گارا

(٢٣)......**تَأَذِّي**: فاعل کا مأخذ سے تکلیف اٹھانا۔ جیسے: غَرِفَ الْإِبِلُ، (اونٹ نے غَرف کھانے سے تکلیف اٹھائی)

نوٹ:

غرف ایک کانٹے دار جھاڑی کا نام ہے۔

(٢٤)......**تَعَمُّل**: فاعل کا مأخذ کو کام میں لانا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
رَسَنَ الدَّابَةَ	اس نے جانور کے سر پر لگام باندھی	رَسَنٌ	لگام

(۲۵)......تَأَلُّمِ مأخذ: ماٗ خذ کامحلِ تکلیف بننا۔جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
ظَهِرْتُ	میں پیٹھ میں درد والا ہوا	ظَهْرٌ	پیٹھ

(۲۶)......تَرکِ مأخذ: فاعل کامأ خذکوترک کردینا۔جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
عَرِفَ زَيْدٌ	زید نے خوشبوترک کردی	عَرْفٌ	خوشبو

(۲۷)......تَحَوُّل: فاعل کاعینِ مأ خذیامثلِ مأ خذ ہوجانا۔جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
لَيَّثَ نَعِيْمٌ	نعیم شجاعت میں شیر کی مانند ہوگیا	لَيْثٌ	شیر
جَنُبَتِ الرِّيْحُ	ہوا عین جنوبی ہوگئی	جَنُوْب	جنوبی ہواء

(۲۸)......تَحَيُّر: فاعل کامأ خذسے حیران ہونا۔جیسے: **غَزِلَ الْكَلْبُ** (کتاہرن کودیکھ کرحیران ہوگیا)، ماخذ غَزَال ہے۔(کما فی لسان العرب)

(۲۹)......تَعَجُّب : مَجھولُ السَّبَب چیز کاسبب جاننے سے فاعل کے دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے تعجب کہتے ہیں۔اور یہ خاصیت باب کَرُمَ یَكْرُمُ میں پائی جاتی ہے۔جیسے: طَمُعَ الرَّجُلُ، (مرد کتناطمع اورلالچ کرنے والا ہوا)۔

(۳۰)......حَيْنُوْنَت: فاعل کامأ خذکے وقت کوپہنچنا۔جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَحْصَدَ الزَّرْعُ	کھیتی کاٹنے کے وقت کوپہنچ گئی	حِصَادٌ	کھیتی کاٹنا

(۳۱)......حِسْبَان: فاعل کا مفعول کو مأخذ سے موصوف گمان کرنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اِسْتَعْظَمْتُهٗ	میں نے اسے بڑا گمان کیا	عَظْمَةٌ	بڑائی

(۳۲)......دَفْعِ مَأْخَذ: فاعل کا مأخذ کو دور کر دینا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
بَزَقَ زَيْدٌ	زید نے تھوکا	بُزَاقٌ	تھوک

(۳۳)......سَلْبِ مَأْخَذ: فاعل کا مأخذ کو دور کر دینا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
مَخَّطَ زَيْدٌ	زید نے رینٹھ کو دور کر دیا	مُخَاطٌ	رینٹھ

(۳۴)......صَيْرُوْرَتْ: فاعل کا صاحبِ مأخذ ہونا ۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
رَوَّضَ الْمَكَانُ	جگہ لالہ زار بن گئی	رَوْضٌ	باغ، لالہ زار

(۳۵)......ضَرْبِ مَأْخَذ : فاعل کا مفعول کو مأخذ مارنا۔ جیسے: عَصَى الاُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ (استاد نے شاگرد کو لاٹھی ماری) مأخذ اَلْعَصَا (لاٹھی) ہے۔

(۳۶)......طَلَبِ مَأْخَذ: فاعل کا مأخذ کو طلب کرنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
تَرَبَّحَ عِيْسٰى	عیسیٰ نے نفع طلب کیا	رِبْحٌ	نفع/فائدہ

(۳۷)......عَيْب: باب افعلال اور افعیلال کے افعال میں عیب کے معنی کا پایا جانا۔ جیسے: اِحْوَلَّ زَيْدٌ وَاِحْوَالَّ زَيْدٌ: زید بھینگا ہوا۔

(۳۸)...... قَصر: اختصار کی خاطر کسی مرکب سے ایک کلمہ مشتق کر لینا۔

جیسے: **هَلَّلَ زَيْدٌ**: (زید نے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا)۔

(۳۹)...... قَطعِ مَأخَذ: فاعل کا مأخذ کو کاٹنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عَذَّقَ الْغُلَامُ	لڑکے نے شاخ کو کاٹا	عِذْقٌ	شاخ/ ٹہنی

(۴۰)...... كَثْرَتِ مَأخَذ: کسی جگہ مأخذ کا زیادہ تعداد/ مقدار میں پایا جانا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
وَسَبَ الْاَرْضُ	زمین زیادہ گھاس والی ہوگئی	وِسْبٌ	گھاس

(۴۱)...... لَون: باب افعلال اور افعیلال میں رنگ کا معنی پایا جانا۔

جیسے: اِحْمَرَّتْ یا اِحْمَارَّتْ هِنْدٌ (ہندہ سرخ رنگ والی ہوئی)۔

(۴۲)...... لُزُوم: باب افعلال کا فعل لازم ہو کر استعمال ہونا۔ جیسے:

اِحْمَرَّ وَاِحْمَارَّ الثَّوْبُ (کپڑا سرخ ہوا)۔

(۴۳)...... لِیَاقَت: فاعل کا مأخذ کے لائق ہونا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ	کپڑا پیوند کے قابل ہوگیا	رُقْعَةٌ	پیوند

(۴۴)...... لُبسِ مأخَذ: فاعل کا مأخذ کو پہننا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
تَخَتَّمَ زَيْدٌ	زید نے انگوٹھی پہنی	خاتم	انگوٹھی

(٤٥)......**مُبَالَغَه**: فعل (ماخذ) میں مبالغہ یعنی معنی کی زیادتی ہونا جیسے:
اِسْوَدَّ اللَّيْلُ: رات خوب سیاہ ہوگئی۔

(٤٦)......**مُطَاوَعَت**: کسی فعل کے بعد دوسرے باب سے فعل کا اس غرض سے لانا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: بابِ مُفَاعَلَة کے بعد بابِ تَفَعُّل کا لانا، مثلاً: بَاعَدَ بَكْرٌ وَلِيْداً فَتَبَعَّدَ (بکر نے ولید کو دور کیا تو وہ دور ہوگیا)

(٤٧)......**مُشَارَكَت**: کسی کام میں دو چیزوں کا اس طرح شریک ہونا کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے: قَاتَلَ خَالِدٌ نَعِيْماً، خالد اور نعیم نے آپس میں لڑائی کی۔

(٤٨)......**مُوَافَقَت**: موافقت کا لغوی معنی باہم ایک دوسرے کے مطابق ہونا۔ اور یہاں اس سے ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا مراد ہے۔ جیسے: مَتَنَ زَيْدٌ عَمْرًوا یہ فعل، ضَرَبَ اور نَصَرَ دونوں ابواب سے آتا ہے اور دونوں ابواب میں اسکا معنی مشترک ہے، یعنی زید نے عمرو کی پیٹھ پر مارا۔

(٤٩)...... **مُغَالَبَه**: اس سے مراد دو امور میں سے کسی ایک کا دوسرے پر معنی مصدری میں غالب آجانا ہے (غلبہ کے اظہار کیلئے باب مفاعلہ کے بعد اسی باب سے فعل ذکر کرتے ہیں)۔ جیسے: كَارَمَنِيْ زَيْدٌ فَكَرَمْتُهُ، میرا اور زید کا سخاوت کرنے میں باہم مقابلہ ہوا اور میں سخاوت کرنے میں غالب آگیا۔

(٥٠)......**نِسْبَت بِمَأْخَذ**: فاعل کا مفعول کی طرف مأ خذ کی نسبت

کرنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
خَوَّنَ خَالِدٌ عَادِلاً	خالد نے عادل کی طرف خیانت کی نسبت کی	خِیَانَۃٌ	خیانت کرنا

(۵۱)......وِجْدَان: فاعل کا مفعول کے اندر صفتِ مأ خذ پانا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِسْتَکْرَمْتُ بَکْراً	میں نے بکر کو بزرگی والا پایا	کَرَمٌ	بزرگی

(۵۲)......وُقُوْع: فاعل کا مأ خذ میں گرنا۔ جیسے:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
طَرَّفَ التِّبْنُ	تنکا آنکھ میں گرا	طَرْفٌ	آنکھ

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (2)

﴿......باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کی خاصیات......﴾

اس باب کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱)تعمل (۲)موافقت (۳)اتخاذ (۴)تدریج (۵) کثرتِ مأ خذ (۶) اطعامِ مأ خذ (۷)الباس مأ خذ (۸) قطعِ مأ خذ (۹) اعطائے مأ خذ (۱۰)سلبِ مأ خذ (۱۱)ضربِ مأ خذ (۱۲)بلوغ (۱۳)تطلیہ (۱۴)مطاوعت (۱۵)تأ ذی (۱۶)قصر (۱۷)تخلیط۔

(1)......تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
رَسَنَ الدَّابَۃَ	اس نے جانور کے سر پر لگام باندھی	رَسَنٌ	لگام

اس مثال میں فاعل (یعنی ضمیر غائب) مأ خذ (لگام) کو باندھنے کے کام میں لا رہا ہے، اسی کو تعمل کہتے ہیں۔

(2)......مُوافَقَت: باب ضَرَب درج ذیل تین ابواب کی موافقت کرتا ہے، جن کی امثلہ ذکر کی جارہی ہیں:

۱۔موافقتِ باب نَصَرَ یَنْصُرُ:

باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کا باب نَصَرَ یَنْصُرُ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: مَتَنَ زَیْدٌ عَمْرًا یہ فعل دونوں ابواب سے آتا ہے اور دونوں میں معنی مشترک

ہے یعنی زید نے عمرو کی پیٹھ پر مارا۔

۲۔ موافقتِ باب تَفْعِیل:

بابِ ضَــرَبَ یَــضْــرِبُ کا بابِ تَــفْــعِیْــل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: عَـجَزَتِ الْمَرْأَۃُ اورعَـجَّزَتِ الْمَرْأَۃُ یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں یعنی عورت عمر رسیدہ ہوگئی۔

۳۔ موافقت باب تَفَعُّل:

باب ضَـرَبَ یَضْرِب کا باب تَـفَعُّل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: وَرَکَ زَیْدٌ اورتَـوَرَّکَ زَیْدٌ: زید نے سرین پر سہارا لیا۔ یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں اوراسی طرح خَرَقَ زَیْدٌ اور تَخَرَّقَ زَیْدٌ یعنی زید نے جھوٹ گھڑا ۔

(3)......اِتِّخَاذ:

اتخاذ کا معنی ہے فاعل کا کسی چیز کو لینا یا بنانا۔ اس کی چند صورتیں بنتی ہیں:

(الف)......فاعل کا مأ خذ کو بنانا۔ جیسے:

صیغہ	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
حَلّٰی زَیْدٌ	زید نے زیور بنایا	حلی	زیور

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (زیور) کو بنایا ہے۔

(ب)......فاعل کا مأ خذ کو لینا۔ جیسے:

صیغہ	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
خَمَسَ زَیْدُنِ الْمَالَ	زید نے مال کا پانچواں حصہ لیا	خمس	پانچواں حصہ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (پانچواں حصہ) کو لیا ہے۔

(ج)......فاعل کا کسی چیز کو مأ خذ بنانا۔ جیسے:

مدلول ماٗ خذ	ماٗ خذ	معنی	صیغہ
نامانوسی	أبد	شاعر نے شعر کو غَرِیْبُ اللُغَة بنادیا	أَبَدَ الشَّاعِرُ الشِّعْرَ

اس مثال میں فاعل (الشاعر) نے مفعول (الشعر) کو ماٗ خذ (نامانوس) بنادیا۔

(4)......تَدْرِیْج:

فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ جیسے: ضَمَسَ زَیْدٌ: زید نے آہستہ آہستہ چبایا۔ اس مثال میں فاعل (زید) نے چبانے والا فعل آہستہ آہستہ کیا، اسی کو تدریج کہا جاتا ہے۔

نوٹ:

یہ بات یاد رہے کہ جس فعل میں تدریج والا معنی پایا جاتا ہو (چاہے کسی باب سے ہو) اس میں آہستگی والے معنی پر دلالت کرنے کے لئے کوئی الگ لفظ نہیں ہوتا۔

(5)......کَثْرَتِ مَأخَذ:

مدلول ماٗ خذ	ماٗ خذ	معنی	مثال
گھاس	وِسْبٌ	زمین زیادہ گھاس والی ہوگئی	وَسَبَ الْاَرْضُ

اس مثال میں فعل کا ماٗ خذ وِسْبٌ ہے یعنی گھاس زمین میں کثیر ہوگئی۔

(6)......اِطْعَامِ مَأخَذ:

مدلول ماٗ خذ	ماٗ خذ	معنی	مثال

خَبَزْ تُھُمْ	میں نے انہیں روٹی کھلائی	خُبْزٌ	روٹی جسے کھایا جاتا ہے
عَسَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا	زید نے عمرو کو شہد کھلایا	عَسَلٌ	شہد

پہلی مثال میں فاعل (ذاتِ متکلم) نے مفعول ''ھم''ضمیر کو مأ خذ (روٹی) کھلائی،اسی طرح دوسری مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (عمرو) کو مأ خذ (شہد) کھلایا، یہی اطعامِ مأ خذ کہلاتا ہے۔

(7)......اِلْبَاسِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
غَطّٰی خَالِدٌ زَیْدًا	خالد نے زید کو چادر پہنائی	غِطَاءٌ	چادر

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (زید) کو مأ خذ (چادر) پہنائی۔

(8)...... قَطْعِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
خَلّٰی زَیْدٌ	زید نے تر گھاس کاٹی	اَلْخَلٰی	تر گھاس

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (تر گھاس) کو کاٹا اور یہی قطع مأ خذ ہے۔

(9)......اِعْطَائے مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اَجَرَ زَیْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو اجرت دی	اجر	اجرت/مزدوری

اس مثال میں فاعل(زید) نے مفعول(عمرو)کو مأ خذ(اجرت) دی،اسے اعطائےمأ خذ کہتے ہیں۔

(10)......سَلْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
خَفیٰ الْمَطَرُ الْفَارَ	بارش نے چوہے کوظاہر کردیا	خَفَاءٌ	پوشیدگی

اس مثال میں فاعل(المطر) نےمفعول(الفار) سےمأ خذ(پوشیدگی) دورکردی،اور جب پوشیدگی ختم ہوئی تو چوہا ظاہر ہوگیا۔

(11)......ضَرْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
وَجَهَ زَیْدٌ عَمْرًوا	زید نے عمرو کے منہ پر مارا	وجه	چہرہ/منہ
مَتَنَ زَیْدٌعَمْرًوا	زید نے عمرو کی پیٹھ پر مارا	مَتَنٌ	پیٹھ/ کمر

پہلی مثال میں فاعل(زید) نےمأ خذ(چہرے)پر مارا،اوردوسری مثال میں فاعل(زید) نےمأ خذ(پیٹھ)پر مارا۔

(12)......بُلُوْغِ زَمَانِی:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
سَبَتَ زَیْدٌ	زید ہفتہ کے دن پہنچا	سَبْتٌ	ہفتہ کا دن

اس مثال میں فاعل(زید)مأ خذ،سبت(یعنی ہفتہ) کے دن پہنچا۔

(13)......تَطْلِیَه:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

زَاتَ زَیْدٌ عَلیٰ رأسِ عَمْرٍو	زید نے عمرو کے سر پر زیتون کا تیل مَلا	زَیْتٌ	زیتون کا تیل

اس مثال میں فاعل (زید) نے عمرو کے سر پر مأخذ (زیتون کا تیل) مَلا۔

(14)......مُطَاوَعَتِ إِفْعَال:

یعنی باب إِفْعَال کے بعد باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے کسی فعل کا آنا تاکہ معلوم ہو سکے کہ پہلے فعل کے فاعل نے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: أَزَاحَ زَیْدٌ عَمْرًوا فَزَاحَ: زید نے عمرو کو جدا کیا تو وہ جدا ہو گیا۔

اس مثال میں أَزَاحَ فعل کے فاعل (زید) نے مفعول (عمرو) کو جدا کیا تو مفعول جدا ہوگیا، یعنی مفعول عمرو نے اپنے فاعل (زید) کے فعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، اسی کا نام مُطَاوَعَت ہے۔

(15)......تَأَذِّی:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
جَرِدَ زَیْدٌ	زید نے ٹڈی کھانے سے تکلیف اٹھائی	جَرَادٌ	ٹڈی

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (ٹڈی) کھانے سے تکلیف اٹھائی۔

(16)......قَصْر:

کسی مرکب کو مختصر کرنے کی خاطر اس سے کوئی کلمہ مشتق کرلینا۔ جیسے: سَقَاکَ اللّٰہُ سَقْیاً سے لفظ سَقْیاً مشتق کرلیا، اور اس طویل جملے کی بجائے اِخْتِصَاراً کسی کو دعا دیتے ہوئے صرف سَقْیاً کہہ دیا جاتا ہے۔

(17)......**تَخْلِیط**:

صیغہ	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
طَانَ زَیْدٌ الْحَائِطَ	زید نے دیوار کو مٹی سے لیپا	طِیْنٌ	گارا/مٹی

اس مثال میں فاعل(**زید**) نے مفعول(**الحائط**)کو مأخذ (گارے) سے لیپا، اسے تخلیط کہتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (3)

﴿......باب نَصَرَ یَنْصُرُ کی خاصیات......﴾

اس باب کی مندرجہ ذیل خاصیات ہیں:

(۱)تعمل (۲)موافقت (۳)اتخاذ (۴)تدریج (۵) کثرتِ مأخذ (۶) اطعامِ مأخذ (۷)الباسِ مأخذ (۸)قطعِ مأخذ (۹) اعطائے مأخذ (۱۰) سلبِ مأخذ (۱۱)ضربِ مأخذ (۱۲)بلوغ (۱۳) تطلیہ (۱۴) مطاوعت (۱۵)صیرورت (۱۶) طلب مأخذ (۱۷) دفعِ مأخذ

(1)......تَعَمُّل:

مدلول مأخذ	مأخذ	معنی	مثال
گلی	قُلَّةٌ	بچے نے گلی پھینکی	قَلَی الصَّبِیُّ

اس مثال میں فاعل (بچہ) مأخذ (قُلَّہ) بمعنی گلی ڈنڈا کو اپنے کام یا عمل میں لایا۔

(2)......مُوَافَقَت:

موافقت کا معنی ہے ایک باب کا دوسرے باب کے ہم معنی ہونا۔ باب نَصَرَ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقتِ باب سَمِعَ وَ کَرُمَ وَضَرَبَ: جیسے عَثِرَ زَیْدٌ، عَثُرَ زَیْدٌ، عَثَرَ زَیْدٌ تینوں افعال کا معنی ہے زید گرا۔

۲۔موافقت إِفْعَال: باب نَصَر کا باب إِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے صَلَقَ زَیْدٌو أَصْلَقَ زَیْدٌ، زید مصیبت میں چلایا یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت تَفْعِیْل:

باب نَصَرَ کا باب تَفْعِیْل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: شَرَفَ زَیْدٌ الْبَیْتَ وَشَرَّفَ زَیْدٌ الْبَیْتَ۔زید نے گھر میں کنگرہ بنایا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقت اِنْفِعَال:

باب نَصَر کا باب اِنْفِعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے زَقَبَ الْجَزْدُ فِی الْجُحْرِ وَانْزَقَبَ الْجَزْدُفِی الْجُحْرِ۔چوہا سوراخ میں داخل ہوا یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٥۔موافقت فَعْلَلَةٌ:

باب نَصَرَ کا باب فَعْلَلَة کے ہم معنی ہونا۔مثال قَرَصَ زَیْدٌ وَقَرْصَبَ زَیْدٌ۔زید نے کاٹا دونوں باب ہم معنی ہیں۔

(3)......اِتِّخَاذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
حَاضَ خَالِدٌ	خالد نے حوض بنایا	حَوْضٌ	حوض

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مأخذ (حوض) کو بنایا۔

(4)......تَدْرِیْج:

فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔جیسے: غَتَّ خَالِدُ الْمَآءَ، خالد نے گھونٹ گھونٹ پانی پیا۔

اس مثال میں فاعل (خالد) نے پینے والے فعل کو آہستگی سے کیا ہے،

اور یہ تَدْرِیج ہے۔

(5)...... کَثْرَتِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
غَشَی الْمَکَانُ	مکان کثیر کوڑا کرکٹ والا ہو گیا	غُثَاءٌ	کوڑا کرکٹ

اس مثال میں مکان میں مأ خذ (کوڑا کرکٹ) کثیر ہو گیا۔

(6)......اِطْعَامِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
عَسَلَ زَیْدٌ بَکْرًا	زید نے بکر کو شہد کھلایا	عَسَلٌ	شہد

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (بکر) کو مأ خذ (شہد) کھلایا۔

(7)......إِلْبَاسِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
زَنَّرَتْ هِنْدٌ الْغُلَامَ	ہند نے غلام کو زنار پہنایا	زُنَّارٌ	عینِ زنار جو پہنا جاتا ہے

اس مثال میں فاعل (ھند) نے مفعول (غلام) کو مأ خذ (عین زنار) پہنایا۔

(8)...... قَطْعِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
حَشَشْتُ	میں نے خشک گھاس کاٹی	حَشِیْشٌ	خشک گھاس

اس مثال میں فاعل (ذاتِ متکلم) نے مأ خذ (خشک گھاس) کو کاٹا۔
اور اسی مأ خذ کے کاٹنے والے عمل کو قطع مأ خذ کہتے ہیں۔

(9)......إِعطائے مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
عَظَمْتُ الْكَلْبَ	میں نے کتے کو ہڈی دی	عَظْمٌ	ہڈی

اس مثال میں فاعل (ذاتِ متکلم) نے مفعول (کتے) کو مأ خذ (عَظْم)
کا مدلول (ہڈی) دی۔

(10)...... سَلْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
قَشَرَ زَيْدٌ بَيْضَةً	زید نے انڈے سے چھلکا اتار دیا	قِشْرٌ	چھلکا

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (انڈے) سے مأ خذ (قِشْر)
کو دور کر دیا۔

(11)......ضَرْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
مَتَنَ زَيْدٌ عَمْرًوا	زید نے عمرو کی پیٹھ پر مارا	مَتَنٌ	پیٹھ / کمر

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (عمرو) کو مأ خذ (پیٹھ) پر مارا۔

(12)......بُلُوغ:

بلوغ کا معنی ہے پہنچنا اور اس کی دو اقسام ہیں:

۱ ......بلوغ رتبی ۲ ......بلوغ زمانی

۱۔ **بلوغ رتبی**: فاعل کا مأ خذ کے مرتبے تک پہنچنا۔

۲۔ **بلوغ زمانی**: فاعل کا مأ خذ کے وقت میں پہنچنا۔

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
نَصَفَ زَیْدٌ الْقُرْآنَ	زید قرآن کے نصف تک پہنچ گیا	نِصْفٌ	قرآن کا آدھا حصہ جو ایک مرتبہ ہے
سَبَتَ زَیْدٌ	زید ہفتہ کے دن پہنچا	سَبْتٌ	ہفتہ جو کہ ایک وقت /زمانہ ہے

پہلی مثال بلوغ رتبی کی ہے کہ اس میں فاعل (زید) قرآن کے نصف تک پہنچا جو کہ ایک مرتبہ ہے، کوئی زمانہ نہیں۔ دوسری مثال بلوغ زمانی کی ہے کیونکہ اس میں فاعل (زید) ہفتے کے دن پہنچا اور ہفتے کا دن ایک وقت ہے کوئی رتبہ نہیں ہے۔

(13)...... تَطْلِیَہ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
قَطَرَ زَیْدٌ الْبَعِیْرَ	زید نے اونٹ کو تارکول ملا	قَطِرَانٌ	تارکول

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (اونٹ) کو مأ خذ (تارکول) ملا۔

(14)...... مُطَاوَعَتِ اِفْتِعَال:

یعنی باب نَصَرَ کے بعد باب اِفْتِعَال کو اس غرض سے لانا تا کہ معلوم ہو کہ باب نَصَرَ کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا، مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: سَآءَ بَکْرٌ زَیْدًا فَا سْتَآءَ زَیْدٌ، بکر نے زید کو غمگین

کیا تو زید غمگین ہوگیا۔

اس مثال میں سَآءَ کے فاعل (بکر) نے اپنے مفعول (زید) پر جو غمگین کرنے کا فعل واقع کیا تھا، مفعول (زید) نے اس فعل کے اثر کو قبول کرلیا ہے، یعنی وہ غمگین ہوگیا ہے۔

(15)...... صَیرُوْرَت:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
بَابَ زَیْدٌ لِلْاَمِیْرِ	زید امیر کا دربان (صاحب باب) ہوا	بَابٌ	دروازہ

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (باب) والا ہوا، یعنی دربان ہوگیا۔

(16)...... طَلَبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
جَدَا زَیْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو سے عطیہ طلب کیا	جَدْوٰی	عطیہ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (عمرو) سے مأخذ (عطیہ) طلب کیا۔

(17)...... دَفْعِ مأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
بَزَقَ زَیْدٌ	زید نے تھوکا	بُزَاقٌ	تھوک

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (تھوک) کو دور کیا۔

نوٹ:

باب نَصَرَ یَنْصُرُ کی خصوصیات سے ایک مشہور خاصہ **مُغَالَبَہ** بھی ہے چنانچہ ''شرح شافیہ ابن حاجب'' میں ہے: وَمِمَّا یَخْتَصُّ بِھٰذَا الْبَابِ

بِضَمِّ مُضَارِعِه المُغَالَبَةُ، ونَعْنِي بها أن يَغْلِبَ أَحَدُ الامرَيْن الاخرَ فی معنَی الْمَصْدَرِ، فلا یکونُ إذنُ إلا مُتَعَدِّیاً نحوُ: کَارَمَنِی فَکَرُمْتُه أَکْرُمُه: أی غَلَبْتُه بِالْکَرَمِ، وخَاصَمَنِی فَخَصَمْتُه أخصُمه، وغَالَبَنِی فَغَلَبْتُه أغلُبه، وقد یکونُ الفعلُ من غیرِ هٰذا البابِ کَغَلَبَ وخصَم وکرُم، فإذا قَصَدتَّ هذَا الْمَعْنٰی نَقَلْتَه إلی هذا البابِ، إلا أن یکونَ المثالَ الواویَّ کَوَعَدَ،والاجوفَ والنَّاقِصَ الیائیین کَبَاعَ ورمَی، فَاِنَّکَ لا تَنْقُلُها عن فعَل یفعِل، بل تنقُلُها إلیه إنْ کَانَتْ مِنْ غَیْرِہٖ'' یعنی اس باب کا ایک خاصہ مغالبہ ہے اوراس سے مراد دوامور میں سے کسی ایک کا دوسرے پر معنی مصدری میں غالب آجانا ہے (غلبہ کے اظہار کیلئے باب مفاعلہ کے بعد اسی باب سے فعل ذکر کرتے ہیں) لہذا ایسی صورت میں فعل متعدی ہی ہوتا ہے۔جیسے: کَارَمَنِی زَیْدٌ فَکَرُمْتُه یاأَکْرُمُه :أی غَلَبْتُه بِالْکَرَم (میرا اور زید کا سخاوت کرنے میں باہم مقابلہ ہوا اور میں سخاوت کرنے میں غالب آ گیا)، وخَاصَمَنِی فَخَصَمْتُه یاأخصُمه، وغَالَبَنِی فَغَلَبْتُه یاأغلُبُه کبھی یہ فعل باب نصر کے علاوہ سے بھی آتا ہے۔جیسے:غَلَبَ وخَصَمَ وکَرُمَ یہاں یہ ذہن میں رہے کہ دوسرے باب سے آنے کی صورت میں بھی اس فعل کو باب نَصَرَ کے ہی وزن پر ذکر کیا جائے گا جبکہ وہ فعل مذکور صحیح، اجوف واوی، یا ناقص واوی ہو۔جیسے یُضَارِبُنِی زَیْدٌ فَاَضْرُبُه ہاں اگر مذکور فعل مثال واوی، اجوف یائی یا ناقص یائی ہوتو باب ضَرَبَ سے آئے گا۔

☆......☆......☆......☆
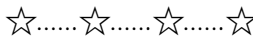
سبق نمبر: (4)

﴿......باب فَتَحَ یَفْتَحُ کی خاصیات......﴾

اس باب کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱) تعمل (۲) موافقت (۳) اتخاذ (۴) تدریج (۵) کثرت مأخذ (۶) اطعامِ مأخذ (۷) الباسِ مأخذ (۸) قطع مأخذ (۹) اعطائے مأخذ (۱۰) سلبِ مأخذ (۱۱) ضرب مأخذ (۱۲) صیرورت۔

(1)......تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
دَبَغَ زَیْدُ الْجِلْدَ	زید نے چمڑے کو مسالے سے رنگا	دَبَاغَۃٌ	مسالہ جس سے چمڑا رنگا جاتا ہے۔

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (دباغۃ) کو کام میں لایا۔

(2)......مُوَافَقَت:

باب فَتَحَ یَفْتَحُ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت باب سَمِعَ وَ کَرُمَ:

باب فَتَحَ یَفْتَحُ کا باب سَمِعَ یَسْمَعُ اور کَرُمَ یَکْرُمُ کے ہم معنی ہونا جیسے: زَهِدَ زَیْدٌ وَ زَهُدَ زَیْدٌ وَ زَهَدَ زَیْدٌ، زید نے بے رغبتی کی وجہ سے ترک کردیا، تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت اِفْتِعَال:

باب **فَتَحَ یَفْتَحُ** کا باب **اِفْتِعَال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **رَحَلَ وَارْتَحَلَ زَیْدٌ الْبَعِیْرَ**، زید اونٹ پر سوار ہوا، یہ دونوں باب ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت اِفْعَال:

باب فتح کا باب **اِفْعَال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **قَعَطَ بَکْرٌ وَانْقَعَطَ بَکْرٌ**، بکر بہت چیخا، یہ دونوں باب ہم معنی ہیں کہ ان کے درمیان معنی میں موافقت ہے۔

٤۔موافقت تَفْعِیْل:

باب **فَتَحَ** کا باب **تَفْعِیْل** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **شَسَعَ زَیْدٌ وَشَسَّعَ زَیْدٌ**، زید نے تسمہ بنایا، دونوں باب ہم معنی ہیں کہ ان کے مابین معنی میں موافقت ہے۔

(3)......اِتِّخَاذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
شَسَعَ زَیْدٌ	زید نے تسمہ بنایا	شِسْعٌ	تسمہ جس سے کسی چیز کو باندھا جاتا ہے۔

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (تسمہ) بنایا ہے۔

(4)......تَدْرِیْج:

فاعل کا کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔جیسے: **قَدَعَ خَالِدٌ**، خالد نے گھونٹ گھونٹ پیا۔اس مثال میں فاعل (خالد) نے پینے والا فعل آہستگی سے کیا۔

(5)...... کَثْرَتِ مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
کَلَئَتِ الْاَرْضُ	زمین بہت گھاس والی ہوگئی	کَلَأٌ	گھاس

اس مثال میں مأخذ (گھاس) زمین میں کثرت سے ہوگئی۔

(6)...... اِطْعَامِ مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
لَحَمْتُ زَیْدًا	میں نے زید کو گوشت کھلایا	لحْمٌ	گوشت

اس مثال میں فاعل (ذاتِ متکلم) نے مفعول (زید) کو مأخذ (گوشت) کھلایا۔

(7)...... اِلْبَاسِ مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
لَحَفَ خَالِدٌ فَقِیْرًا	خالد نے فقیر کو لحاف پہنایا	لِحَافٌ	لحاف جو اوڑھا جاتا ہے۔

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (فقیر) کو مأخذ (لحاف) اوڑھایا۔

(8)...... قَطْعِ مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
قَحَفَ عَمْرٌو	عمرو نے کھوپڑی کاٹی	قِحْفٌ	کھوپڑی

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (کھوپڑی) کو کاٹا ہے۔

(9)...... اِعْطائے مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ

مَنَحَ زَیْدٌ بَکْرًا	زید نے بکر کو عطیہ دیا	مِنْحَۃٌ	عطیہ / تحفہ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (بکر) کو مأ خذ (عطیہ) دیا۔

(10)......سَلْبِ مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
حَمَأْتُ الْبِیْرَ	میں نے کنویں سے کیچڑ کو دور کر دیا	حَمْأَۃٌ	کیچڑ

اس مثال میں فاعل (ذات متکلم) نے بئر سے مأ خذ (کیچڑ) کو دور کر دیا۔

(11)......ضَرْبِ مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
ظَھَرَ زَیْدٌ خَالِدًا	زید نے خالد کو پیٹھ پر مارا	ظَھْرٌ	پیٹھ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (پیٹھ) پر مارا۔

(12)......صَیْرُوْرَت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
فَقَحَتِ النَّبَاتُ	پودا کلی والا ہو گیا	فُقْحٌ	کلی

اس مثال میں فاعل (النبات) صاحب مأ خذ یعنی کلی والا ہو گیا۔

نوٹ:

اس باب کی ایک اعتباری خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ایک لفظی خاصہ بھی ہوتا ہے جبکہ دوسرے ابواب کا کوئی خاصہ لفظی نہیں ہوتا، اور وہ لفظی خاصہ یہ ہے کہ جو کلمہ صحیح فَتَحَ یَفْتَحُ کے باب سے آئے اس کے عین یا لام کلمہ کے مقابلے میں حرف حلقی کا ہونا ضروری ہے۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (5)

﴿......باب سَمِعَ یَسْمَعُ کی خاصیات......﴾

اس باب سے آنے والے افعال عارضی صفت کو بیان کرتے ہیں یہ باب متعدی ہونے کی نسبت لازم زیادہ مستعمل ہے: جیسے: فَرِحَ، حَزِنَ، غَضِبَ، وَسِخَ، مَرِضَ، لَسِنَ وغیرہ، ایسے ہی جن افعال میں رنگ، عیب اور جسمانی حلیہ کے معانی ہوں وہ بھی اسی باب سے آتے ہیں۔ جیسے: سَمِرَ، اَدِمَ، حَمِقَ، عَوِرَ، کَدِرَ، شَهِبَ، قَهِبَ، کَهِبَ، ضَحِکَ۔

نوٹ:

سَمِعَ یَسْمَعُ کبھی رنگ، عیب اور جسمانی حلیہ، مرض ودرد میں باب کَرُمَ یَکْرُمُ کے باہم شریک ہوتا ہے جیسے: سَقِمَ و سَقُمَ، عَسِرَ و عَسُرَ لیکن اسکے لئے شرط یہ ہے کہ اسکا لام کلمہ "ی" نہ ہو کیونکہ باب کرم کا لام کلمہ "ی" نہیں ہوتا لیکن بَهُوَ الرَّجُلُ و بَهِیَ (مرد خوبصورت ہوا) اس سے مستثنیٰ ہے۔

(ملخص شرح شافیہ ابن حاجب)

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) تعمل (۲) موافقت (۳) اتخاذ (۴) تدریج (۵) کثرت مأخذ (۶) صیرورت (۷) مطاوعت (۸) تطلیہ (۹) لبس مأخذ (۱۰) تألم مأخذ (۱۱) ترک مأخذ (۱۲) تحول (۱۳) تأذی (۱۴) تحیر (۱۵) وجدان (۱۶) وقوع۔

(1)......تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
كَلِئَتِ الشَّاةُ	بکری نے سبزہ کھایا	كَلَأٌ	گھاس/ سبزہ

اس مثال میں فاعل (الشاۃ) مأ خذ (گھاس) کو کھانے کے کام میں لائی۔

(2)...... مُوافَقَت:

باب سَمِعَ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقتِ کَرُمَ وَفَتَحَ :

جیسے: زَهَدَ وَزَهُدَ اور زَهِدَ زَيْدٌ (زید نے بے رغبتی اختیار کی) تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقتِ اِسْتِفْعَال:

باب سَمِعَ کا باب اِسْتِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: ذَئِبَ زَيْدٌ وَاسْتَذْأَبَ زَيْدٌ (زید خباثت میں بھیڑیئے کی طرح ہو گیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

موافقت تَفَعُّل:

باب سَمِعَ يَسْمَعُ کا باب تَفَعُّل کے ہم معنی ہونا، جیسے: ذَئِبَ زَيْدٌ وَتَذَأَّبَ زَيْدٌ (زید مکاری میں بھیڑیئے کی طرح ہو گیا) دونوں ہم معنی فعل ہیں۔

٤۔موافقت إِفْعَال:

باب سَمِعَ کا باب إِفْعَال کے ہم معنی ہونا جیسے: رَحِبَ الْمَكَانُ وَأَرْحَبَ الْمَكَانُ (جگہ کشادہ ہو گئی) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۵۔موافقت اِفْعِلاَل:

باب سَمِعَ کا باب اِفْعِلاَل کے ہم معنی ہونا۔جیسے:رَثِمَ الْفَرَسُ وَارْتَثَمَ الْفَرَسُ (گھوڑا ناک کے کنارے پر سفید داغ والا ہوا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٦۔موافقت اِفْعِیْعَال:

باب سَمِعَ کا باب اِفْعِیْعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے: غَدِقَ الْمَطَرُ وَ اغْدَوْدَقَ الْمَطَرُ (بارش بکثرت ہوئی) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۷۔موافقت اِنْفِعَال:

باب سَمِعَ کا باب اِنْفِعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے:طَفِئَتِ النَّارُ وَانْطَفَأَتِ النَّارُ (آگ بجھ گئی) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۸۔موافقت تَفْعِیْل:

باب سَمِعَ کا باب تَفْعِیْل کے ہم معنی ہونا: جیسے:حَنِبَ زَیْدٌ وَحَنَّبَ زَیْدٌ (زید کبڑا ہوگیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(3)......اِتِّخَاذ:

مثال	معنی	ماٴخذ	مدلول ماٴخذ
غَنِمَ زَیْدٌ	زید نے غنیمت حاصل کی	غُنْمٌ	مال غنیمت

اس مثال میں فاعل (زید) نے ماٴخذ (مال غنیمت) کو حاصل کرلیا ہے۔

(4)......تَدْرِیْج :

جیسے: غَبِجَ زَیْدٌ الْمَآءَ (زید نے پانی گھونٹ گھونٹ پیا) اس مثال میں فاعل زید نے پانی پینے کا کام آہستہ آہستہ کیا۔

(5)......کَثْرَتِ مَاٴخَذ:

مثال	معنی	ماٴخذ	مدلول ماٴخذ

وَرِکَ زَیْدٌ	زید بڑی سرین والا ہوا	وَرِکٌ	سرین

اس مثال میں مأ خذ وَرِکٌ بمعنی سرین ہے جس کی کمیت میں زیادتی پائی جارہی ہے۔

(6)......صَیْرُوْرَتْ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
جَرِبَ جَمَلٌ	اونٹ خارش والا ہوا	جَرْبٌ	خارش

اس مثال میں فاعل (اونٹ) مأ خذ (خارش) والا ہو گیا

(7)......مُطَاوَعَتِ تَفْعِیْل :

جیسے: فَرَّحْتُ زَیْدًا فَفَرِحَ (میں نے زید کو خوش کیا تو وہ خوش ہو گیا)۔

(8)......تَطْلِیَہ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
قَطِرَ خَالِدٌ الْبَعِیْرَ	خالد نے اونٹ کو تارکول ملا	قَطِرَانٌ	تارکول

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (اونٹ) کو مأ خذ (تارکول) ملا۔

(9)......لُبْسِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
حَلِیَتِ الْمَرْءَۃُ	عورت نے زیور پہنا	حَلْیٌ	زیورات

اس مثال میں فاعل (اَلْمَرْءَۃُ) نے مأ خذ (زیورات) کو پہن لیا۔

(10)......تَأَلُّمِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ

ظَهِرُتُ	میں پیٹھ میں درد والا ہوا	ظَهْرٌ	پیٹھ

اس مثال میں پیٹھ جو کہ مأخذ ہے تکلیف کا محل بنی۔

(11)......تَرُکِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عَرِفَ زَیُدٌ	زید نے خوشبو ترک کر دی	عَرُفٌ	خوشبو

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (خوشبو) کو ترک کر دیا ہے۔

(12)......تَحَوُّلُ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اَسِدَزَیُدٌ	زید شیر کی طرح ہو گیا	اَسَدٌ	شیر

اس مثال میں فاعل (زید) اوصاف میں مأخذ (شیر) کی طرح ہو گیا۔

(13)......تَأَذِّی:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
غَرِفَ الْاِبِلُ	اونٹ نے غرف کھانے سے اذیت اٹھائی	غَرُفٌ	ایک قسم کی جھاڑی جو کانٹے دار ہوتی ہے

اس مثال میں فاعل (اونٹ) نے مأخذ (ایک کانٹے دار جھاڑی) کھانے سے اذیت اٹھائی۔

(14)......تَحَیُّر:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
غَزِلَ بَکُرٌ	بکر ہرن کو دیکھ کر حیران ہو گیا	غَزَالٌ	ہرن

اس مثال میں فاعل(بکر) مأ خذ(ہرن) سے حیرت زدہ ہوا۔

(15)......وِجدَان:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
لَذِذْتُہٗ	میں نے اسے لذیذ پایا	لَذَّۃٌ	کسی چیز کا لذیذ ہونا

اس مثال میں فاعل (ذات متکلم) نے مأ خذ والی صفت یعنی لذت کو پایا۔اور یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب فاعل نے اس صفت کو یقینی طور پر پایا ہونہ کہ بناوٹی طور پر جیسا کہ تفعُّل کے خاصہ تکلُّف میں ہوتا ہے۔

(16)......وُقُوع:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
وَحِلَ عَمْرٌو	عمرو کیچڑ میں گر پڑا	وَحْلٌ	کیچڑ

اس مثال میں فاعل(عَمرو)مأ خذ(کیچڑ) میں گرا۔

نوٹ:

مذکورہ بالا خاصیات کے علاوہ باب سَمِعَ کا ایک خاصہ یہ بھی ہے کہ بیماری،خوشی اورغم پر دلالت کرنے والے اکثر افعال اسی باب سے آتے ہیں۔ اسی طرح عیب ،رنگ اور عارضی اوصاف پر دلالت کرنے والے افعال بھی زیادہ تر باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے آتے ہیں۔البتہ چند ایک ایسے افعال باب کَرُمَ سے بھی استعمال ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (6)

﴿......باب کَرُمَ یَکْرُمُ کی خصوصیات......﴾

''شرح شافیہ ابن حاجب''میں ہے:

وفَعُلَ لِاَفْعَالِ الطبَائِعِ ونحوِها کَحَسُنَ وقَبُحَ وکَبُرَ وصَغُرَ فَمِن ثَمَّة کانَ لازماً، ".أَقُوْلُ :اعْلَمْ أنّ فَعُلَ فی الاغْلَب لِلْغَرائِزِ، أی:الاَوْصافِ الْمَخْلُوْقةِ کَالحُسْنِ والقُبْحِ والوَسَامَةِ والقَسامَةِ والكِبَر والصِغَر والطُّوْل والقِصَر والغِلَظ والسُّهُولَة والصُّعُوْبَة والسُّرْعَة والبُطْء والثِّقَل والحِلْمِ والرِّفْقِ، ونحوُ ذلک وقد یَجْرِی غیرُ الغریزةِ مَجْرَاها، إذا کَانَ له لُبْثٌ ومُکْثٌ نحوُ حَلُمَ وبَرُعَ وکَرُمَ وفَحُشَ قوله " ومِنْ ثمة کانَ لازماً "لانَّ الغَرِیْزَةَ لازمةٌ لصاحِبِها، ولا تَتَعَدّٰی إلی غَیْرِہٖ یعنی باب کَرُمَ یَکْرُمُ اوصافِ طبعی اوراس کی مثل دیگر چیزوں کیلئے آتا ہے۔جیسے:حَسُنَ وقَبُحَ وکَبُرَ اور صَغُراوراسی وجہ سے یہ باب لازم ہوتا ہے اس پرشارح رضی نے کہا:اکثر اس باب سے غریزی یعنی فطری وخَلْقی اوصاف آتے ہیں۔جیسے: حُسْن، قُبْح، وَسامة، قَسَامَة، کِبَر، صِغَر، طُوْل، قِصَر، غِلَظ،سُهُولة،صُعُوبة، سُرعَة ،بطء،ثِقَل ،حِلْم، رِفْق وغیرہ۔

اور کبھی اس باب سے غیرِ فطری وغیرِ خَلْقی اوصاف بھی آجاتے ہیں جبکہ ان میں تمکن اورٹھہراؤ آ گیا ہو۔جیسے:حلُم وبرُع وکرُم وفحُش اورابن

حاجب کا یہ کہنا "ومن ثمة كان لازما" کہ اسی وجہ سے یہ باب لازم ہوتا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ وصفِ فطری و خلقی اپنے مُتَعَلَّق کے ساتھ دائمی و لازمی ہوتا ہے اور اس کے غیر کی طرف تجاوز نہیں کرتا۔

تنبیہ:

کئی افعال ایسے ہیں جو باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور باب كَرُمَ يَكْرُمُ دونوں سے آتے ہیں، اگر باب سَمِعَ سے آئیں تو وہ عارضی صفت کو ظاہر کریں گے، اور اگر باب كَرُمَ يَكْرُم سے آئیں تو مستقل صفت کو ظاہر کریں گے۔ جیسے: بَخُلَ يَبْخُلُ کا معنی ہے کنجوس ہونا اور بَخِلَ يَبْخَلُ کا معنی ہے کنجوسی سے کام لینا۔ اول الذکر مستقل عادت کو جبکہ ثانی الذکر عارضی حالت کو ظاہر کرتا ہے

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) تعمل (۲) موافقت (۳) کثرت مأخذ (۴) بلوغ (۵) صیرورت (۶) تألم مأخذ (۷) تحول (۸) تعجب (۹) لزوم۔

(1)...... تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عَرُفَ زَيْدٌ	زید نے خوشبو استعمال کی	عَرْفٌ	خوشبو

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (خوشبو) کو استعمال کیا ہے۔

(2)...... موافقت:

باب كَرُمَ يَكْرُمُ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔ موافقتِ سَمِعَ يَسْمَعُ:

باب کَــرُمَ یَکْــرُمُ کا باب سَــمِعَ یَسْــمَعُ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: حَنِفَ زَیْدٌ وَحَنُفَ زَیْدٌ (زید ٹیڑھے پاؤں والا ہوگیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقتِ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ:

باب کَرُمَ کاباب ضَــرَبَ یَضْــرِب کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: عَثَرَ بَکْرٌ وَ عَثُرَبَکْرٌ (بکرگرگیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقتِ اِفْعَال:

باب کَرُمَ کا باب اِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: رَحُبَ الْـمَکَانُ وَأَرْحَبَ الْمَکَانُ (جگہ کشادہ ہوگئی) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقتِ تَفَعُّل:

باب کَرُمَ کا باب تَـفَعُّل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: جَـعُـدَ وَ تَـجَعَّدَ الشَّعْرُ (بال گھنگریالے ہوگئے) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٥۔موافقت اِسْتِفْعَال:

باب کَرُمَ کاباب اَسْتِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: ذَؤُبَ وَاسْتَذْأَبَ تَوْقِیْرٌ (توقیر درندگی میں بھیڑیئے کی طرح ہوگیا)۔

٦۔موافقت باب فَتَحَ یَفْتَحُ:

باب کَرُمَ کاباب فَتَحَ یَفْتَحُ کے ہم معنی ہونا، مثال: مَـعَنَ الْمَآءُ وَمَعُنَ الْمَآءُ (پانی آہستہ بہا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(3)...... کثرتِ مأخذ:

مدلولِ مأخذ	مأخذ	معنی	مثال

ضَبُبَ الْبَجُلُ	بجل کے علاقے میں گوہ بکثرت ہوگئی	ضَبٌّ	گوہ جو کہ ایک جانور ہے

اس مثال میں مقامِ بجل کثرتِ مأ خذ (گوہ) والا ہوگیا۔

(4)......بلوغ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
صَلُبَ زَيْدٌ	زید سختی کرنے تک آ پہنچا	صُلُبٌ	سختی

اس مثال میں فاعل (زیــد) مأ خذ (سختی) کے وقت تک پہنچ گیا، اسی کو بلوغ کہا جاتا ہے۔

(5)......صَيْرُوْرَت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
مَحُضَ نَسُبَ الرَّجُلُ	وہ مرد خالص النسب ہوا	مَحْضٌ	خالص چیز

اس مثال میں فاعل (نَسُبَ الرَّجُلُ)، مأ خذ (مَحْض) والا ہوگیا ہے، یعنی نسب میں صفتِ خلوص آ گئی اور نسب خالص ہوگیا۔

(6)......تَأَلُّمِ مَأْخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
رَحُمَتِ الشَّاةُ	بکری رحم میں تکلیف والی ہوئی	رَحْمٌ	بچہ دانی

اس مثال میں مأ خذ (بکری) کا رحم تکلیف کا محل ہے۔

(7)......تَحَوُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

جَنُبَتِ الرِّيُحُ	ہوا عین جنوبی ہوگئی	جَنُوُبٌ	سمت جنوب
ذَؤُبَ تَوُقِيُرٌ	توقیر بھیڑیے کی طرح ہوگیا	ذِئُبٌ	بھیڑیا

پہلی مثال میں فاعل (اَلـرِّيُحُ) عین ماٗ خذ (جنوبی سمت) کی ہوگئی اور دوسری مثال میں فاعل (توقیر) مثلِ ماٗ خذ یعنی بھیڑیئے کی مثل ہوگیا ۔

(8)...... تَعَجُّب:

مجہول السبب چیز کے جاننے سے فاعل کے دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے تعجب کہتے ہیں۔اور یہ خاصیت باب کَـرُمَ يَكُـرُمُ میں پائی جاتی ہے۔جیسے:طَمُعَ الرَّجُلُ (مرد کتنا طمع اور لالچ کرنے والا ہوا)۔

(9)...... لُزُوُم :

یہ باب ہمیشہ فعلِ لازم ہی سے آتا ہے۔

اهم نوٹ:

ماقبل خاصیات کے علاوہ باب کَرُمَ کا ایک مشہور خاصہ یہ بھی ہے کہ اس باب کا ماٗ خذ ایسے اوصاف سے متصف ہوتا ہے جن اوصاف کو جبلی اور فطری طور پر پیدا کیا گیا۔

ان اوصاف کی تین قسمیں ہیں: ۱۔خلقی ۲۔حکمی ۳۔مشابہ بخلقی

(۱)......اوصافِ خلقی:

اس سے مراد وہ اوصاف ہیں جو موصوف کے اندر پیدائشی وخلقی طور پر موجود ہوں۔جیسے: حَسُنَ وَارِثٌ (وارث خوبصورت ہوا).

وضاحت:

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حسن کا معنی رنگ کی چمک دمک، جسم کی لچک اور نرمی وملائمت نہیں کیونکہ یہ سب عارضی اوصاف ہیں بلکہ حسن کا مطلب ہے مناسب اعضاء جس میں کچھ استحکام ہوتا ہے۔

(۲)...... اوصافِ حکمی:

یہ اوصاف ابتداءً اوصاف حقیقی کی طرح پائیدار تو نہیں ہوتے مگر بعد میں موصوف کی ذات میں کسب کے ذریعے حقیقی کی طرح پائیدار ہو جاتے ہیں۔ جیسے: فَقُـهَ مَدَنِیٌّ :(مدنی فقیہ ہوا)۔ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب صفتِ فقاہت مَـدَنِیٌّ (موصوف کی ذات) کا خاصہ لازمہ اور ملکہ راسخہ بن جائے اور موصوف (مَدَنِیٌّ) کی ذات سے صفت لازم کی طرح جدا نہ ہو سکے۔

(۳)...... مشابہ بخلقی:

یا وہ صفت پائیدار تو نہ ہو مگر اوصاف لازمہ کے مشابہ ہو۔ جیسے: جَنُبَ: (وہ جنابت والا ہوا) جنابت اگرچہ صفت عارضی ہے لیکن یہ نجاست ذاتی وخلقی کے مشابہ ہے۔

☆......☆......☆......☆
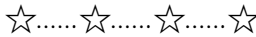
مشق برائے ثلاثی مجرد ابواب

سوال نمبر 1: درج ذیل خاصیات کی تعریف کریں اور مثال سے واضح کریں۔

تعمل، موافقت، اتخاذ، تدریج، کثرت مأ خذ، اطعام مأ خذ، اعطائے مأ خذ، سلب مأ خذ، بلوغ، الباس مأ خذ، قطع مأ خذ، ضرب مأ خذ۔

سوال نمبر 2: ذیل میں کچھ افعال بمع ترجمہ دیئے جا رہے ہیں، ان میں پائی جانے والی خاصیات کی نشاندہی کریں۔

وَزَغَ زَيْدٌ	زید نے آہستہ آہستہ پیشاب کیا
وَتَنَ زَيْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو شہ رگ پر مارا
غَشٰى الْوَادِى	وادی زیادہ کوڑے کرکٹ والی ہوگئی
صَمَخَ زَيْدٌ بَكْرًا	زید نے بکر کو کان کے سوراخ پر مارا
عَجَمَ زَيْدٌ الْعُوْدَ	زید نے دانتوں کے ذریعے لکڑی کی نرمی وسختی معلوم کی
عَضَدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ خَالِدًا	عبدالرحمٰن نے خالد کو بازو پر مارا
خَرِبَ عَمْرٌو	عمرو بے کار ہو گیا
حَوِلَتْ عَيْنُهٗ	اسکی آنکھ ترچھی ہوگئی

عَصٰی الْاُسْتَاذُ	استاد نے لاٹھی سے مارا
مَهَرَ بَكْرٌ اِمْرَأَتَهُ	بکر نے اپنی بیوی کو مہر دیا
زَمَعَ خَالِدٌ	خالد تیز چلا
حَدُثَ عَمْرٌو	عمرو صاحب حدث ہوا یعنی بے وضو ہوا
طَهُرَ خَالِدٌ	خالد پاک ہوا

سوال نمبر 3: درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں پائی جانے والی خاصیات کی نشاندہی کریں۔

۱۔ذَلَجَ زَيْدُ الْمَآءَ ۲۔ذَقَنَ خَالِدٌ بَكْرًا ۳۔يَسُوْطُ زَيْدٌ عَمْرًوا

٤۔سَلَبْتُ الْخَشَبَ ٥۔حَثَنَتْ هِنْدَةُ زَوْجَهَا ٦۔رَأٰى زَيْدٌ خَالِدًا

۷۔سَرَجَ زَيْدُ الْمَوَاشِيَ ۸۔ شَفَهَ عَمْرٌو خَالِدًا ۹۔عَضَدَ خَالِدٌ

۱۰۔دَمِلَ الْجَرْحُ ۱۱۔غَضٰى الْبَعِيْرُ ۱۲۔شَمُلَ الرِّيْحُ
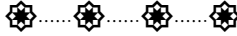
سبق نمبر: (7)

ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل کی خاصیات

......باب اِفْعَال کی خاصیات......

اس باب میں درج ذیل خاصیات پائی جاتی ہیں:

(۱) تعمل (۲) موافقت (۳) ابتداء (۴) اتخاذ (۵) بلوغ (۶) سلب مأ خذ (۷) قطع مأ خذ (۸) اعطائے مأ خذ (۹) تدریج (۱۰) صیر ورت (۱۱) تحول (۱۲) مبالغہ (۱۳) تعدیہ (۱۴) تصییر (۱۵) مطاوعت (۱۶) کثرت مأ خذ (۱۷) الزام (۱۸) وجدان (۱۹) تعریض (۲۰) لیاقت (۲۱) حینونت (۲۲) تألم مأ خذ (۲۳) ضرب مأ خذ۔

(1)...... تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
اَعْصَمَ زَیْدٌ الْقِرْبَةَ	زید نے مشک کو رسی سے باندھا	عِصَامٌ	رسی جس سے کسی چیز کو باندھا جائے

اس مثال میں فاعل (زید) مأ خذ (رسی) کو عمل میں لایا۔

(2)...... موافقت: باب إِفْعَال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت سَمِعَ وَنَصَرَ: باب إفعال کا سمع و نصر کے ہم معنی ہونا، مثال: خَلَقَ وخَلِقَ الثَّوْبُ وَ أَخْلَقَ الثَّوْبُ: (کپڑے بوسیدہ ہوگئے)۔ یہ

تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت تَفعِیل: باب **إفعال** کا باب **تفعیل** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
أَبْكَرَ وَبَكَّرَ زَيْدٌ:(زید صبح سویرے پہنچا)۔دونوں ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت مُفَاعَلَة:باب **إفعال** کا باب **مفاعله** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
أَخْزٰى زَيْدٌ وَ خَازٰى زَيْدٌ:(زید نے رسوا کیا)۔دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقت تَفَعُّل: باب **إفعال** کا باب **تفعل** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
تَعَرّٰى بَكْرٌ وَ أَعْرٰى بَكْرٌ:(بکر نے کپڑے اتار لیے)۔دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

۵۔موافقت اِفْعِلاَل:باب **إفعال** کا باب **افعلال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
اِزْرَقَّتْ عَيْنُهٗ وَ أَزْرَقَتْ عَيْنُهٗ:(اس کی آنکھ نیلگوں ہوئی) دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

٦۔موافقت اِنْفِعَال:باب **إفعال** کا باب **انفعال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
أَمْلَعَتِ النَّاقَةُ وَ اِنْمَلَعَتِ النَّاقَةُ:(اونٹنی تیز دوڑی) دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

۷۔موافقت اِسْتِفْعَال:باب **إفعال** کا باب **استفعال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **أَعْصَمَ زَيْدٌ وَ اِسْتَعْصَمَ زَيْدٌ** :(زید باز رہا) دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

۸۔موافقت تَفَاعُل:باب **إفعال** کا باب **تفاعل** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
تَيَامَنَ زَيْدٌ وَ أَيْمَنَ زَيْدٌ:(زید ملک یمن گیا) دونوں **فعل** ہم معنی ہیں۔

۹۔موافقت اِفْعِيْعَال :باب **إفعال** کا باب **افعيعال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
أَخْلَقَ الثَّوْبُ وَ اِخْلَوْلَقَ الثَّوْبُ :(کپڑے بوسیدہ ہوگئے) دونوں **فعل** ہم معنی

ہیں۔

(3)......ابتداء: ابتداء کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ کسی ایسے **فعل** کا باب **إفعال** سے استعمال ہونا جس کا مجرد اصلا **مستعمل** نہ ہو۔ جیسے: **أَرْقَلَ زَيْدٌ** (زید نے جلدی کی) یہ **أرقل** ایسا **فعل** ہے جس کا سرے سے مجرد ہی نہیں ہے۔

۲۔ کسی ایسے **فعل** کا باب **إفعال** سے استعمال ہونا جس کا مجرد تو ہو مگر مجرد میں جو معنی ہے مزید فیہ میں آکر وہ معنی باقی نہ رہے۔ جیسے: **أَشْفَقَ زَيْدٌ** (زید ڈرا) مجرد میں یہ مادہ مہربانی وشفقت کے معنی میں آتا ہے ڈرنے کے معنی میں نہیں آتا، حالانکہ باب **إفعال** میں یہی مادہ ڈرنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

نوٹ:

أَفْعَلَ دعا کے معنی میں بھی آیا ہے۔ جیسے: **أَسْقَيْتُه: اَیْ دَعَوْتُ له بِالسُّقْيَا** یعنی (میں نے اسے سَقَاکَ اللهُ یا سُقْیا لک کی دعا دی)۔ دعا کے باب میں اکثر **فَعَّلَ** مستعمل ہے۔ جیسے: **جَدَّعَه وعَقَّرَه: اَیْ: قَالَ جَدَّعَه اللّٰهُ وعَقَّرَه** یعنی (اللہ اسے تباہ وبرباد کرے) اور اسی معنی میں باب **إفعال** داخل ہے لیکن واضح رہے کہ تمام معانی میں نقل کو دخل ہے عقل کو نہیں۔ مذکورہ معانی کے علاوہ **أَفْعَلَ** دیگر معانی میں بھی مستعمل ہے لیکن مذکورہ معانی کے ضوابط کی طرح انکا کوئی ضابطہ نہیں۔ جیسے: **أَبْصَرَه: أَیْ رآه** (اس نے اسے دیکھا) **أَوْ عَزْتُ إليه: أَیْ تَقَدَّمْتُ** (میں اسکی طرف بڑھا)۔ (شرح شافیہ ابن حاجب)

(4)...... **اِتِّخَاذ:**

مثال	معنی	ماٗ خذ	مدلولِ ماٗ خذ

اَقْبَرَ عَمْرٌو	عمرو نے قبر بنائی	قَبْرٌ	قبر جس میں مردہ کو دفن کیا جاتا ہے۔

اس مثال میں فاعل (عمرو) نے مأ خذ (قبر) کو بنایا ہے۔

(5)...... بُلُوْغ: اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

۱۔ بلوغِ مکانی: فاعل کا مأ خذ کی جگہ میں داخل ہونا۔

۲۔ بلوغِ زمانی: فاعل کا مأ خذ کے وقت پہنچنا۔

۳۔ بلوغِ عددی: فاعل کا مأ خذ کے مرتبے تک پہنچنا۔

صورت	مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
بلوغِ مکانی	أَعْرَقَ زَیْدٌ	زید عراق میں داخل ہوا	عراق	شہر عراق
بلوغِ زمانی	أَصْبَحَ زَیْدٌ	زید صبح کے وقت پہنچا	صُبْحٌ	صبح کا وقت
بلوغِ عددی	أَعْشَرَتِ الدَّنَانِیْرُ	دینار دس تک پہنچ گئے	عَشَرَۃٌ	دس

(6)...... سَلْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَعْرَبَ زَیْدُنِ الْکَلَامَ	زید نے کلام کے فساد کو دور کرکے اسے واضح کیا	عَرَبٌ	فساد

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (فساد) کو دور کردیا۔ ''جامی'' میں لکھا ہے کہ مُعْرَبْ یا تو عَرِبَتْ مِعْدَتُہ سے ماخوذ ہے تو اس صورت میں باب إفعال کا ہمزہ سلب کیلئے ہوگا اور اس کا معنی ہوگا اِزَالَۃُ الْفَسَادِ، فساد دور کرنا

(یعنی ثلاثی مجرد میں اسکا معنی تھا معدے کا فاسد یا خراب ہونا ہونا کَمَا یُقَالُ عَـرِبَـتْ مِعْدَتُه اورمزید فیہ میں معنی ہوگا معدے سے فساد کو دور کرنا)، ایسے ہی لفظِ مُـعْـجَـم جوکہ أَعْـجَـمَ سے بنا ہے اسمیں بھی ہمزہ سلب کا ہے کہ ثلاثی مجرد میں اسکا معنی ہے پوشیدہ ہونا اور مزید فیہ میں اسکا معنی ہے پوشیدگی دور کرنا اور مُـعْـجَـم کو مُـعْـجَـم اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس میں الفاظ سے پوشیدگی دور کر کے انکی وضاحت کی جاتی ہے۔(سِرُّ الصناعة، المعاجم اللغوية)

(7)...... قَطْعِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَزْرَعَ عَمْرٌو	عمرو نے کھیتی کاٹی	زَرْعٌ	کھیتی

اس مثال میں فاعل (عمرو) نے مأ خذ (کھیتی) کو کاٹا۔

(8)...... اعطائے مأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَفْطَرَ زَيْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو ناشتہ دیا	فُطُوْرٌ	ناشتہ / صبح کا کھانا

اس مثال میں (زید) فاعل نے (عمرو) مفعول کو مأ خذ (ناشتہ) دیا

(9)...... تدریج: جیسے: أَدْيَفَهُ بَكْرٌ (بکر آہستہ آہستہ چلایا)۔

اس مثال میں فاعل (بکر) نے چلانے/ چیخنے کا کام آہستہ کیا۔

(10)...... صَيْرُوْرَتْ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

أَخْشَفَتِ الظَّبْيَةُ	ہرنی بچے والی ہوگئی	خَشْفٌ	ہرن کا بچہ

اس مثال میں فاعل (ہرن) مأخذ (بچہ والی) ہوگئی۔

شرح شافیہ ابن حاجب میں ہے:

يَجِئُى أَفعلَ بِمعنى حَانَ وقتٌ يَسْتَحِقُّ فِيه فاعلُ أفعلَ أن يُوْقَعَ عليه أصلُ الفعلِ، كَأَحْصَدَ: أى حَانَ أن يُحْصَدَ، فَقَالَ المصنفُ :هو فى الحقيقةِ بمعنى صَارَ ذَا كذا، أى: صَارَ الزَّرْعُ ذَا حصادٍ، وذلک بِحَيْنُوْنَةِ حَصَادِه، ونحوه أجَدَّ النَّخْلُ وأَقْطَعَ. ويَجوزُ أن يكونَ أَلامَ مثله: أى حَانَ أن يُلامَ ومن هذ النوعِ. أى:صيرورته ذا كذا. دخولُ الفاعل فى الوقتِ المُشْتَقِّ منه أفعلَ، نحو أصبحَ وأمسى وأفجرَ وأشهرَ :أى دَخَلَ فى الصباحِ والمساءِ والفجرِ والشهرِ، وكذا منه دخولُ الفاعلِ فى وقتِ ما اشْتَقَّ منه أَفْعلَ، نحو أَشْمَلنَا وأَجْنَبْنا وأَصْبَيْنَا وأَدْبَرْنا :أى دَخَلْنَا فى أوقاتِ هذهِ الرِّيَاحِ .

یعنی باب إفعال کاایک خاصہ صیرورت ہےیعنی افعل کے فاعل میں ایسے وقت کا استحقاق (یعنی ثبوت) ہوکہ اس پر اصل فعل کا وقوع ہو۔ جیسے: أَحْصَدَ (کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا)۔علامہ ابن حاجب نے کہا کہ اس معنی میں (کہ وہ چیز ایسی ہوگئی) استعمال حقیقت ہے یعنی کھیت کاٹنے والا ہوگیا اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب کٹائی کا وقت ہواور ایسے ہی اَجَدَّ النَّخْلُ وَ اَقْطَعَ (کھجوریں کاٹنے کا وقت آگیا) ہیں،اسی کی مثل أَلامَ کہنا بھی جائز ہے یعنی (ملامت کرنے کا وقت آگیا)۔

صیـــرورت کی ایک قسم یہ ہے کہ فاعل کا خاص ایسے وقت میں داخل ہونا جس سے اَفْعَلُ کا صیغہ مشتق ہے۔ جیسے: أَصْبَحَ وأَمْسٰی وأَفْجَرَ وأَشْهَرَ (یعنی وہ صبح، شام، وقتِ فجر اور ماہ میں داخل ہوا)۔

اسکے علاوہ ایک صورت یہ ہے کہ فاعل کا کسی بھی ایسے وقت میں داخل ہونا جس سے اَفْعَلُ کا صیغہ مشتق ہے۔ جیسے: أَشْمَلْنَا (شمال کی ہوا کے وقت میں ہم داخل ہوئے) وأَجْنَبْنَا (جنوب کی ہوا کے وقت میں ہم داخل ہوئے) وأَصْبَيْنَا (صبا کی ہوا کے وقت میں ہم داخل ہوئے) وأَدْبَرْنَا (دبور کی ہوا کے وقت میں ہم داخل ہوئے)۔

(11)...... تَحَوُّل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اَشْمَلَتِ الرِّيْحُ	ہوا عین شمالی ہوگئی	شِمَالٌ	جہت شمال

اس مثال میں فاعل (الریح) عین مأخذ (شمال والی) ہوگئی۔

(12)...... مبالغہ: اس کی بھی دو صورتیں بنتی ہیں:

۱۔ مقدار میں کثرت کو بیان کرنا۔ ۲۔ کیفیت میں زیادتی بیان کرنا۔

صورت	مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اول	أَثْمَرَ النَّخْلُ	کھجور کے درخت میں بہت پھل لگا	ثَمَرٌ	پھل
ثانی	أَسْفَرَا لصُّبْحُ	صبح خوب روشن ہوگئی	اُسْفُوْرٌ	روشنی

ان مثالوں میں سے پہلی میں کھجوروں کی مقدار کی کثرت بیان کی گئی ہے، جبکہ دوسری مثال میں صبح کے اجالے کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔

(13)......تَعْدِیَہ:تعدیہ کا معنی ہے لازم کو متعدی کرنا۔

نوٹ: لازم کو متعدی کرنے کا معنی یہ ہے کہ وہ فعل جو مجرد میں مفعول کا تقاضا نہیں کرتا تھا مزید فیہ میں آکر وہ مفعول کا تقاضا کرنے لگے اور مزید فیہ میں تعدیہ کی تین صورتیں بنتی ہیں:۔

۱۔جو فعل مجرد میں لازم ہو وہ مزید فیہ میں متعدی بیک مفعول ہو جائے گا۔ مثال خَرَجَ زَیْدٌ مجرد ہے اور فعل لازم ہے۔جب مزید فیہ میں تبدیل ہو گا تو باب إفعال میں جا کر متعدی بن جائے گا تو أَخْرَجَ زَیْدٌ عَمْرًوا ، زید نے عمرو کو نکالا ہو جائے گا۔

۲۔اگر کوئی فعل مجرد میں متعدی بیک مفعول ہو تو مزید فیہ میں متعدی بدو مفعول ہو جائے گا۔مثال: حَفَرَ زَیْدٌ نَهراً سے أَحْفَرْتُ زَیْداً نَهراً ہو جائے گا۔یعنی میں نے زید سے نہر کھدوائی۔

۳۔اگر کوئی فعل مجرد میں متعدی بدو مفعول ہو تو مزید فیہ میں متعدی بسہ مفعول ہو جائے گا۔مثال: مجرد میں عَلِمَ متعدی بدو مفعول ہے۔جیسے: عَلِمْتُ زَیْدًا فَاضِلاً ،مزید فیہ میں متعدی بسہ مفعول ہو جائے گا۔جیسے: أَعْلَمْتُهٗ زَیْدًا فَاضِلاً۔

(14)...... تَصْیِیر:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اَخْرَجَ زَیْدٌ عَمْرًوا	زید نے عمرو کو نکالا	خُرُوْجٌ	نکلنا

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول عمرو کو مأخذ (خُرُوج) والا بنادیا اور اس کو نکال دیا۔اس طرح تصییری معنی یہ ہوں گے کہ جَعَلَ

زَیْدٌ عَمْرًوا ذَاخُرُوْجٍ، (زید نے عمرو کو صاحبِ خروج بنادیا)۔

نوٹ: تعدیہ و تصییر کے درمیان عام خاص من وجہ کی نسبت ہے ان میں ایک مادہ اجتماعی اور دو مادے افتراقی ہوتے ہیں۔

۱۔اجتماعی مادہ کی مثال:

(جس میں تعدیہ و تصییر دونوں پائے جائیں) جیسے: أَخْرَجَ زَیْدٌ عَمْرًوا ۔اس میں تعدیہ والا معنی یوں ہے کہ یہ مجرد میں لازم (خَرَجَ) تھا مزید فیہ میں آکر متعدی بن گیا، خَرَجَ سے أَخْرَجَ ہوگیا۔اَخْرَجَ زَیْدٌ عَمْرًوا۔ تصییر والا معنی یوں ہے: جَعَلَ زَیْدٌ عَمْرًوا ذَاخُرُوْجٍ (زید نے عمرو کو نکلنے والا بنادیا)۔

افتراقی مادہ کی پہلی مثال :

جس میں فقط تعدیہ ہو، جیسے: أَبْصَرْتُہٗ :(میں نے اسے دیکھا)۔اس میں تصییر والا معنی نہیں بنا سکتے ،یعنی جَعَلْتُہٗ ذَا بَصِیْرَةٍ نہیں کہہ سکتے اور جَعَلْتُہٗ بَاصِرًا بھی نہیں کہہ سکتے۔

افتراقی مادہ کی دوسری مثال:

جس میں فقط تصییر ہو۔جیسے: اَنَزْتَ الثَّوْبَ :(تو نے کپڑے کو نقش والا بنادیا)۔اس مثال میں تعدیہ نہیں پایا جا رہا بلکہ اس کا معنی ہوگا جَعَلْتَ الثَّوْبَ ذَانِیْرٍ (تو نے کپڑے کو نقش ونگار والا کردیا)۔اور یہ تصییر ی معنی ہے۔

(15)......ضَرْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
اَمْتَنَ زَیْدٌ خَالِدًا	زید نے خالد کو پیٹھ پر مارا	مَتْنٌ	پیٹھ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (خالد) کو مأ خذ (پیٹھ) پر مارا

(16)......تَأَلُّم مَأخَذ:

مدلول مأ خذ	مأ خذ	معنی	مثال
پھیپھڑا	رِئَۃٌ	زید پھیپھڑے میں درد رکھنے والا ہوا	اَرْءٰی زَیْدٌ

اس مثال میں مأ خذ (پھیپھڑا) زید کی تکلیف کا محل بن رہا ہے

(17)......إِلْزَام: کسی فعل کو متعدی سے لازم کرنا۔ جیسے: **أَحْمَدَ زَیْدٌ** (زید قابل حمد ہوا)۔ حالانکہ مجرد میں یہی فعل **حَمِدَ** از باب **سَمِعَ** متعدی ہے، جیسے: **حَمِدْتُ اللّٰہَ** (میں نے اللہ کی حمد کی) لیکن باب **إفعال** پر چڑھانے سے لازم ہو گیا اور یہ اس کا خاصہ ہے۔

(18)...... وِجْدَان:

مدلولِ مأ خذ	مأ خذ	معنی	مثال
کنجوسی	بُخْلٌ	بکر نے خالد کو بخل سے متصف پایا	أَبْخَلَ بَکْرٌ خَالِدًا

اس مثال میں فاعل (بکر) نے مفعول (خالد) کو مأ خذ (بخل) سے موصوف پایا ہے۔

(19)...... تَعْرِیْض: اس کا لغوی معنی ہے پیش کرنا اور اصطلاحی طور پر فاعل کا مفعول کو مأ خذ کے مدلول کی جگہ لے جانا تعریض کہلاتا ہے۔

مدلول مأ خذ	مأ خذ	معنی	مثال
بیچنا	بَیْعٌ	بکر گائے کو منڈی لے گیا	أَبَاعَ بَکْرٌ بَقَرَۃً

اس مثال میں فاعل (بکر) مفعول (بقرۃ) کو مأ خذ (بیچنے کی جگہ جو کہ منڈی ہے) وہاں لے گیا اور اسی کو تعریض کہتے ہیں۔

(20)...... لِیاقت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَمْرَطَ الشَّعْرُ	بال نوچنے کے قابل ہو گئے	مَرَطٌ	نوچنا

اس مثال میں فاعل (الشعر) مأ خذ (نوچنے) کے قابل ہو گئے۔

(21)...... حَیْنُوْنَت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
أَحْصَدَ الزَّرْعُ	کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچ گئی	حَصَادٌ	کھیتی کاٹنا

اس مثال میں فاعل (اَلزَّرْع) مأ خذ (کٹائی) کے وقت کو پہنچ گئی۔

(22)...... مطاوعت تَفْعِیل: باب تفعیل کے بعد باب افعال کا اس غرض سے آنا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔ جیسے: بَشَّرْتُہٗ فَأَبْشَرَ، (میں نے اسے خوش کیا تو وہ خوش ہو گیا)۔ متکلم نے مفعول کو خوشخبری سنائی تو اسے خوشی ہوئی یعنی اس نے خوشی والا اثر قبول کر لیا۔

(23)...... کَثْرَتِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
أَبْعَضَ الْبَیْتُ	گھر زیادہ مچھروں والا ہو گیا	بَعُوْضَۃٌ	مچھر

مذکورہ مثال میں گھر میں ماٗخذ (مچھر) کی کثرت ہوگئی۔

نوٹ:

ثلاثی مزید فیہ کے افعال ان ابواب سے آتے ہیں جن کا ثلاثی مجرد بھی ہومگر کبھی اسکا برعکس بھی ہوتا ہے۔جیسے:أَلْـجَمَ،أَسْـحَمَ،جَلَّدَ، قَرَّدَ، اِسْتَحْجَرَ الْمَكَانُ،اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ ثانی الذکر صورت اول کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ (شرح شافیہ ابن حاجب)

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (8)

﴿......باب تَفْعِیل کی خاصیات......﴾

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱)تعمل (۲)موافقت(۳)ابتداء(۴)اتخاذ(۵)بلوغ(۶)سلب مأخذ (۷)قطع مأخذ(۸)اعطائے مأخذ(۹)تدریج(۱۰)صیرورت(۱۱)تحول(۱۲) مبالغہ(۱۳)تعدیہ(۱۴)تصییر (۱۵)تحویل(۱۶)قصر(۱۷) تخلیط (۱۸) وقوع (۱۹)اطعام مأخذ(۲۰)الباس مأخذ(۲۱)اخراج مأخذ(۲۲)نسبت بمأخذ

(۱)......تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
سَفَّدَ زَیْدٌ اللَّحْمَ	زید نے گوشت بھوننے کے لئے سیخ میں پرویا	سَفُّوْدٌ	سیخ جس پر گوشت بھونا جاتا ہے۔

اس مثال میں فاعل(زید)مأخذ(سیخ)کو گوشت بھوننے کے کام میں لایا ہے۔

(۲)......مُوَافَقَت: باب تفعیل درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت سَمِعَ یَسْمَعُ: باب تفعیل کا باب سمع یسمع کے ہم معنی ہونا۔جیسے: خَشِیَ وَ خَشّٰی زَیْدٌ:(زید ڈرا، یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں)۔

۲۔موافقت ضَرَبَ وَنَصَرَ: باب تفعیل کا باب ضرب و نصر کے ہم

معنی ہونا۔ جیسے: عَجَزَتُ(ض) وَعَجَزَتْ (ن)وَ عَجَّزَتِ الْمَرْءَ ةُ (عورت بوڑھی ہوگئی) تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت إِفْعَال: باب إفعال کا باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: اَبْکَرَ زَیْدٌ وَ بَکَّرَ زَیْدٌ:(زید صبح سویرے پہنچا) دونوں ابواب ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقت مُفَاعَلَة: باب مفاعله کا باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: بَاکَرَہٗ زَیْدٌ وَ بَکَّرَہٗ زَیْدٌ:(زید اس کے پاس صبح سویرے آیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۵۔موافقت تَفَعُّل: باب تفعل کا باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: زَنَّخَ حَسَنٌ وَ تَزَنَّخَ حَسَنٌ:(حسن نے بار بار پانی پیا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٦۔موافقت فَعْلَلَ: باب تفعیل کا باب فعلل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: قَرَّصَ زَیْدٌ وَقَرْصَبَ زَیْدٌ:(زید نے کاٹا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۷۔موافقت فَیْعَلَة: باب تفعیل کا باب فیعلة کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: هَلَّلَ هَاشِمٌ وَ هَیْلَلَ هَاشِمٌ:(ہاشم نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۳)......اِبْتِدَاء: ابتداء کی دو صورتیں ہیں:

۱۔کسی فعل کا ابتداءً باب تفعیل سے اس معنی کے لئے آنا جو مجرد میں نہ پائے جاتے ہوں۔ جیسے: کَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا) کَلَّمَ کا مادہ مجرد میں پایا تو جاتا ہے مگر معنی زخمی کرنے کے ہیں اور مزید فیہ میں آکر یہ کلام کرنے کے معنی میں ہوگیا، اسے ابتداء کہتے ہیں۔

۲۔مجرد میں وہ فعل استعمال ہی نہ ہوا ہو۔ جیسے: هَلَّلَ زَیْدٌ:(زید نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا) اور مجرد میں هَلَلَ یا هَلَّ کا مادہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔

(٤)...... اِتِّخَاذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
حَيَّسَ نُعُمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ	نعمان بن سعید نے حلوہ بنایا	حَيْسٌ	حلوہ

اس مثال میں (فاعل نعمان بن سعید) نے مأخذ (حلوہ) بنایا۔

(٥)...... بُلُوْغ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
خَيَّمَ زَيْدٌ	زید خیمے میں پہنچا	خَيْمَةٌ	خیمہ

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (خیمہ) میں پہنچ گیا۔

(٦)...... سَلْبِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
مَخَّطَ زَيْدٌ	زید نے رینٹھ کو دور کر دیا	مُخَاطٌ	رینٹھ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأخذ (رینٹھ) کو دور کر دیا۔

(٧)...... قَطْعِ مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عَذَّقَ الْغُلَامُ	لڑکے نے شاخ کو کاٹا	عَذْقٌ	شاخ/ٹہنی

اس مثال میں فاعل (غلام) نے مأخذ (شاخ) کو کاٹ دیا۔

(٨)...... اعطائے مَأخَذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
فَطَّرَ بَكْرٌ خَالِدًا	بکر نے خالد کو ناشتہ دیا	فُطُوْرٌ	ناشتہ

اس مثال میں فاعل (بکر) نے مفعول (خالد) کو مأخذ (ناشتہ) دیا۔

(۹)......تَدرِیج: جیسے: **رَسَّلَ خَالِدٌ** (خالد نے آہستہ آہستہ پڑھا) اس مثال میں فاعل (خالد) نے پڑھنے کا کام آہستہ آہستہ کیا ہے۔

(۱۰)......صَیرُورَت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
عَجَّزَتِ الْمَرْأَةُ	عورت بوڑھی ہوگئی	عَجُوزٌ	بوڑھی

اس مثال میں فاعل (اَلْمَرْأَةُ) صاحب مأ خذ (بوڑھی) ہوگئی۔

(۱۱)......تَحَوُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
لَیَّثَ نَعِیمٌ	نعیم شجاعت میں شیر کی مانند ہو گیا	لَیْثٌ	شیر

اس مثال میں فاعل (نعیم) مأ خذ (شیر) کی مثل ہو گیا ہے۔

(۱۲)......مُبَالَغه: اس کی تین قسمیں ہیں:

۱۔فعل میں مبالغہ ۲۔مفعول میں مبالغہ ۳۔فاعل میں مبالغہ

۱۔فعل میں مبالغہ جیسے: **صَرَّحَ الْحَقُّ**: (حق خوب ظاہر ہوگیا)۔اس مثال میں نفس فعل یعنی ظہور میں مبالغہ پایا جا رہا ہے۔

۲۔مفعول میں مبالغہ جیسے: **قَطَّعَ زَیْدٌ الثِّیَابَ**: (زید نے بہت سے کپڑے کاٹے) اس صورت میں مبالغہ فعل میں نہیں بلکہ مفعول یعنی کپڑوں میں ہو رہا ہے۔

۳۔فاعل میں مبالغہ جیسے: **مَوَّتَ الْاِبِلُ**: (اونٹوں میں موت عام ہوگئی) اس صورت میں مبالغہ فاعل یعنی اونٹوں میں ہو رہا ہے، نہ کہ فعل میں اور نہ ہی مفعول میں۔

نوٹ: یہ خاصہ باب تفعیل میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

(۱۴/۱۳)...... تَعدِیَه وتَصیِیر: یاد رہے کہ باب إفعال میں یہ بات گزری ہے کہ تعدیہ و تصییر کے مابین عموم وخصوص من وجہ کی نسبت

ہےاس میں دو مادے افتراقی اور ایک مادہ اجتماعی ہوتا ہے۔**تعدیہ** کا معنی ہے لازم کو متعدی کرنا اور **تصییر** کا معنی ہے فاعل کا مفعول کو صاحب مأخذ بنانا یہاں ان تینوں کی امثلہ ذکر کی جارہی ہیں:

۱۔مادہ اجتماعی کی مثال: جس میں **تعدیہ** و**تصییر** دونوں معانی پائے جائیں، جیسے: **نَزَّلْتُ زَیْدًا**۔اس مثال میں **تعدیہ** کا معنی یوں بنتا ہے کہ مجرد میں یہ فعل **نَزَلَ** (وہ اترا) لازم ہے، اور **تفعیل** میں آکر متعدی ہو گیا (یعنی میں نے زید کو اتارا) اور **تصییر** کا معنی یوں ہوگا: **نَزَّلْتُ زَیْدًا: اَیْ جَعَلْتُ زَیْدًا ذَا نُزُوْلٍ**۔یعنی میں نے زید کو صاحب نزول (صاحب مأخذ) کیا۔

۲۔افتراقی مادہ کی مثال: جس میں فقط **تعدیہ** ہو۔جیسے: مجرد میں **فَرِحَ زَیْدٌ** لازم ہے اور باب **تفعیل** میں آکر یہی مادہ **فَرَّحْتُ زَیْدًا** ہو گیا جو کہ متعدی ہے معنی ہے (میں نے زید کو خوش کیا) اس کو **تصییر** کے معنی میں نہیں لا سکتے۔

۳۔افتراقی مادہ کی مثال: جس میں فقط **تصییر** ہو **تعدیہ** نہ ہو سکے۔جیسے: **وَتَّرْتُ الْقَوْسَ**: میں نے قوس (کمان) کو صاحب مأخذ یعنی وتر والا بنا دیا، **اَیْ جَعَلْتُ الْقَوْسَ ذَا وِتْرٍ**.

(۱۵)......تَحْوِیْل:

صورت	مثال	معنی	مأخذ	مدلولِ مأخذ
عین مأخذ	نَصَّرَ زَیْدٌ بَکْرًا	زید نے بکر کو نصرانی بنا دیا	نصرانی	نصرانی ہونا
مثل مأخذ	خَیَّمَ زَیْدُ الرِّدَآءَ	زید نے چادر کو خیمہ بنالیا	خَیْمَةٌ	خیمہ

ان مثالوں میں بالترتیب زید نے بکر کو عین مأ خذ یعنی نصرانی کر دیا، اور دوسری مثال میں زید نے چادر کو خیمہ کی طرح بنا دیا۔ پہلی مثال کا محلِ استشہاد وہ حدیث پاک بھی ہے جس میں سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ** ۔ کیونکہ یہاں پر باب تفعیل کے ہی صیغے استعمال فرمائے گئے ہیں۔

(۱۶)...... قَصر : جیسے: هَلَّلَ زَيْدٌ: (زید نے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا)۔

اس مثال میں جو شخص لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اس کے کلام کو بیان کرنے کے لئے کسی طویل کلام کی بجائے صرف هَلَّلَ کہہ کر بات کی جا سکتی ہے، اور اسی اختصار کا نام قصر ہے۔

(۱۷)...... تَخْلِيط:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
سَيَّعَ زَيْدٌ الْحَائِطَ	زید نے دیوار کو گارے سے لیپا	سِيَاعٌ	گارا

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول دیوار کو مأ خذ (گارے) سے لیپا ہے۔

(۱۸)...... وُقُوع:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
طَرَّفَ التِّبْنُ	تنکا آنکھ میں گرا	طَرْفٌ	آنکھ

اس مثال میں فاعل (التبن) مأ خذ (آنکھ) میں گر پڑا۔

(۱۹)...... إِطْعَامِ مَأْخَذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ

عَسَّلَ وَلِیُدٌ اِبُنَہٗ	ولید نے اپنے بیٹے کوشہد کھلایا	عَسَلٌ	شہد

اس مثال میں فاعل (ولید) نے مفعول (ابنہ) کومأ خذ (شہد) کھلایا۔

(۲۰)......إِلْبَاسِ مَأخَذ:

مثال	معنی	ماٴ خذ	مدلولِ ماٴ خذ
سَوَّرَتِ الْاُمُّ بِنْتَھَا	ماں نے اپنی بیٹی کوکنگن پہنایا	سِوَارٌ	کنگن

اس مثال میں فاعل (ماں) نے مفعول (بیٹی) کوماٴ خذ (کنگن) پہنایا۔

(۲۱)...... إِخْرَاجِ مَأخَذ:

مثال	معنی	ماٴ خذ	مدلولِ ماٴ خذ
مَخَّخَ خَالِدٌ الْعَظْمَ	خالد نے ہڈی سے گودا نکالا	مُخٌّ	مغز/ گودا

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (عظم) سے ماٴ خذ (گودا) نکالا وراسی کواخراج ماٴ خذ سے تعبیر کیا جا تا ہے۔

(۲۲)......نِسْبَتْ بِمَأخَذ:

مثال	معنی	ماٴ خذ	مدلولِ ماٴ خذ
خَوَّنَ خَالِدٌ عَادِلاً	خالد نے عادل کی طرف خیانت منسوب کی	خِیَانَۃٌ	خیانت کرنا

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (عادل) کی طرف ماٴ خذ (خیانت) کی نسبت کی ہے۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (9)

﴿.....باب مُفَاعَلَة کی خاصیات.....﴾

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱)تعمل (۲)موافقت (۳)ابتداء (۴)اتخاذ (۵)بلوغ (۶)تصییر (۷)مشارکت

(۱).....تَعَمُّل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
سَایَفَ زَیْدٌ وَّبَکْرٌ	زیداور بکر باہم تلوار سے لڑے	سَیْفٌ	تلوار

اس مثال میں فاعل (زید اور بکر) مأ خذ (سیف) کو اپنے لڑائی کے کام میں لائے۔

(۲).....مُوَافَقَت: باب مفاعلہ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت نَصَرَ: باب مفاعلہ کا نصر کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: خَذَلَ بَکْرٌ وَ خَاذَلَ بَکْرٌ: (بکر نے مدد چھوڑ دی) دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت إِفْعَال: باب مفاعلہ کا باب افعال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: أَبْعَدَ خَالِدٌ وَبَاعَدَ خَالِدٌ: دونوں فعل ہم معنی ہیں کہ (خالد نے دور کر دیا)۔

۳۔موافقت تَفْعِیل: باب مفاعلہ کا باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: بَاکَرَ وَلِیْدٌ وَ بَکَّرَ وَلِیْدٌ: (ولید صبح کے وقت پہنچا)۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۳)......اِبْتِدَاء: باب مفاعلہ کا ابتداءً ایسے معنی میں استعمال ہونا کہ اس کا مجرد اس معنی میں استعمال نہ ہوا ہو۔ جیسے: قَاسٰی بَکْرٌ ھٰذِہِ الْمُصِیْبَۃَ: (بکر نے اس مصیبت کو برداشت کیا)۔ اس مثال میں قَاسٰی فعل باب مفاعلہ سے ہے کہ اس کا مجرد قَسْوَۃٌ، قَاسٰی کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا۔

(٤)......اِتِّخَاذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
ظَائَرَ زَیْدٌ الْمَرْأَۃَ	زید نے عورت کو دایہ بنایا	ظِئْرٌ	دایہ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (المرءۃ) کو مأ خذ (دایہ) بنایا۔

(٥)...... بُلُوْغِ زَمَانی:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
بَاکَرَ زَیْدٌ	زید صبح کے وقت پہنچا	بُکْرَۃٌ	وقت صبح

اس مثال میں فاعل (زید) مأ خذ (صبح) کے وقت پہنچا، یہی بلوغ زمانی ہے۔

(٦)...... تَصْیِیْر:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلولِ مأ خذ
عَافَاکَ اللّٰہُ	اللہ تجھے عافیت دے	عَافِیَۃٌ	عافیت /آرام

اس مثال میں فاعل (لفظِ اللہ) نے مفعول (ضمیر مخاطب) کو صاحب مأ خذ یعنی عافیت والا بنایا ہے اور چونکہ جملہ انشائیہ ہے اس لئے ترجمہ دعائیہ

ہے اور اس کا مطلب ہوگا: جَعَلَکَ اللّٰہ ذَاعَافِیَۃٍ: یعنی اللہ تعالی تجھے عافیت والا بنا دے۔

(۷)......مُشارَکت: کسی کام میں دو چیزوں کا اس طرح شریک ہونا کہ ان میں سے ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی۔ جیسے: قَاتَلَ خَالِدٌ نَعِیماً: (خالد اور نعیم نے آپس میں لڑائی کی)۔

لفظاً فاعل و مفعول کے متعدد ہونے کے اعتبار سے چار صورتیں بنتی ہیں:

۱۔ فاعل و مفعول ایک ایک ہوں۔ جیسے: قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرواً: زید نے عمرو سے قتال کیا۔

۲۔ فاعل و مفعول دونوں متعدد ہوں۔ جیسے: قَاتَلْنَاهُمْ: ہم نے ان سے قتال کیا۔

۳۔ فاعل متعدد ہوں اور مفعول واحد ہو۔ جیسے: قَاتَلْنَاہُ: ہم نے اس سے قتال کیا۔

٤۔ فاعل واحد ہو اور مفعول متعدد ہوں جیسے: قَاتَلْتُهُمْ: میں نے ان سے قتال کیا۔

(۸)......بلوغ مکانی:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
شَآءَ مَ زَیْدٌ	زید ملک شام میں پہنچا	اَلشَامُ	ملک شام

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (ملک شام) میں پہنچ گیا۔

☆......☆......☆......☆
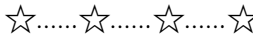
سبق نمبر: (10)

﴿......باب تَفَعُّل کی خاصیات......﴾

اس باب کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱)تعمل (۲)موافقت (۳)ابتداء (۴)اتخاذ (۵)سلب مأخذ (۶) تدریج (۷)صیرورت (۸)تحول (۹)مطاوعت (۱۰)طلب مأخذ (۱۱)لبس مأخذ (۱۲)اخراج مأخذ (۱۳) تجنب (۱۴)تکلف (۱۵)تحویل (۱۶) حسبان (۱۷)تطلیہ۔

(۱)......تعمل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَتَرَّسَ مُجَاهِدٌ	مجاہد ڈھال کو کام میں لایا	تِرُسٌ	ڈھال

اس مثال میں فاعل (مجاھد) مأخذ (ڈھال) کو اپنے کام میں لایا ہے۔

(۲)......موافقت: تفعل کا کسی باب کے ہم معنی ہونا۔اور باب تفعل درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت کَرُمَ یَکْرُمُ: باب تفعل کا باب کرم یکرم کے ہم معنی ہونا۔جیسے: جَعُدَ الشَّعْرُ وَتَجَعَّدَ الشَّعْرُ: بال گھنگریالے ہوگئے، دونوں باب ہم معنی استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔موافقت نَصَرَ یَنْصُرُ: باب تفعل کا باب نصر ینصر کے ہم معنی

ہونا۔جیسے: قَفَرَ عَمروٌ بَكراً وَ تَقَفَّرَ عَمْرٌو بَكْراً: عمرو نے بکر کا تعاقب کیا۔دونوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت سَمِعَ یَسْمَعُ: باب تفعل کا باب سمع یسمع کے ہم معنی ہونا۔جیسے: ذَئِبَ زَیْدٌ وَتَذَأَّبَ زَیْدٌ: زید مکاری میں بھیڑیئے کی مانند ہوگیا، دونوں باب ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقت ضَرَبَ یَضْرِبُ: باب تفعل کا باب ضرب یضرب کے ہم معنی ہونا۔جیسے: وَرَکَ زَیْدٌ وَ تَوَرَّکَ زَیْدٌ: زید نے سرین پر سہارا لیا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٥۔موافقت إِفْعَال: باب تفعل کا باب إفعال کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَبَصَّرَ وَأَبْصَرَ بَكْرٌ: بکر نے دیکھا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٦۔موافقت تَفْعِیل: باب تفعل کا باب تفعیل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَكَلَّمَ سُهَیْلٌ وَ كَلَّمَ سُهَیْلٌ: سہیل نے بات کی، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۷۔موافقت اِفْتِعَال: باب تفعل کا باب افتعال کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَخَشَّبَ وَاِخْتَشَبَ بِلَالُ السَّیْفَ: بلال نے تلوار کو لکڑی جیسا بنادیا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۸۔موافقت اِسْتِفْعَال: باب تفعل کا باب استفعال کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَخَرَّجَ زَیْدٌ وَاِسْتَخْرَجَ زَیْدٌ: زید نے استخراج کیا۔

۹۔موافقت تَفَعْلُل: باب تفعل کا باب تفعلل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَرَشَّشَ الْمَآءُ وَ تَرَشْرَشَ الْمَآءُ: پانی بہ گیا، دونوں باب ہم معنی ہیں۔

(۳)......ابتداء: باب تفعل کا ایسے معنی کے لئے آنا کہ مجرد میں ایسے معنی میں

استعمال نہ ہوا ہو۔ پھر اس کی دو صورتیں ہیں:

١۔سرے سے مجرد میں استعمال ہی نہ ہوا ہو۔مثال: **تَشَمَّسَ عَمْرٌو**: عمرو دھوپ میں بیٹھا۔

٢۔مجرد میں استعمال تو ہو لیکن اور معنی میں استعمال ہوا ہو، مثال: **تَکَلَّمَ مُوْسٰی**: موسیٰ نے بات کی، مجرد میں یہ مادہ **کَلِمَ**: وہ مجروح (زخمی) ہوا یعنی: زخمی ہونے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(٤)......اتخاذ: اس کی کئی صورتیں بنتی ہیں:

١۔فاعل کا مدلول مأخذ کو بنانا۔

٢۔فاعل کا مأخذ کو پکڑ لینا یا اختیار کر لینا۔

٣۔فاعل کا مفعول کو مأخذ بنانا۔

٤۔فاعل کا مفعول کو مأخذ میں پکڑنا۔

صورت	مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اول	تَخَبَّصَ عُمَرُ	عمر نے گھی کھجور کا حلوہ بنایا	خَبِیْصَۃٌ	کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ
ثانی	تَحَرَّزَ مِنْهُ زید	زید نے اس سے پناہ پکڑی	حِرْزٌ	پناہ
ثالث	تَوَسَّدَ بَکْرٌ الْحَجَرَ	بکر نے پتھر کو تکیہ بنایا	وِسَادَۃٌ	تکیہ
رابع	تَأَبَّطَ الرَّجُلُ الصَّبِیَّ	مرد نے بچے کو بغل میں پکڑا	اِبْطٌ	بغل

پہلی مثال میں فاعل (عمر) نے مأخذ (حلوہ) کو بنایا ہے۔

دوسری مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (پناہ) کو پکڑا یا اختیار کیا ہے۔
تیسری مثال میں فاعل (بکر) نے مفعول (الحجر) کو مأ خذ (تکیہ) بنایا ہے۔
چوتھی مثال میں فاعل (الرجل) نے مفعول (الصبی) کو مأ خذ (بغل) میں پکڑا ہے۔

(۵)......سلب مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَمَخَّطَ عَبْدُ اللّٰهِ	عبداللہ نے رینٹھ دور کردی	مَخَاطٌ	رینٹھ

اس مثال میں فاعل (عبداللّٰہ) نے مأ خذ (رینٹھ) جوکہ ناک میں ہوتی ہے اسے نکال کر دور کردیا۔

(٦)......تدریج: اسکی دو صورتیں ہیں:

١۔کسی عمل کا ایک مرتبہ حصول ممکن ہونے کے باوجود فاعل کا اس کو بار بار کرنا۔مثال: تَجَرَّعَ خَالِدُ الْمَآءَ: خالد نے پانی کو گھونٹ گھونٹ پیا۔اس مثال میں فاعل (خالد) نے پانی پینے والا کام آہستہ آہستہ کیا ہے حالانکہ ایک ہی مرتبہ پانی پینا بھی ممکن تھا۔

٢۔جس عمل کا یکبارگی حصول ناممکن ہو فاعل کا اس کو آہستہ آہستہ کرنا۔مثال: تَحَفَّظَ هَاشِمٌ الْقُرْآنَ: ہاشم نے آہستہ آہستہ قرآن حفظ کیا۔اس مثال میں فاعل (ھاشم) نے حفظ قرآن والا کام جو یکبارگی ناممکن تھا اسے آہستہ آہستہ کیا ہے۔

(٧)......صیرورت:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

تَمَوَّلَ عَمْرٌو	عمرو مال والا ہوگیا	مال	مال/دولت

اس مثال میں فاعل (عمرو) مأخذ (مال) والا ہوگیا۔

(۸)......تحول:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَذَءَّبَ زَيْدٌ	زید خباثت میں بھیڑیے کی مانند ہوگیا	ذِئْبٌ	بھیڑیا

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (ذئب) کی مثل ہوگیا۔

(۹)......مطاوعت: باب تفعل درج ذیل ابواب کی مطاوعت کرتا ہے:

۱۔مطاوعت مُفَاعَلَة: باب مفاعلہ کے بعد باب تفعل کالانا، مثال: **بَاعَدَ بَكْرٌ وَلِيْداً فَتَبَعَّدَ:** بکر نے ولید کو دور کیا تو وہ دور ہوگیا۔

۲۔مطاوعت تَفْعِيْل: باب تفعیل کے بعد باب تفعل کا آنا، اس صورت میں مطاوعت کی دوصورتیں بنتی ہیں:

۱۔فاعل کا اثر مفعول سے جدا نہ ہوسکے۔مثال: **قَطَّعْتُهٗ فَتَقَطَّعَ:** میں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کیا تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔

۲۔فاعل کا اثر مفعول سے جدا ہوسکے۔مثال: **اَدَّبْتُهٗ فَتَأَدَّبَ:** میں نے اسے ادب سکھایا تو اس نے ادب سیکھ لیا، بعض اوقات یہ ادب جدا بھی ہوجاتا ہے تو وہ بے ادب ہوجاتا ہے۔

(۱۰)......طلب مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَرَبَّحَ عِيسٰى	عیسٰی نے نفع طلب کیا	رِبْحٌ	نفع/فائدہ

اس مثال میں فاعل (عیسی) نے مأخذ (نفع) طلب کیا۔

(۱۱)...... لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَختَّمَ زَیُدٌ	خالد نے انگوٹھی پہنی	خَاتَمٌ	انگوٹھی

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (انگوٹھی) پہنی۔

نوٹ: یادرہے کہ خاتم کا لغوی معنی تو انگوٹھی ہے لیکن پہننے والا معنی بـاب تفعل میں آنے کی وجہ سے پیدا ہوگیا کہ اس تختم کے اندر لبس کا معنی ماخوذ ہے جو اس کے لغوی معنی کے علاوہ ہے۔

(۱۲)......اخراج مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَمَخَّخَ وَسِیُمٌ الُعَظُمَ	وسیم نے ہڈی سے گودا نکالا	مُخٌّ	گودا

اس مثال میں فاعل (وسیم) نے مفعول (عظم) سے مأ خذ (گودا) نکالا۔

(۱۳)......تجنب:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَحوَّبَ زَیُدٌ	زید گناہ سے بچ گیا	حُوُبٌ	گناہ

اس مثال میں فاعل (زید) مأ خذ (گناہ) سے بچا۔

(۱٤)......تکلف:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَشَجَّعَ زَیُدٌ	زید بتکلف بہادر بنا	شُجَاعَةٌ	بہادری

اس مثال میں فاعل (زید) نے اپنی رغبت سے مأ خذ (شجاعت) میں

بناوٹ ظاہر کی ہے، کیونکہ یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے جب حقیقتا وہ صفت اس شخص میں نہ پائی جاتی ہو۔

(۱۵)...... تحویل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَخَشَّبَ وَلِیْدُ السَّیْفَ	ولید نے تلوار کو لکڑی جیسا بنادیا	خَشَبٌ	لکڑی

اس مثال میں فاعل (ولید) نے مفعول (سیف) کو مأخذ (لکڑی) کی مثل بنادیا۔

(۱۶)...... حسبان:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَسَرَّجَ خَالِدٌ عَمْرًوا	خالد نے عمرو کو جھوٹ سے موصوف گمان کیا	اُسْرُوْجَةٌ	جھوٹ

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مفعول (عمرو) کو مأخذ (جھوٹ) سے موصوف گمان کیا ہے۔

(۱۷)...... تطلیہ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَغَمَّرَ بِلَالٌ زَیْدًا	بلال نے زید کے جسم پر زعفران ملا	غُمْرٌ	زعفران

اس مثال میں فاعل (بلال) نے زید کے جسم پر مأخذ (زعفران) ملا۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (11)

﴿......باب تَفَاعُل کی خاصیات......﴾

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) تعمل (۲) موافقت (۳) ابتداء

(۴) مطاوعت (۵) تشارک (۶) تخییل

(۱)......تعمل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَسَایَفُوْا	وہ تلوار سے لڑے	سَیْفٌ	تلوار

اس مثال میں فاعل (ضمیر جمع غائب) مأ خذ (تلوار) کو اپنے عمل میں لائے۔

(۲)......موافقت:

باب تفاعل درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

(i) موافقت نَصَرَ یَنْصُرُ۔

جیسے: عَلاَ یَعْلُوْ یعنی بلند ہونا سے تَعَالٰی: بلند ہوا وہ ایک مرد۔

(ii) موافقت اِفْعَال: باب تفاعل کا إفعال کے ہم معنی ہونا۔

جیسے: تَیَامَنَ بمعنی أَیْمَنَ: وہ یمن میں داخل ہوا۔

(۳)......ابتداء: باب **تفاعل** کا ابتداءً ایسے معنی کے لیے آنا جس کے لیے اس کا مجرد استعمال نہ ہوا ہو۔ جیسے: **تَبَارَكَ اللّٰهُ** : اللہ تعالی برکت والا ہے کہ مجرد میں اس کا مادہ **بَرَكَ** آیا جو کہ اونٹ کو بٹھانے کے معنی میں ہے۔

(٤)......مطاوعت مُفَاعَلَة: باب **مفاعلہ** کے بعد **تفاعل** کا اس غرض سے آنا تا کہ یہ معلوم ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔ جیسے: **بَاعَدَ زَيْدٌ عَمْرًوا فَتَبَاعَدَ** : زید نے عمرو کو دور کیا تو وہ دور ہو گیا۔

(٥)......تشارک : جیسے: **تَقَاتَلَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو** : زید اور عمرو نے باہم قتال کیا۔

مفاعلۃ اور تفاعل کا فرق :

مفاعلہ اور **تفاعل** دونوں اس لحاظ سے تو متفق ہیں کہ ان دونوں میں اشتراک والا خاصہ پایا جاتا ہے لیکن لفظی اعتبار سے ان میں یہ فرق ہے کہ باب مفاعلہ میں لفظی اعتبار سے ایک اسم فاعل بنتا ہے اور دوسرا مفعول، لیکن باب تفاعل میں دونوں اسم بصورت فاعل ہوتے ہیں اور دونوں کے درمیان حرف عطف ہوتا ہے جو دونوں کو حکم میں شریک کرتا ہے۔ جیسا کہ اس مثال سے واضح ہے: **تَقَابَلَ زَيْدٌ وَخَالِدٌ** : زید اور خالد نے باہم مقابلہ کیا، کہ اس میں حرف عطف استعمال ہوا ہے۔ **قَاتَلَ زَيْدٌ خَالِداً** : زید اور خالد نے باہم قتال کیا، کہ اس میں حرف عطف استعمال نہیں ہوا۔

(٦)......تخییل:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ

تَبَاکٰی زَیْدٌ	زید بناوٹی رونا رویا	بُکَاءٌ	رونا

اس مثال میں فاعل (زیــد) نے اپنے اندر مأخذ (رونے) کا حصول ظاہر کیا ہے باوجودیکہ رونا اسے ناپسند ہے۔

تخییل وتکلف میں فرق:

۱۔تخییل میں مأخذ (جس وصف کو ظاہر کیا جارہاہے) حقیقۃ مرغوب وپسندیدہ نہیں ہوتا، جیسے: تَـمَارَضَ زَیْدٌ: زید بتکلف بیمار بنا، حقیقت میں بیمار نہیں تھا اور مرض حقیقت میں پسند اور مرغوب نہیں ہوتا۔

۲۔تکلف میں وہ مأخذ (یعنی وہ وصف جس کو بطور تصنع ظاہر کیا جارہاہے) مرغوب وپسندیدہ ہوتاہے۔جیسے: تَشَـجَّعَ زَیْدٌ: زید بتکلف شجاع (بہادر) بنا، یہ مأخذ (شجاعت) حقیقت میں مرغوب وپسندیدہ ہوتاہے خلاصہ یہ کہ فرق رغبت وعدم رغبت کا ہوتاہے۔

☆......☆......☆......☆
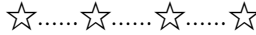
تمرینات برائے ثلاثی مزید فیہ بے ہمزۂ وصل

سوال نمبر 1: درج ذیل خاصیات کی تعریف کریں:

(۱) بلوغ (۲) تعدیہ (۳) تصییر (۴) مطاوعت (۵) ابتداء (۶) لیاقت (۷) حینونت (۸) تعریض (۹) مبالغہ (۱۰) تحول (۱۱) موافقت (۱۲) تحویل (۱۳) نسبت مأخذ (۱۴) **تخییل** (۱۵) تشارک۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کا ترجمہ کیا گیا ہے آپ فقط ان میں پائی جانے والی خاصیات بیان کریں:

اَذَبَ الْمَکَانُ	مکان میں مکھیاں بکثرت ہو گئیں
اَشَلَّ زَیْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو لنجا کر دیا
اَغْلَفَتْ ھِنْدَۃُ	ہندہ نے غلاف بنایا
اَقْبَسَ زَیْدٌ ھِنْدَۃَ	زید نے ہندہ کو آگ دی
اَخْذٰی اَسَدٌ	شیر آہستہ آہستہ چلا
عَظَّمَ سُھَیْلٌ الْکَلْبَ	سہیل نے کتے کو ہڈی دی
عَمَّمْتُ زَیْداً	میں نے زید کو عمامہ دیا
عَقَّدَ زَیْدٌ	زید نے ہار پہنا
شَاتَمَ زَیْدٌ وَّعَمْرٌو	زید اور عمرو نے باہم گالی گلوچ کی
ضَاعَفْتُ زَیْداً	میں نے زید کو دوگنا دیا
تَبَوَّبَ عَمْرٌو	عمرو نے دروازہ بنایا

تَلَيَّثَ يُوسُفُ	یوسف شیر کی طرح ہو گیا
تَسَوَّرَتِ الْمَرْأَةُ	عورت نے کنگن پہنا
جَاذَبْتُ زَيْدًا ثَوْبًا	میں نے زید سے کپڑا چھینا
قَاتَلْتُ جُنْدًا	میں نے لشکر سے لڑائی کی

سوال نمبر 3: ذیل میں دیئے گئے جملوں کا ترجمہ کریں نیز ان میں پائی جانے والی خاصیات بیان کریں:

(۱)أَغْضَبَ اللَّيْلُ(۲)اَعْصَرَ بَكْرٌ(۳)اَشْظَى خَالِدٌ تِلْمِيْذًا(۴)وَقَّفَتِ الْأُمُّ بِنْتَهَا(۵)فَطَّنَ بَكْرٌ خَالِدًا(۶) فَضَّضَ عُمَرُ السَّيْفَ(۷)تَشَمَّمَتْ هِنْدَةُ(۸)تَخَبَّثَ تَوْقِيْرٌ (۹) تَقَبَّى الْجَبَلُ

سوال نمبر 4: درج ذیل مثالوں کا خاصیات کے حوالے سے باہم ربط بتائیں:

۱۔ذئب ،ذؤب اور تذاءب کا خاصیات کے حوالے سے آپس میں کیا تعلق ہے؟

۲۔سرّم اور تسرّم کا خاصیات کی روشنی میں باہمی تعلق کیا ہے؟

۳۔تخییل اور تکلف میں کیا فرق ہے؟
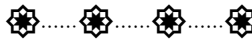
سبق نمبر: (12)

......باب اِفْتِعَال کی خاصیات......

اس باب میں درج ذیل خاصیات پائی جاتی ہیں:

(۱) موافقت (۲) مطاوعت (۳) اتخاذ (۴) ابتداء (۵) تدریج (۶) تعدیہ (۷) تخییر (۸) تحویل (۹) تطلیہ (۱۰) تصرف (۱۱) حسبان (۱۲) سلبِ مأخذ (۱۳) طلبِ مأخذ (۱۴) اخراجِ مأخذ (۱۵) لبسِ مأخذ۔

(۱)......موافقت: باب افتعال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔ موافقت نَصَرَ: باب افتعال کا نصر کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: خَزَنَ عَمْرٌو وَاِخْتَزَنَ عَمْرٌو: عمرو نے مال جمع کیا۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔ موافقت تَفَعُّل: باب افتعال کا باب تفعل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: تَخَشَّبَ زَيْدُ السَّيْفَ وَ اخْتَشَبَ زَيْدُ السَّيْفَ : زید نے تلوار کو لکڑی جیسا بنادیا دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔ موافقت اِسْتِفْعَال: باب افتعال کا باب استفعال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: اِغْتَشَّ وَلِيْدُ بكراً اور اِسْتَغَشَّ وَلِيْدُ عَمْرواً: ولید نے عمرو کو خائن گمان کیا دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)......مطاوعت تَفْعِيل: باب افتعال کا باب تفعیل کے بعد اس غرض سے آنا تاکہ معلوم ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: غَمَّمْتُ عَمْرًوا فَاغْتَمَّ: میں

نے عمرو کو غمگین کیا تو وہ غمگین ہوگیا۔

(۳)......اتخاذ: اس کی چار صورتیں بنتی ہیں:

۱۔فاعل کا مأخذ کو بنانا۔

۲۔فاعل کا مفعول کو مأخذ بنانا۔

۳۔فاعل کا مفعول کو مأخذ میں لینا یا پکڑنا۔

٤۔فاعل کا مأخذ کو اختیار کرنا یا پکڑنا۔

صورت	مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اول	اِحْتَجَرَ زُهَيْرٌ	زہیر نے حجرہ بنایا	حجر	کمرہ
ثانی	اِغْتَذٰی الْاَسَدُ الْغَزَالَ	شیر نے ہرن کو غذا بنالیا	غذو	غذا
ثالث	اِعْتَضَدَ الْاَبُ الْوَلَدَ	باپ نے بچے کو بازو میں پکڑا/لیا	عضد	بازو
رابع	اِجْتَنَبَ عَمْرٌو	عمرو نے کنارہ پکڑا	جنب	کنارہ

☆......پہلی مثال میں فاعل (زهیر) نے مأخذ (کمرہ) کو بنایا۔

☆......دوسری مثال میں فاعل (الاسد) نے مفعول (الغزال) کو مأخذ (غذا) بنالیا۔

☆......تیسری مثال میں فاعل (الاب) نے مفعول (الولد) کو مأخذ (بازو) میں پکڑلیا۔

☆......چوتھی مثال میں فاعل (عمرو) نے مأخذ (کنارہ) کو اختیار کیا۔

اور یہ چاروں چیزیں اتخاذ میں شامل ہیں۔

(٤)......**ابتداء**: جیسے: اِسْتَلَمَ زَیْدٌ: زید نے پتھر کو بوسہ دیا۔ اس مثال میں اِسْتَلَمَ فعل بوسہ کے معنی میں آیا ہے اور مجرد میں یہ مادہ سلامتی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے نہ کہ بوسہ دینے کے معنی میں۔ اور اسی کو ابتداء کا نام دیا جاتا ہے۔

(٥)......**تدریج**: جیسے: اِقْتَصَّ عَمْرٌو: عمرو نے پانی آہستہ آہستہ گرایا۔ اس مثال میں فاعل (عمرو) نے اقتصاص کا عمل آہستہ آہستہ کیا ہے، اسی کو تدریج کہتے ہیں۔

(٦)...... **تعدیہ**: جیسے: خَذَمَ الشَّیْءُ: شے کٹ گئی سے اِخْتَذَمَ زَیْدٌ الْجِلْدَ، زید نے چمڑے کو کاٹ دیا۔ اس مثال میں فعل (خذم) مجرد میں لازم تھا کہ **باب افتعال** میں آنے کے بعد متعدی ہو گیا۔

(٧)......**تخییر**: جیسے: اِطَّبَخَ تِلْمِیْذٌ: شاگرد نے اپنے لیے پکایا۔ اس مثال میں فاعل (تلمیذ) نے پکانے کا کام اپنے لئے اختیار کیا ہے۔

(٨)......**تحویل**:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِخْتَشَبَ زَیْدٌ السَّیْفَ	زید نے تلوار کو لکڑی جیسا بنا دیا	خَشَبٌ	لکڑی

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (السیف) کو مأخذ (لکڑی) جیسا بنا دیا۔

(٩)......**تطلیہ**:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِغْتَمَرَ زَیْدٌ	زید نے اپنے جسم پر زعفران ملا	غُمْرٌ	زعفران

اس مثال میں فاعل (زید) نے مأ خذ (زعفران) کو اپنے جسم پر ملا۔

(۱۰)...... تصرف: جیسے: اِکۡتَسَبَ یُوۡسُفُ: یوسف نے کمائی میں محنت وکوشش کی۔

اس مثال میں فاعل (زید) نے کسب یعنی کمانے کے کام میں کوشش اور جدو جہد کی، اسے تصرف کہتے ہیں۔

(۱۱)...... حسبان:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِغۡتَشَّ الۡمَلِکُ وَزِیۡراً	بادشاہ نے وزیر کو خائن گمان کیا	غَشٌّ	خیانت/دھوکہ

اس مثال میں فاعل (الملک) نے مفعول (وزیر) کو مأ خذ (خیانت) سے موصوف گمان کیا۔

نوٹ: یاد رہے کہ یہ حسبان (گمان کرنا) اِغۡتَشَّ کے لغوی معنی کے علاوہ اور معنی ہے۔

(۱۲)...... سلب مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِمۡتَخَطَ بَکۡرٌ	بکر نے رینٹھ دور کر دی	مُخَاطٌ	رینٹھ

اس مثال میں فاعل (بکر) نے مأ خذ (مخاط) کو دور کر دیا۔

(۱۳)...... طلب مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِرۡتَزَقَ الرَّجُلُ	مرد نے رزق طلب کیا	رِزۡقٌ	رزق

اس مثال میں فاعل (الرجل) نے مأخذ جو کہ رزق ہے اس کو طلب کیا ہے۔

(١٤)......اخراج مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِمْتَخَّ وَسِيْمٌ الْعَظْمَ	وسیم نے ہڈی سے گودا نکالا	مُخٌّ	گودا

اس مثال میں فاعل (وسیم) نے مفعول (العظم) سے مأخذ (گودا) نکال دیا۔

(١٥)...... لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِرْتَعَثَتِ الْجَارِيَةُ	لڑکی نے بالی پہنی	رَعْثَةٌ	بالی

اس مثال میں فاعل (الجارية) نے مأخذ (بالی) پہنی۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (13)

﴿......باب اِسۡتِفۡعَال کی خاصیات......﴾

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) موافقت (۲) مطاوعت (۳) اتخاذ (۴) ابتداء (۵) طلب مأ خذ (۶) تعمل (۷) تحول (۸) قصر (۹) حسبان (۱۰) وجدان (۱۱) لیاقت (۱۲) صیر ورت۔

(۱)......موافقت : **باب اِسۡتِفۡعَال** درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔ موافقت **سَمِعَ وَکَرُمَ** :**باب اِسۡتِفۡعَال** کا **باب سَمِعَ وَکَرُمَ** کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: **ذَئِبَ زَیۡدٌ وَذَؤُبَ زَیۡدٌ وَاِسۡتَذۡأَبَ زَیۡدٌ** :زید خباثت میں بھیڑیئے کی طرح ہوگیا۔ یہ تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۲۔ موافقت **اِفۡعَال**:**باب اِسۡتِفۡعَال** کا **باب اِفۡعَال** کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: **أَعۡصَمَ زَیۡدٌ وَاسۡتَعۡصَمَ زَیۡدٌ**: زید باز رہا۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔ موافقت **اِفۡتِعَال**:**باب اِسۡتِفۡعَال** کا **باب اِفۡتِعَال** کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: **اِسۡتَخۡدَمَ عَمۡرٌو وَاخۡتَدَمَ عَمۡرٌو** :عمرو نے خدمت مانگی۔ دونوں باب ہم معنی ہیں۔

٤۔ موافقت **تَفَعُّل**:**باب اِسۡتِفۡعَال** کا **باب تَفَعُّل** کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: **تَرَبَّحَ بَکۡرٌ وَاسۡتَرۡبَحَ بَکۡرٌ**: بکر نے نفع طلب کیا۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)...... مطاوعت اِفۡعَال: جیسے:**أَقَامَ الۡاَبُ اِبۡنَهٗ فَاسۡتَقَامَ**: باپ نے

اپنے بیٹے کو کھڑا کیا تو وہ کھڑا ہو گیا۔

(۳)......اتخاذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِسْتَوْطَنَ عَتِيْقٌ كَرَاتَشِياً	عتیق نے کراچی کو وطن بنالیا	وَطَنٌ	وطن

اس مثال میں فاعل (عتیق) نے مفعول (کراچی) کو مأ خذ (وطن) بنا لیا۔

(٤)......ابتداء: ابتداء کی درج ذیل دو صورتیں ہیں:

اول : باب اِسْتِفْعَال کا ایسے فعل میں استعمال ہونا جس سے مجرد استعمال نہ ہوا ہو جیسے: اِسْتَأْجَزَ عَلَى الْوِسَادَةِ: وہ تکیہ پر ٹیڑھا ہو کر بیٹھا۔ کہ اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا۔

ثانی : باب اِسْتِفْعَال کا ایسے فعل میں استعمال ہونا جس کا مجرد استعمال تو ہو مگر معنی تبدیل ہو جائے۔ جیسے: اِسْتَعَانَ رَجُلٌ: آدمی نے موئے زیر ناف مونڈے۔ کہ استعان کا مجرد عان بمعنی مدد کرنا استعمال ہوا ہے۔

(٥)......طلب مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِسْتَخَرْتُ	میں نے خیر طلب کی	خَيْرٌ	بھلائی

اس مثال میں فاعل (ذات متکلم) نے مأ خذ (بھلائی) کو طلب کیا۔

(٦)...... تعمل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

اِسْتَسَافَ زَیْدٌ	زید تلوار سے لڑا	سَیْفٌ	تلوار

اس مثال میں فاعل (زیـد) مأخذ (تلوار) کو اپنے لڑنے کے کام میں لایا ہے۔

(۷)...... تحول: اس کی دو صورتیں بنتی ہیں:

۱۔تحول صوری **۲۔تحول معنوی**

صورت	مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تحول صوری	اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ	گارا پتھر کی مانند ہوگیا	حَجَرٌ	پتھر
تحول معنوی	اِسْتَنَاقَ الْجَمَلُ	اونٹ اونٹنی بن گیا	نَاقَةٌ	اونٹنی

پتھر اور گارے کی الگ الگ صورتیں ہوتی ہیں، پہلی صورت میں فاعل (الطین) کی ماہیت تبدیل ہو کر مأخذ (پتھر) کی مثل ہوگئی، اس کو تحول صوری کہا جاتا ہے۔ کیونکہ تبدیلی صرف صورت میں ہوئی ہے اور اصل دونوں کی وہی ہے۔

دوسری مثال میں فاعل (الجمل) کی ماہیت تبدیل ہو کر مأخذ (اونٹنی) بن گئی ہے اس کو تحول معنوی کہتے ہیں۔ کیونکہ دونوں یعنی اونٹ اور اونٹنی کے معنی مقاصد میں فرق ہے۔

(۸)...... قصر: جیسے: اِسْتَرْجَعَ عَبْدُ اللّٰهِ، عبداللہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ اس مثال میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کو مختصر کر کے اس کی جگہ باب اِسْتِفْعَال کا ایک کلمہ یعنی اِسْتَرْجَعَ استعمال ہوا ہے۔ جب کوئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھتا ہے تو اِسْتَرْجَعَ کہا جاتا ہے۔ اسی کو قصر کہتے ہیں۔

(۹)...... حسبان:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ

اِسْتَغَشَّ زَیْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو خیانت سے موصوف گمان کیا	غَشٌّ	خیانت/دھوکہ

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (عمرو) کو مأخذ (خیانت) سے موصوف گمان کیا ہے۔

(۱۰)......وجدان:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِسْتَکْرَمْتُ بَکْراً	میں نے بکر کو کرم والا پایا	کَرَمٌ	بزرگی

اس مثال میں فاعل (ذات متکلم) نے مفعول (بکر) کے اندر مأخذ (بزرگی) کی صفت کو پایا۔

(۱۱)......لیاقت:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ	کپڑا پیوند کے قابل ہوگیا	رُقْعَةٌ	پیوند

اس مثال میں فاعل (الثوب) مأخذ (پیوند) کے لائق ہوگیا یعنی پھٹ گیا۔

(۱۲)......صیرورت:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِسْتَرَاحَ زَیْدٌ	زید آرام پانے والا ہوا	رَوْحٌ	راحت

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (آرام) والا ہوگیا۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (14)

...... باب اِنْفِعَال کی خاصیات ......

اس باب کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱) موافقت (۲) مطاوعت (۳) ابتداء (۴) لزوم (۵) بلوغ مکانی (۶) یطاوع افعل۔

(۱)...... موافقت: باب اِنْفِعَال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت نَصَرَ یَنْصُرُ: باب اِنْفِعَال کا باب نَصَرَ یَنْصُرُ کے ہم معنی ہونا۔مثال: زَقَبَ وَانْزَقَبَ الْجَرْذُ فِی الْجُحْرِ: چوہا سوراخ میں داخل ہوگیا۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت سَمِعَ یَسْمَعُ: باب اِنْفِعَال کا باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے ہم معنی ہونا۔جیسے: قَدِعَ زَیْدٌ وَانْقَدَعَ زَیْدٌ: زید رُک گیا۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔موافقت إِفْعَال: باب اِنْفِعَال کا باب إِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے: أَمْعَلَتِ النَّاقَةُ وَانْمَعَلَتِ النَّاقَةُ: اونٹنی تیز دوڑی۔یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۴۔موافقت تَفَعُّل: باب اِنْفِعَال کا باب تَفَعُّل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَمَزَّقَ الثَّوْبُ وَانْمَزَقَ الثَّوْبُ: کپڑا پھٹ گیا۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۵۔موافقت اِفْتِعَال: باب اِنْفِعَال کا باب اِفْتِعَال کے ہم معنی ہونا۔جیسے:
اِمْتَعَطَ شَعْرُ زَیْدٍ وَاِنْمَعَطَ شَعْرُ زَیْدٍ: بیماری کی وجہ سے زید کے بال گر گئے۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٦۔موافقت اِفْعِیْعَال: باب اِنْفِعَال کا باب اِفْعِیْعَال کے ہم معنی ہونا۔مثال:
اِنْخَرَقَ الثَّوْبُ وَاِخْرَوْرَقَ الثَّوْبُ، کپڑا اپھٹ گیا۔دونوں باب ہم معنی ہیں۔

(۲)......مطاوعت: باب اِنْفِعَال درج ذیل ابواب کی مطاوعت کرتا ہے:

۱۔مطاوعت ضَرَبَ یَضْرِبُ: باب اِنْفِعَال کا باب ضَرَبَ یَضْرِبُ کے بعد اس غرض سے آنا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔جیسے: عَصَمَ بَکْرٌ وَلِیْدًا فَانْعَصَمَ: بکر نے ولید کی حفاظت کی تو وہ محفوظ ہوگیا۔

۲۔مطاوعت فَتَحَ یَفْتَحُ: باب اِنْفِعَال کا باب فَتَحَ یَفْتَحُ کے بعد اس غرض سے آنا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: زَعَجَ شُعَیْبٌ حَسَنًا فَانْزَعَجَ: شعیب نے حسن کو بیقرار کیا تو وہ بے قرار ہوگیا۔

(۳)......ابتداء: کسی فعل کا ابتداءً باب اِنْفِعَال سے ایسے معنی کے لئے آنا جس معنی میں اس کا مجرد استعمال نہ ہوا ہو۔ جیسے:اِنْطَلَقَ زَیْدٌ: زید چلا گیا۔

اس مثال میں اِنْطَلَقَ کا معنی چلنا ہے اور اس کا مجرد طلق چلنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوا بلکہ وہ دور ہونے کے معنی دیتا ہے۔

(٤)...... لزوم: باب اِنْفِعَال کا مفعول بہ کی ضرورت سے مستغنی ہونا۔

جیسے: اِنْصَرَفَ زَیْدٌ: زید پھرا۔ اس مثال میں فعل اِنْصَرَفَ مفعول بہ کی ضرورت سے مستغنی ہے اسی کو لزوم کہتے ہیں۔

(۵)...... بلوغ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِنْضَاجَ خَالِدٌ	خالد وادی کے موڑ میں داخل ہوا	ضَوْجٌ	وادی کا موڑ

اس مثال میں فاعل (خالد) مأخذ (وادی کے موڑ) میں داخل ہوا ہے۔

(٦)...... یُطَاوِعُ أَفْعَلَ: باب إِفْعَال کے بعد باب اِنْفِعَال کا اس غرض سے آنا تا کہ معلوم ہو جائے کہ پہلے فَعَل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔ جیسے: أَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ: میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا۔

نوٹ: یطاوع اور مطاوعت میں بظاہر کوئی فرق نہیں ہے مگر یہاں لفظ یطاوع استعمال کرنے کی ایک خاص علت صاحب فصول اکبری نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ خاصہ قلیل الاستعمال ہے اس طرف اشارہ کرنے کے لئے مطاوعت کے بجائے یطاوع کا استعمال کیا گیا ہے۔

نوٹ: باب اِنْفِعَال کا ایک لفظی خاصہ یہ بھی ہے کہ اس کا فاء کلمہ، لام، نون، میم، را، اور حروف لین نہیں ہوتا، کیونکہ ان حروف سے ثقل پیدا ہوتا ہے اور ایسے حروف والے افعال کے لئے باب اِنْفِعَال کی بجائے باب اِفْتِعَال استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: نَقَلَ اور رَفَعَ کو اِنْرَفَعَ اور اِنْنَقَلَ کی بجائے اِنْتَقَلَ اور اِرْتَفَعَ پڑھیں گے۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (15)

﴿......باب اِفْعِلَال و اِفْعِیْلَال کی خاصیات......﴾

ان ابواب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) موافقت (۲) لزوم (۳) مبالغہ (۴) لون (۵) عیب

(۱)......موافقت: باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتے ہیں:

۱۔ موافقت سَمِعَ یَسْمَعُ: باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال دونوں کا باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: حَوِلَتْ عَیْنُہٗ وَاِحْوَلَّتْ وَاِحْوَالَّتْ عَیْنُہٗ اس کی آنکھ بھینگی ہوگئی۔ یہ تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

۲۔ موافقت اِفْعَال: باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال دونوں کا باب اِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: أَزْرَقَتْ عَیْنُہ وَازْرَقَّتْ، وَازْرَاقَّتْ عَیْنُہٗ: اس کی آنکھ نیلگوں ہوئی۔ یہ تینوں ابواب ہم معنی ہیں۔

نوٹ: یہ بات یاد رہے کہ لزوم ومبالغہ ان دونوں ابواب کے خاصۂ لازمہ ہیں اور لون وعیب ان کے خاصۂ اکثریہ ہیں۔

(۲)......لزوم: باب اِفْعِلَال کا فعل لازم ہوکر استعمال ہونا۔ جیسے: اِحْمَرَّ الثَّوْبُ: کپڑا سرخ ہوا۔ یہ فعل لازم ہوکر استعمال ہوا ہے۔

(۳)......مبالغہ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِشْھَبَّ وَاِشْھَابَّ الْفَرَسُ	گھوڑا بہت سفید ہوا	شَھْبٌ	سفید

اس مثال میں شَھُبٌ بمعنی سفیدی ماٗ خذ ہے اور اس میں زیادتی بیان کی جارہی ہے جو کہ باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال کا خاصہ ہے۔

(٤)......لون: باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال میں رنگ کے معنی کا پایا جانا۔ جیسے اِحْمَرَّتْ اور اِحْمَارَّتْ ھِنْدَۃُ : ہندہ سرخ رنگ والی ہوئی۔ ان دونوں مثالوں میں سرخ رنگ پایا جارہا ہے جو کہ ان ابواب کا خاصہ ہے۔

(٥)...... عیب: باب اِفْعِلَال اور اِفْعِیْلَال میں عیب کے معنی کا پایا جانا۔ جیسے: اِحْوَلَّ زَیْدٌ وَاِحْوَالَّ زَیْدٌ : زید بھینگا ہوا۔ ان دونوں مثالوں میں بھینگے ہونے کا عیب پایا جارہا ہے۔ اور یہ ان ابواب کا خاصہ ہے۔

نوٹ: باب اِفْعِلَال اکثر رنگ یا عیبِ حسی لازم (یعنی جو زائل نہ ہو) کیلئے مستعمل ہے۔ اور باب اِفْعِیْلَال رنگ اور عیبِ حسی عارض (یعنی جو عیب زائل ہو جائے) میں استعمال ہوتا ہے۔ کبھی اسکا برعکس بھی ہوتا ہے، جبکہ اِفْعَوْعَلَ اُس صیغے میں مبالغہ کیلئے آتا ہے جس سے وہ مشتق ہو۔ جیسے: اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ : اَیْ صارَتْ ذاتَ عُشْبٍ. زمین بہت گھاس والی ہوگئی، یہ باب کبھی متعدی ہوتا ہے۔ جیسے: اِعْرَوْرَیْتُ الْفَرَسَ۔ واضح رہے کہ اِفْعَوَّلَ کی بنا بنائے مرتجل ہے یعنی یہ ثلاثی مجرد سے منقول نہیں نیز یہ باب کبھی متعدی ہوتا ہے۔ جیسے: اِعْلَوَّطَ: اَیْ عَلَا اور کبھی لازم جیسے: اِجْلَوَّذَ اَیْ اَسْرَعَ ایسے ہی اِفْعَنْلٰی بھی مرتجل ہے جیسے: اِغْرَنْدٰی (تَقُوْلُ اغرنداہ واغرندی علیہ: (مار پیٹ اور گالی گلوچ میں کسی پر غلبہ پالینا) اسکے علاوہ باب اِفْعِلَال، اِفْعِیْلَال، اِفْعِیْعَال کی بنا بھی کبھی مرتجل ہوتی ہے، جیسے: اِقْطَرَّ، اِقْطَارَّ، اِذْلَوْلٰی. اِنْفَعَلَ اِفْعَلَّ، اِفْعَالَّ کے علاوہ ذکر کئے گئے جمیع ابواب متعدی و لازم دونوں آتے ہیں۔ (شرح شافیہ ابن حاجب)

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (16)

﴿......باب اِفْعِیْعَال کی خاصیات......﴾

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) موافقت (۲) لزوم (۳) مبالغہ (۴) بلوغ (۵) مطاوعت (۶) تدریج۔

(۱)......موافقت: باب افعیعال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔ موافقت سَمِعَ یَسْمَعُ: باب اِفْعِیْعَال کا باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: شَرِقَتِ الْعَیْنُ وَاِشْرَوْرَقَتِ الْعَیْنُ : آنکھ سرخ ہوگئی۔ دونوں فعلوں کا معنی ایک ہے۔

۲۔ موافقت اِنْفِعَال: باب اِفْعِیْعَال کا باب اِنْفِعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: اِنْعَصَبَ وَاِعْصَوْصَبَ : وہ سخت ہوا۔ یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۳۔ موافقت إِفْعَال: باب اِفْعِیْعَال کا باب إِفْعَال کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: أَعْشَبَ الْقَوْمُ وَ اِعْشَوْشَبَ الْقَوْمُ :قوم سبز گھاس والی جگہ پر پہنچ گئی۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٤۔ موافقت تَفَعُّل: باب اِفْعِیْعَال کا باب تَفَعُّل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: تَخَشَّنَ وَاِخْشَوْشَنَ: وہ سخت کھردرا ہوا۔ دونوں باب ہم معنی ہیں۔

(۲)......لزوم: باب اِفْعِیْعَال کا مفعول بہ کی ضرورت سے مستغنی ہونا۔ مگر یاد رہے کہ یہ خاصہ اس باب کا غالب واکثر طور پر ہے اور قلیل طور پر یہ باب متعدی بھی ہوتا ہے۔ جیسے: اِعْرَوْرٰی زَیْدٌ الْفَرَسَ : زید عریاں یعنی ننگی

پشت گھوڑے پر سوار ہوا۔

(۳)......مبالغہ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِعْشَوْشَبَتِ الْاَرْضُ	زمین بہت سبز گھاس والی ہوگئی	عَشَبٌ	گھاس

اس مثال میں مأ خذ گھاس ہے اور اسی مأ خذ کی مقدار میں زیادتی بیان کی گئی۔

(٤)......بلوغ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
اِعْشَوْشَبَ الْجَمَلُ	اونٹ سبز گھاس پر پہنچ گیا	عَشَبٌ	گھاس

اس مثال میں فاعل (الجمل) مأ خذ (گھاس) تک پہنچ گیا۔

(٥)......مطاوعت ضَرَبَ يَضْرِبُ: باب اِفْعِيْعَال کا باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کے بعد اس غرض سے آنا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔ جیسے: ثَنٰى خَالِدٌ الثَّوْبَ فَاثْنَوْنٰى: خالد نے نئے کپڑے پہنے تو وہ لپٹ گیا۔

(٦)......تدریج: جیسے: اِقْطَوْطٰى زَيْدٌ: زید آہستہ آہستہ چلا۔

اس مثال میں فاعل (زید) نے چلنے کا کام آہستہ آہستہ کیا۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (17)

﴿......باب اِفْعِوَّال کی خاصیات......﴾

اس کی درج ذیل دو خاصیات ہیں: (۱) مبالغہ (۲) مقتضب

(۱)......مبالغہ :

مثال	معنی		مدلول مأخذ
اِجْلَوَّذَ الْجَمَلُ	اونٹ تیز دوڑا		دوڑنا

(۲)......مقتضب: اس کا لغوی معنی ہے بریدہ (کاٹا ہوا) اصطلاحی معنی: ایسی بناء جس کی کوئی اصل اور مثل موجود نہ ہو اور وہ بناء حروف الحاق اور حروف زائد للمعنی سے بھی خالی ہو۔ جیسے: اِخْرَوَّطَ بِهِمُ السَّيْرُ : رفتار نے ان کو کھینچا۔

☆......☆......☆......☆
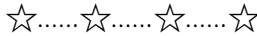
تمرینات برائے ثلاثی مزید فیہ باہمزہ وصل

سوال نمبر 1: درج ذیل خاصیات کی تعریف بیان کریں:

(۱)تخییر (۲) تصرف (۳) مطاوعت (۴) حینونت (۵) حسبان (۶) لون (۷) تحویل (۸) مقتضب۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں پائی جانے والی خاصیات بیان کریں:

(۱) اغتش الطائر (۲) اختزن خالد (۳) اعترش جار (۴) استذاب توقیر (۵) استزات وارث (۶) انطفأت النار (۷) انکسر الزجاج (۸) أربد وارباد (۹) أرقط وارقاط (۱۰) احرورف الجمل (۱۱) احووی الفرس.

(۳) باب انفعال کا لفظی خاصہ کون سا ہے نیز تحول صوری اور معنوی کو امثلہ سے واضح کریں۔

سبق نمبر: (18)

رباعی ابواب کی خاصیات

﴿......رباعی مجرد کی خاصیات......﴾

باب فَعْلَلَ کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱)موافقت (۲)مطاوعت (۳) تدریج (۴)لبس مأخذ (۵)تعمل (۶) قطع مأخذ (۷)اعطائے مأخذ (۸) اطعام مأخذ (۹)صیرورت (۱۰) تطلیہ (۱۱) مبالغہ(۱۲)قصر (۱۳)تحویل (۱۴)تخلیط (۱۵)اخراج مأخذ (۱۶) الباس مأخذ

(۱)......موافقت: باب فَعْلَلَ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت نَصَرَ یَنْصُرُ: باب فَعْلَلَ کا باب نَصَرَ یَنْصُرُ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: قَرَصَ خَالِدٌ وَقَرْصَمَ خَالِدٌ: خالد نے کاٹا، دونوں ابواب کے دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت تَفْعِیل: باب فَعْلَلَ کا باب تَفْعِیل کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: قَرَّصَ عَمْرٌو وَقَرْصَبَ عَمْرٌو: عمرو نے کاٹا، ان دونوں فعلوں کا ایک معنی ہے۔

۳۔موافقت تَفَعْلَلَ: باب فَعْلَلَ کا باب تَفَعْلَلَ کے ہم معنی ہونا۔ جیسے: کَرْدَحَ هَاشِمٌ وَ تَکَرْدَحَ هَاشِمٌ: ہاشم چھوٹے قد والے کی طرح دوڑا۔ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

٤۔موافقت اِفْعِنْلَال :باب **فَعْلَلَ** کا باب **اِفْعِنْلَال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **زَرْقَفَ وَارِثٌ وَازْرَنْقَفَ وَارِثٌ**:وارث نے جلدی کی،دونوں فعل ہم معنی ہیں یعنی ان میں معنوی موافقت ہے۔

٥۔موافقت اِفْعِلَّال :باب **فَعْلَلَ** کا باب **اِفْعِلَّال** کے ہم معنی ہونا۔جیسے: **شَفْتَرَ الْقَوْمُ وَاشْفَتَرَّ الْقَوْمُ** :قوم تتر بتر ہوگئی۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)......مطاوعت خود:باب **فَعْلَلَ** سے دو فعلوں کا اس غرض سے آنا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔جیسے: **غَطْرَشَ اللَّيْلُ بَصَرَهٗ فَغَطْرَشَ** :رات نے اس کی نگاہ کو پوشیدہ کیا تو وہ پوشیدہ ہوگئی۔

(۳)......تدریج: جیسے: **هَرْمَزَ شَفِيقٌ**:شفیق نے آہستہ آہستہ چبایا۔

اس مثال میں فاعل (**شفیق**) نے چبانے کا فعل آہستہ آہستہ کیا ہے اور اسی کو تدریج کہا جاتا ہے۔

(٤)......لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
حَنْبَلَ زَيْدٌ	زید نے موزہ پہنا	حُنْبُلٌ	موزہ

اس مثال میں فاعل (**زید**) نے مأ خذ (موزہ) پہنا۔

(٥)......تعمل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
زَرْنَقَ فَلَّاحٌ	کسان نے سیرابیٔ زمین میں چھوٹی نہر استعمال کی	زَرْنُوقٌ	چھوٹی نہر

اس مثال میں فاعل (فلاح) نے مأخذ (چھوٹی نہر) کو استعمال کیا ہے۔

(٦)...... قطع مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
سَرْهَدَ اَحْمَدُ	احمد نے کوہان کو کاٹا	سَرْهَدٌ	کوہان

اس مثال میں فاعل (احمد) نے مأخذ (کوہان) کو کاٹا۔

(٧)...... اعطائے مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
عَرْبَنَ وَارِثٌ هَاشِماً	وارث نے ہاشم کو بیعانہ دیا	عَرْبُوْنٌ	بیعانہ

اس مثال میں فاعل (وارث) نے مفعول (ھاشم) کو مأخذ (بیعانہ) دیا۔

(٨)...... اطعام مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
فَصْفَصَ زَيْدُ الدَّابَّةَ	زید نے جانور کو گھاس کھلا دی	فَصْفَصَةٌ	تر گھاس

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (الدابة) کو مأخذ (تر گھاس) کھلائی۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین رہے کہ لغوی طور پر مأخذ فَصْفَصَةٌ ہے مگر عوام اس کو فصة بولتی ہے۔

(٩)...... صیرورت:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
طَغْمَشَ بَكْرٌ	بکر ضعف بصر والا ہوا	طَغْمَشَةٌ	ضعف بصارت

اس مثال میں فاعل (بکر) مأ خذ (ضعفِ بصارت) والا ہو گیا۔

(۱۰)...... تطلیہ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
قَطْرَنَ زَيْدٌ الْبَعِيْرَ	زید نے اونٹ کو تارکول ملا	قطران	تارکول

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (البعیر) کے جسم پر مأ خذ (تارکول) جو بعض درختوں سے بنایا جاتا ہے ملا۔

(۱۱)...... مبالغہ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
عَجْعَجَ عَمْرٌو	عمرو بہت چیخا	عَجْعَجَةٌ	چیخ

اس مثال میں **عجعجة** یعنی چیخ مأ خذ ہے، اوراسی مأ خذ کی کیفیت میں کثرت مثال مذکور میں بیان ہوئی۔

(۱۲)...... قصر : جیسے: بَسْمَلَ زَيْدٌ: زید نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی۔

اس مثال میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنے والے کے فعل کو بیان کرنے کے لئے اس طویل جملے کی بجائے صرف بَسْمَلَ زَيْدٌ کہہ دیا جاتا ہے جس سے کلام میں اختصار پیدا ہو جاتا ہے اور اس اختصار پیدا کرنے کا نام قصر ہے۔

(۱۳)...... تحویل:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
زَرْفَنَتْ هِنْدَةُ شَعْرَهَا	ہندہ نے اپنے بالوں کو زنجیر کی طرح بنایا	زِرْفِيْنٌ	زنجیر

اس مثال میں فاعل (ھندہ) نے مفعول (شعرھا) کو مأخذ (زنجیر) کی طرح بنادیا ہے۔

(۱٤)...... تخلیط:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
عَشْکَلَ وَلِیْدُ الْھَوْدَج	ولید نے ہودج کو جھالر سے مزین کیا	عَشْکُوْلَۃٌ	جھالر

اس مثال میں فاعل (ولید) نے مفعول (الھودج) کو مأخذ (جھالر) سے مزین کر دیا۔

(۱٥)...... اخراج مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
مَخْمَخَ مَحْمُوْدُ الْعَظْمَ	محمود نے ہڈی سے گودا نکالا	مُخٌّ	گودا

اس مثال میں فاعل (محمود) نے مفعول (العظم) سے مأخذ (گودا) نکال دیا۔

(١٦)...... الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
بَرْقَعَتِ الْاُمُّ بِنْتَھَا	ماں نے اپنی بیٹی کو برقع پہنایا	بُرْقَعٌ	برقعہ

اس مثال میں فاعل (الام) نے مفعول (بنتھا) کو مأخذ (برقعہ) پہنایا۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (19)

......باب تَفَعْلُل کی خاصیات......

اس باب کی درج ذیل خاصیات ہیں:

(۱) موافقت (۲) مطاوعت (۳) تدریج (۴) لبس مأخذ (۵) بلوغ (۶) اقتضاب۔

(۱)......موافقت: باب تَفَعْلَلَ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت تَفَعُّل: باب تَفَعْلَلَ کا باب تَفَعُّل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَرَشَّشَ الْمَآءُ وَ تَرَشْرَشَ الْمَآءُ: پانی بہہ گیا دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت فَعْلَلَ: باب تَفَعْلَلَ کا باب فَعْلَلَ کے ہم معنی ہونا۔جیسے: غَشْمَرَ زَیْدٌ وَتَغَشْمَرَ زَیْدٌ: زید نے ظلم کیا دونوں فعل ہم معنی ہیں یعنی ان میں باہم معنوی موافقت ہے۔

۳۔موافقت اِفْعِنْلاَل: باب تَفَعْلَل کا باب اِفْعِنْلاَل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَفَرْقَعَتِ الْاَصَابِعُ وَاِفْرَنْقَعَتِ الْاَصَابِعُ: انگلیاں چٹخ گئیں۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)...... مطاوعت فَعْلَلَ: باب فَعْلَلَ کے بعد تَفَعْلَل کا اس غرض سے آنا تا کہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔جیسے: غَضْغَضَ زَیْدٌ الْمَآءَ فَتَغَضْغَضَ: زید نے پانی کو کم کیا تو وہ کم ہو گیا۔

(۳)...... **تدریج** : جیسے: تَـدَحْـرَجَ الْـحَجَر : پتھر لڑھکا یعنی آہستہ آہستہ گرا۔

اس مثال میں فاعل (الْـحَـجَـر) نے گرنے کا کام آہستہ آہستہ کیا ہے اسی کو تدریج کہتے ہیں۔

(٤)......**لبس مأخذ**:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَبَرْنَسَ وَارِثٌ	وارث نے ٹوپی پہنی	بُرْنُسٌ	ٹوپی

اس مثال میں فاعل (وارث) نے مأخذ (ٹوپی) پہنی۔

(٥)...... **بلوغ**:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
تَدَمْشَقَ خَالِدٌ	خالد دمشق میں پہنچا	دِمِشْقُ	شہر دمشق

اس مثال میں فاعل (خالد) مأخذ (دمشق) میں پہنچ گیا۔

(٦)...... **مقتضب**: اس کا لغوی معنی ہے بریدہ یعنی کاٹا ہوا۔ اصطلاحی معنی: ایسی بناء جس کی کوئی اصل اور مثل موجود نہ ہو اور وہ بناء حروف الحاق اور حروف زائد للمعنی سے بھی خالی ہو۔

جیسے: تَهَيْرَسَ حَسَنٌ ، حسن ناز سے چلا۔ اس فعل کی کوئی اصل ہے نہ اسکی مثل۔ البتہ حرف تاء اس میں زائد ہے مگر وہ بھی کسی معنی کے لئے نہیں ہے۔

☆......☆......☆......☆
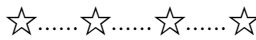
سبق نمبر: (20)

﴿......باب اِفْعِلَّال کی خاصیات......﴾

(۱)موافقت (۲)مطاوعت (۳)لزوم (۴)مبالغہ (۵)صیرورت۔

(۱)......موافقت: باب اِفْعِلَّال درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت فَعْلَلَ: باب اِفْعِلَّال کا باب فَعْلَلَ کے ہم معنی ہونا۔جیسے: زَمْهَرَتِ الْعَيْنُ وَازْمَهَرَّتِ الْعَيْنُ: آنکھ سرخ ہوگئی۔دونوں فعلوں کا معنی ایک ہے۔

۲۔موافقت خود: باب اِفْعِلَّال کے ایک فعل کا دوسرے فعل کے ہم معنی ہونا۔ مثال: اِكْمَهَلَّ زَيْدٌ وَاقْرَعَتَّ زَيْدٌ: زید سردی سے سکڑ گیا۔دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)......مطاوعت فَعْلَلَ: باب فَعْلَلَ کے بعد اِفْعِلَّال کا اس غرض سے آنا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کرلیا ہے۔جیسے: زَلْحَفَهٗ زَيْدٌ فَازْلَحَفَّ: زید نے اسے جدا کیا تو وہ جدا ہوگیا۔

(۳)......لزوم: اس باب کے تقریباً تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔لزوم اس کا خاصۂ لازمہ ہے۔جیسے: اِشْمَخَرَّتِ الْاَغْصَانُ: شاخیں بلند ہوئیں۔

(٤)......مبالغه:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِدْلَهَمَّ اللَّيْلُ	رات سخت تاریک ہوگئی	دَلْهَم	تاریک

اس مثال میں مأخذ **دَلْهَم** یعنی تاریکی ہے اور مثال مذکور میں مأخذ کی کیفیت کی زیادتی کو بیان کیا جارہا ہے۔

(٥)......صیرورت:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
اِزْمَاَكَّ زَيْدٌ	زید سخت غصہ والا ہوا	زَمَكٌ	سخت

اس مثال میں فاعل (زید) مأخذ (سخت غصہ) والا ہوگیا۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (21)

﴿......باب اِفْعُنْلاَل کی خاصیات......﴾

اس باب کی خاصیات درج ذیل ہیں:

(۱)......موافقت (۲)......مطاوعت

(۱)......موافقت: باب اِفْعُنْلاَل درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت فَعْلَلَ: باب اِفْعُنْلاَل کا باب فَعْلَلَ کے ہم معنی ہونا۔جیسے: قَرْصَعَ زَيْدٌ وَاِقْرَنْصَعَ زَيْدٌ: زید سردی سے سکڑ گیا۔یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت تَفَعْلَلَ: باب اِفْعُنْلاَل کا باب تَفَعْلَلَ کے ہم معنی ہونا۔جیسے: تَفَرْقَعَ وَ اِفْرَنْقَعَ یعنی انگلیوں کا چٹخنا۔یہ دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

(۲)......مطاوعت فَعْلَلَ: باب فَعْلَلَ کے بعد باب اِفْعُنْلاَل کا اس غرض سے آنا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ پہلے فعل کے فاعل نے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔جیسے: ثَعْجَرَهٗ زَيْدٌ فَاِثْعَنْجَرَ: زید نے اس کا خون بہایا تو وہ خون ریختہ ہو گیا۔

☆......☆......☆......☆

تمرینات برائے رباعی مجرد و مزید فیہ

سوال نمبر 1: درج ذیل خاصیات کی تعریف کریں:

(۱) اخراج مأخذ (۲) قطع مأخذ (۳) تحویل (۴) مبالغہ (۵) مقتضب (۶) مطاوعت (۷) بلوغ۔

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کا ترجمہ کیا گیا ہے آپ فقط ان کی خاصیات بتائیں۔

خرفل مشتاق	مشتاق نے پرانے کپڑے پہنے
سعسع ولید	ولید بوڑھا ہو گیا
سبسب زید	زید آہستہ آہستہ چلا
تشفتر الناس	لوگ تتر بتر ہو گئے
تقنعس زهير	زہیر بہت کوتاہ گردن ہوا
اِزْمَجَرَّ زيد	زید زور سے چیخا
افرنقعت الاصابع	انگلیاں چٹخ گئیں

سوال نمبر 2: درج ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں پائی جانے والی خاصیات کی نشاندہی کریں۔

(۱) سربخ عامر (۲) خردل وارث (۳) تقرطق زيد (۴) تسربلت هند (۵) تزمخر ذئب. (۶) اغتشمر عمرو (۷) ازرقفت هندة (۸) اقرنصف.
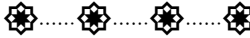
سبق نمبر: (22)

﴿......ملحق بِفَعْلَلَة کی خاصیات......﴾

1۔باب فَعْلَلَة:

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
جَلْبَبَ زَيْدٌ فَقِيْراً	زید نے فقیر کو چادر پہنائی	جَلْبَابٌ	چادر

اس مثال میں فاعل (زید) نے مفعول (فقیر) کو مأ خذ (چادر) پہنائی۔

2۔باب فَعْنَلَة:

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
قَلْنَسَ وَارِثٌ تِلْمِيْذاً	وارث نے شاگرد کو کلاہ پہنائی	قَلَنْسُوَة	کلاہ/ٹوپی

اس مثال میں فاعل (وارث) نے مفعول (تلمیذ) کو مأ خذ (ٹوپی) پہنائی۔

3۔باب فَعْوَلَة:

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ

سَرْوَلَتِ الْاُمُّ صَبِیَّھَا	ماں نے اپنے بچے کوشلوار پہنائی	سِرْوَالٌ	شلوار

اس مثال میں فاعل(الام) نے مفعول(صبیھا)کومأ خذ(شلوار) پہنائی۔

4۔باب فَوْعَلَة:

(۱) الباس مأ خذ (۲) قصر

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
جَوْرَبَ الْاَبُ اِبْنَهٗ	باپ نے اپنے بیٹے کوجراب پہنائی	جَوْرَبٌ	جراب

اس مثال میں فاعل(الاب) نے مفعول(ابنہ)کومأ خذ(جراب) پہنائی۔

(۲)......قصر: جیسے: حَوْقَلَ نَوِیْدٌ :نوید نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہا۔

اس مثال میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہنے والے کے قول کو بیان کرنے کے لئے طویل جملے کی بجائے صرف حَوْقَلَ زَیْدٌ کہہ دیا جاتا ہے اوراسی کا نام قصر ہے۔

5۔باب فَعْیَلَة:

(۱)......قطع مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
شَرْیَفَ هَاشِمٌ	ہاشم نے کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے کاٹے	شِرْیَافٌ	کھیتی کے بڑھے ہوئے پتے

اس مثال میں فاعل(ھاشم) نے مأخذ (کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں) کو کاٹا۔

6۔باب فَیْعَلَۃ:

(۱) الباس مأخذ (۲) قصر (۳) موافقت

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأخذ	مدلول مأخذ
خَیْعَلَتْ زَیْنَبُ ھِنْدَۃَ	زینب نے ہندہ کو بغیر آستین والی قمیص پہنائی	خَیْعَلَۃٌ	بغیر آستین والی قمیص

اس مثال میں فاعل (زینب) نے مفعول (ھندہ) کو مأخذ (بغیر آستین والی قمیص) پہنائی۔

(۲)...... قصر:۔جیسے: ھَیْلَلَ مُسْلِمٌ :مسلمان نے لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا۔

اس مثال میں لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کے کلام کو بیان کرنے کے لئے طویل جملے کی بجائے فقط ھَیْلَلَ مُسْلِمٌ کہہ دیا جاتا ہے اور اسے قصر کہتے ہے۔

(۳)......موافقت: باب فَیْعَلَۃ درج ذیل ابواب کی موافقت کرتا ہے:

۱۔موافقت تَفَیْعُل: باب فَیْعَلَۃ کا باب تَفَیْعُل کے ہم معنی ہونا۔جیسے: شَیْطَنَ تَوْقِیْرٌ وَتَشَیْطَنَ تَوْقِیْرٌ توقیر نے شیطانی فعل کیا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

۲۔موافقت تَفْعِیْل: باب فَیْعَلَۃ کا باب تَفْعِیْل کے ہم معنی ہونا۔جیسے:

هَلَّلَ وَارِثٌ وَ هَیْلَلَ وَارِثٌ، وارث نے لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا، دونوں فعل ہم معنی ہیں۔

7۔باب فَعْلاَ ة:

(۱)......الباس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
قَلْسٰی زَیْدٌ عَمْرواً	زید نے عمرو کو ٹوپی پہنائی	قَلَنْسُوَة	ٹوپی

اس مثال میں فاعل(زید) نے مفعول(عمرو) کو مأ خذ(ٹوپی) پہنائی۔

نوٹ:

ملحق برباعی مجرد کے تمام ابواب میں الباس مأ خذ کی خاصیت متفق ہے، جبکہ باب فَوْعَلَة میں الباس مأ خذ کے ساتھ قصر اور باب فَیْعَلَة میں الباس، قصر اور موافقت بھی پائی جاتی ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سبق نمبر: (23)

﴾......ملحق بتَدَحْرَجَ کی خاصیات......﴿

1۔باب تَفَعْلُل:

(۱)......لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَجَلْبَبَ خَالِدٌ	خالد نے چادر پہنی	جِلْبَابٌ	چادر

اس مثال میں فاعل (خالد) نے مأ خذ (چادر) پہنی۔

2۔باب تَفَعْنُل:

(۱)......لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَقَلْنَسَ مُشْتَاقٌ	مشتاق نے ٹوپی پہنی	قَلَنْسُوَةٌ	ٹوپی

اس مثال میں فاعل (مشتاق) نے مأ خذ (ٹوپی) پہنی۔

3۔باب تَفَوْعُل:

(۱)...... لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَجَوْرَبَ فَهِيْمٌ	فہیم نے جراب پہنی	جَوْرَبٌ	جراب

اس مثال میں فاعل (فہیم) نے مأ خذ (جراب) کو پہنا۔

4۔باب تَفَعْوُل:

(۱)...... لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَسَرْوَلَ وَقَارٌ	وقار نے شلوار پہن لی	سِرْوَالٌ	شلوار

اس مثال میں فاعل (وقار) نے مأ خذ (شلوار) پہنی۔

5۔باب تَفَیْعُل:

(۱)......لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَخَیْعَلَ بَکْرٌ	بکر نے آستین والی قمیص پہنی	خَیْعَلَةٌ	بے آستین قمیص

6۔ تَفَعْلٍ:

(۱)...... لبس مأخذ:

مثال	معنی	مأ خذ	مدلول مأ خذ
تَقَلْسٰی الْمَلِکُ	بادشاہ نے ٹوپی پہن لی	قَلْسَاةٌ	ٹوپی

اس مثال میں فاعل (الملک) نے مأ خذ (ٹوپی) پہنی۔

نوٹ :

ملحق بتَدَحْرَجَ کے تمام ابواب میں صرف لبس مأ خذ کی خاصیت پائی جاتی ہے۔

تنبیہ جلیل:

خیال رہے کہ ابواب ملحقہ میں بھی وہی خواص پائے جائیں گے

جوان کے ابواب ملحق بھا میں پائے جاتے ہیں، نیزابواب ملحقہ میں ان معانی کے علاوہ مبالغہ بھی پایا جاتا ہے۔مثلاً ''تدحرج''(لڑھکنا) میں ایک خاصہ لزوم ہے تو ''تجلبب ''(بہت چادراوڑھنا)(ملحق بہ '' تدحرج'') میں بھی لزوم پایا جارہا ہے، نیزاس میں مبالغہ بھی ہے۔وعلی ھذا القیاس۔

نقشہ جات

خاصیات کو یاد کرنا اور یادرکھنا ایک دشوار کام ہے،طلبہ کی اس دشواری کو دورکرنے کے لئے درج ذیل نقشہ دیا جارہا ہے جس میں تمام ابواب کی خاصیات کوایک ایسی ترتیب سے لکھا گیا ہے کہ تمام ابواب کی خاصیات جو متفق تھیں یعنی ایک سے زیادہ ابواب میں پائی جاتی تھیں انہیں ابتداء میں لکھا گیا ہے،مثلا درج ذیل ترتیب کے مطابق ضَرَبَ اور نَصَرَ کی ابتدائی 14 خاصیات ایک ہی ہیں پس جوطالب علم ضَرَبَ کی یہ 14 خاصیات یاد کرلے گا اسے نَصَرَ کی 14، فَتَحَ کی 11 سَمِعَ کی 15 ور کَرُمَ کی 3 خاصیات خودبخو دیاد ہوجائیں گی۔علی ھذاالقیاس ہر باب کی خاص ترتیب رکھی گئی ہے۔

نقشہ برائے ثلاثی مجرد ابواب

۱۔ضَرَبَ یَضْرِبُ

تعمل	موافقت	اتخاذ	تدریج	کثرت مأخذ
اطعام مأخذ	الباس مأخذ	قطع مأخذ	اعطائے مأخذ	سلب مأخذ
ضرب مأخذ	بلوغ	تطلیہ	مطاوعت	تأذی

قصر	تخلیط

۲۔نَصَرَ یَنْصُرُ

تعمل	موافقت	اتخاذ	تدریج	کثرت ماٰخذ
اطعام ماٰخذ	الباس ماٰخذ	قطع ماٰخذ	اعطائے ماٰخذ	سلب ماٰخذ
ضرب ماٰخذ	بلوغ	تطلیہ	مطاوعت	صیرورت
	طلب ماٰخذ	دفع ماٰخذ	لبس ماٰخذ	

۳۔فَتَحَ یَفْتَحُ

تعمل	موافقت	اتخاذ	تدریج	کثرت ماٰخذ
اطعام ماٰخذ	الباس ماٰخذ	قطع ماٰخذ	اعطائے ماٰخذ	سلب ماٰخذ
	ضرب ماٰخذ		صیرورت	

٤۔سَمِعَ یَسْمَعُ

تعمل	موافقت	اتخاذ	تدریج	کثرت ماٰخذ
مطاوعت	تألم ماٰخذ	ترک ماٰخذ	تحول	تأذی
	تحیر	وجدان	وقوع	

۵۔کَرُمَ یَکْرُمُ

تعمل	موافقت	کثرت ماٰخذ	بلوغ	صیرورت

تألم مأخذ	تحول	تعجب	لزوم	

مو افقات ابو اب:

☆......مذکورہ ترتیب کے مطابق ضَرَبَ یَضْرِبُ اور نَصَرَ یَنْصُرُ کی ابتدائی **14** خاصیات متفق ہیں۔

☆......ضَرَبَ یَضْرِبُ ،نَصَرَ یَنْصُرُ اورفَتَحَ یَفْتَحُ کی ابتدائی **11** خاصیات متفق ہیں۔

☆......ضَرَبَ یَضْرِبُ ،نَصَرَ یَنْصُرُ ،فَتَحَ یَفْتَحُ اورسَمِعَ یَسْمَعُ کی ابتدائی **5** خاصیات متفق ہیں۔

☆......ضَرَبَ یَضْرِبُ،نَصَرَ یَنْصُرُ ،فَتَحَ یَفْتَحُ ،سَمِعَ یَسْمَعُ اور کَرُمَ یَکْرُمُ کی ابتدائی **3** خاصیات متفق ہیں۔

۞......۞......۞......۞
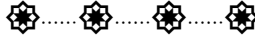
نقشہ برائے ثلاثی مزید فیہ بے ہمزہ وصل

اِفْعَالٌ
تعمل ،موافقت،ابتداء،اتخاذ،بلوغ ،سلب مأ خذ،قطع مأ خذ،اعطائے مأ خذ، تدریج،صیر ورت ،تحول ،مبالغہ،تعدیہ،تصییر ،ضرب مأ خذ،تألم مأ خذ، الزام، وجدان، تعریض،لیاقت،حینونت،مطاوعت،کثرت مأ خذ۔
تَفْعِیْلٌ
تعمل ،موافقت،ابتداء،اتخاذ،بلوغ ،سلب مأ خذ،قطع مأ خذ،اعطائے مأ خذ، تدریج،صیر ورت،تحول،مبالغہ،تعدیہ،تصییر ،تحویل،قصر،تخلیط،وقوع،اطعام

مأ خذ، الباس مأ خذ، اخراج مأ خذ، نسبت بمأ خذ۔
مُفَاعَلَةٌ
تعمل، موافقت، ابتداء، اتخاذ، بلوغ، تصییر، مشارکت۔
تَفَعُّلٌ
تعمل، موافقت، ابتداء، اتخاذ، سلب مأ خذ، تدریج، صیرورت، تحول، مطاوعت، طلب مأ خذ، لبس مأ خذ، اخراج مأ خذ، تجنب، تکلف، تحویل، حسبان، تطلیہ۔
تَفَاعُلٌ
تعمل، موافقت، ابتداء، مطاوعت، تشارک، تخییل۔

موافقات ابواب:

☆......اِفْعَالٌ اور تَفْعِیلٌ کی ابتدائی 14 خاصیات متفق ہیں۔

☆......اِفْعَالٌ، تَفْعِیلٌ اور مُفَاعَلَةٌ کی ابتدائی 5 خاصیات متفق ہیں۔

☆......اِفْعَالٌ، تَفْعِیلٌ، مُفَاعَلَةٌ اور تَفَعُّلٌ کی ابتدائی 4 خاصیات متفق ہیں۔

☆......اِفْعَالٌ، تَفْعِیلٌ، مُفَاعَلَةٌ، تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کی ابتدائی 3 خاصیات متفق ہیں۔

نقشہ برائے ثلاثی مزید فیہ باھمزہ وصل ابواب

ابواب	خاصیات
اِفْتِعَالٌ	موافقت، مطاوعت، ابتداء، اتخاذ، تدریج، تعدیہ، تخییر، تحویل، تطلیہ، تصرف، حسبان، سلب مأ خذ، طلب مأ خذ، اخراج مأ خذ، لبس مأ خذ۔
اِسْتِفْعَالٌ	موافقت، مطاوعت، ابتداء، اتخاذ، طلب مأ خذ، تعمل، تحول، قصر،

	حسبان، وجدان، لیاقت، صیر ورت۔
اِنْفِعَالٌ	موافقت، مطاوعت، ابتداء، لزوم، بلوغ مکانی، یطاوع افعل۔
اِفْعِلاَ لٌ	موافقت، لزوم، مبالغہ، لون، عیب۔
اِفْعِیْلاَ لٌ	موافقت، لزوم، مبالغہ، لون، عیب۔
اِفْعِیْعَالٌ	موافقت، لزوم، مبالغہ، بلوغ، مطاوعت، تدریج۔
اِفْعِوَّالٌ	مبالغہ، اقتضاب۔

موافقات ابواب:

☆......اِفْتِعَال اور اِسْتِفْعَال ابتدائی 4 خاصیات میں متفق ہیں۔

☆......اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال، اور اِنْفِعَال کی ابتدائی 3 خاصیات متفق ہیں۔

☆......اِفْتِعَال، اِسْتِفْعَال، اِنْفِعَال، اِفْعِلاَ ل، اِفْعِیْلاَ ل اور اِفْعِیْعَال صرف پہلی خاصیت میں متفق ہیں۔

☆......اِفْعِوَّال مذکورہ کسی باب سے کسی خاصیت میں متفق نہیں ہے۔

نقشہ برائے ابواب رباعی مجرد ومزید فیہ

ابواب	خاصیات
فَعْلَلَۃ	موافقت، مطاوعت، تدریج لبس مأخذ، تعمل، قطع مأخذ، اعطائے مأخذ، اطعام مأخذ، صیر ورت، تطلیہ، مبالغہ، قصر، تحویل، تخلیط، اخراج مأخذ، الباس مأخذ۔
تَفَعْلُل	موافقت، مطاوعت، تدریج لبس مأخذ، بلوغ، اقتضاب۔
اِفْعِلاَّ ل	موافقت، مطاوعت، لزوم، مبالغہ، صیر ورت۔

اِفْعُنْلاَ ل	موافقت،مطاوعت۔

موافقات ابواب:

☆......فَعْلَلَۃٌ اور تَفَعْلُلٌ ابتدائی چار خاصیات میں متفق ہیں۔

☆......فَعْلَلَۃٌ، تَفَعْلُلٌ، اِفْعِلاَّ لٌ اور اِفْعُنْلاَ لٌ ابتدائی دو خاصیات میں متفق ہیں۔

اہم نوٹ:

مذکورہ بالا نقشہ موافقات ہر باب میں استعمال ہونے والی خاصیات کی ترتیب سے تھا اور اب ذیل میں خاصیات کی ترتیب سے نقشہ دیا جارہا ہے اور ہر خاصیت کے سامنے ان تمام ابواب کو لکھ دیا گیا ہے جن میں وہ خاصیت پائی جاتی ہے۔ تاکہ طالب علم کو دونوں میں سے جس طریقے سے یاد کرنا آسان ہو وہ اسی طریقے کو اختیار کر کے یاد کرلے اور ایک ہی نظر میں تمام خاصیات بھی اس کے سامنے موجود ہوں۔

نقشہ برائے خاصیات ابواب

خاصیات	ابواب
تعمل	ضرب، نصر، فتح ، سمع، کرم، إفعا ل، تفعیل، مفاعله، تفعل، تفاعل، استفعال، فعللة .
موافقت	ضرب، نصر، فتح، سمع، کرم، إفعا ل، تفعیل، مفاعله، تفعل، تفاعل، افتعال، استفعال، انفعال، افعلال، افعیلال، افعیعال، فعللة، تفعلل، افعلال، افعنلال.

اتخاذ	ضرب،نصر،فتح ،سمع ،ا فعا ل ،تفعیل، مفاعله، تفعل، افتعال،استفعال.
تدریج	ضرب،نصر،فتح، سمع، افعال ،تفعیل، تفعل، افتعال، فعللة، تفعلل.
کثرتِ مأخذ	ضرب،نصر، فتح،سمع، کرم، افعال.
اطعام مأخذ	ضرب، نصر، فتح، تفعیل ،فعللة.
الباس مأخذ	ضرب ،نصر، فتح، تفعیل، فعللة.
قطع مأخذ	ضرب، نصر، فتح، افعال، تفعیل، فعللة.
اعطائے مأخذ	ضرب، نصر، فتح، افعال، تفعیل، فعللة.
سلب مأخذ	ضرب،نصر ،فتح ،افعال ،تفعیل ،تفعل ،افتعال.
ضرب مأخذ	ضرب،نصر،فتح ،افعال.
بلوغ	ضرب،نصر، کرم ،افعال ،تفعیل، مفاعلة، انفعال، افعیعال، تفعلل.
تطلیہ	ضرب ،نصر ،سمع ،افعال ،تفعل ،افتعال،فعللة.
مطاوعت	ضرب ،نصر ،سمع ،افعال ،تفعل ،تفاعل، افتعال، انفعال،استفعال ،افعیعال ،فعللة ،تفعلل ،افعلال،افعنلال
تأذی	ضرب ،سمع.
قصر	ضرب ،تفعیل ،استفعال ،فعللة.
تخلیط	ضرب ،تفعیل ،فعللة.

صیر ورت	نصر ،فتح، کرم، افعال، تفعیل، تفعل، استفعال، فعللة، افعلاّل.
طلب مأخذ	نصر ،تفعل ،افتعال ،استفعال.
دفع مأخذ	نصر
لبس مأخذ	نصر ،سمع ،تفعل، افتعال ،فعللة ،تفعلل.
تألم مأخذ	سمع ،کرم ،افعال.
ترک مأخذ	سمع
تحول	سمع ،کرم ،افعال ،تفعیل ،تفعل ،استفعال.
تحیر	سمع
وجدان	سمع ،افعال ،استفعال
وقوع	سمع ،تفعیل
تعجب	کرم
لزوم	کرم ،انفعال،افعلال ،افعیلا ل، افعیعال، فعللة، افعلاّل .
ابتداء	افعال، تفعیل، مفاعلة، تفعل، تفاعل، افتعال، انفعال، استفعال.
مبالغہ	افعال، تفعیل، افعلال، افعیلال، افعیعال،فعللة
التزام	افعال
تعریض	افعال

لیاقت	افعال، استفعال.
حینونت	افعال.
تحویل	تفعیل، تفعل، افتعال، فعللة.
تعدیہ	افعال، تفعیل، افتعال.
تصییر	افعال، تفعیل، مفاعلة.
اخراج مأخذ	تفعیل، تفعل، افتعال، فعللة.
نسبت بمأخذ	تفعیل
مشارکت	مفاعلة
تجنب	تفعل
تکلف	تفعل
حسبان	تفعل ،استفعال ،افتعال.
تشارک	تفاعل
تخییل	تفاعل
تخییر	افتعال
تصرف	افتعال
لون	افعلال ،افعیلال.
عیب	افعلال ،افعیلال.
اقتضاب	افعوال ،تفعلل.

تَـــمَّـــتْ

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 167 کتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (حصّہ اوّل) (کل صفحات 250)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاہِمِ) (کل صفحات:199)

3......فضائل دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْقِ) (کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْہَارُ الْحَقِّ الْجَلِیْ) (کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقِ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃُ) (کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاء بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاء) (کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْدِ فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْدِ) (کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اعجبُ الامداد) (کل صفحات 47)

12......معاشی ترقی کا راز (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزّوجلّ میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَادِ) (کل صفحات 31)

15......الملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (حصہ دوم) (کل صفحات 226)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع) (کل صفحات:570، 672، 713، 650)

20...... اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃُ (کل صفحات:93)

21...... تَمْہِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)

22......کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاہِمِ (کل صفحات:74)

23...... اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

24......اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃِ (کل صفحات:60)

25...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃُ (کل صفحات:62)

26......اَلْفَضْلُ الْمَوْہَبِیْ (کل صفحات:46)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الخامس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَادِ)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال جلداوّل(اَلزَّوَاجِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ)(کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ)(کل صفحات:743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْیَاء)(کل صفحات:641)

4......عُیُوْنُ الْحِکَایَاتِ(مترجم،حصہ اول)(کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا(بَحْرُالدُّمُوْع)(کل صفحات:300)

6...... اَلدَّعْوَۃُ اِلَی الْفِکْرِ(کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اورگناہوں کی سزائیں(قُرَّۃُالْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ)(کل صفحات:138)

8......مدنی آقاصلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے روشن فیصلے(اَلْبَاھِرُ فِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِرِ)(کل صفحات:112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم)(کل صفحات :102)

10......دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی(اَلزُّھْدُوَقَصْرُالْاَمَلِ)(کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق(مَکَارِمُ الْاَخلَاقِ)(کل صفحات:74)

12......بیٹے کونصیحت(اَیُّھَاالْوَلَد)(کل صفحات:64)

13...... شاہراہِ اولیاء(مِنْھَاجُ الْعَارِفِیْنَ)(کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا..؟(تَمْھِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْشِ)(کل صفحات:28)

15......حکایتیں اور نصیحتیں(اَلرَّوْضُ الْفَائِقُ)(کل صفحات:649)

16......آدابِ دین(اَلْاَدَبُ فِی الدِّیْن)(کل صفحات:63)

17......عُیُوْنُ الْحِکَایَاتِ(مترجم حصہ دوم)(کل صفحات:413)

18......اِمامِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی وصیتیں(وصایاامامِ اعظم)(کل صفحات:46)

19......نیکی کی دعوت کے فضائل(اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ)(کل صفحات:98)

20......اللہ والوں کی باتیں(حِلْیَۃُ الْأَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الأَصْفِیَاء)پہلی قسط:تذکرہ خلفائے راشدین(کل صفحات:217)

21......اللہ والوں کی باتیں(حِلْیَۃُ الْأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الأَصْفِیَاءِ)دوسری قسط:تذکرہ مہاجرین صحابۂ کرام(کل صفحات:245)

22......اللہ والوں کی باتیں(حِلْیَۃُ الْأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الأَصْفِیَاءِ)تیسری قسط:تذکرہ مہاجرین صحابۂ کرام(کل صفحات:250)

عنقریب آنے والی کتب

1......اللہ والوں کی باتیں(چوتھی قسط)　　2......کَشْفُ النُّوْرِعَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ.

﴿شعبہ درسی کتب﴾

1...... اتقان الفراسة شرح ديوان الحماسه(كل صفحات:325) 2......نصاب الصرف (كل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی(کل صفحات: 299)4......نحو میرمع حاشیہ نحو منیر(کل صفحات: 203)5......دروس البلاغة مع شموس البراعة(کل صفحات: 241)6...... گلدستۂ عقائد واعمال (کل صفحات:180)7...... مراح الارواح مع حاشیةضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)8......نصاب التجوید (کل صفحات: 79)9......نزھة النظر شرح نخبة الفکر(کل صفحات: 280)10......صرف بهائی مع حاشیه صرف بنائی(کل صفحات:55)11 ......عنایة النحو علی هدایة النحو(کل صفحات: 175) 12......تعریفاتِ نحویه (کل صفحات: 45) 13......الفرح الکامل علی شرح مئة عامل(کل صفحات: 158) 14......شرح مئة عامل(کل صفحات:44) 15......الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155) 16...... المحادثة العربیة(کل صفحات :101) 17......نصاب النحو (کل صفحات:288) 18......نصاب المنطق(کل صفحات :168) 19......مقدمةالشیخ مع التحفة المرضیة (کل صفحات:119) 20......تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات144)

عنقریب آنے والی کتب

1......خاصیات ابواب(مسهّل) 2......نور الایضاح مع مراقی الفلاح

شعبہ تخریج

1......بہارِ شریعت، جلداوّل (حصہ اول تا ششم، کل صفحات 1360) 2......جنتی زیور (کل صفحات:679)

3......عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات:422) 4......بہارِ شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات 312)

5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عشقِ رسول صلَّی اللہ علیہ وسلَّم (کل صفحات:274)

6......علم القرآن (کل صفحات:244) 7......جہنم کے خطرات (کل صفحات:207)

8......اسلامی زندگی (کل صفحات:170) 9......تحقیقات (کل صفحات:142)

10......اربعین حنفیہ (کل صفحات:112) 11......آئینۂ قیامت (کل صفحات:108)

12......اخلاق الصالحین (کل صفحات:78) 13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)

14......اُمہات المؤمنین (کل صفحات:59) 15...... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات:56)

16...... حق و باطل کا فرق (کل صفحات:50) 17 تا 23......فتاویٰ اہلِ سنت (آٹھ حصے)

24......بہشت کی کنجیاں (کل صفحات:249) 25......سیرتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (کل صفحات:875)

26......بہارِ شریعت حصہ ۷ (کل صفحات 133) 27......بہارِ شریعت حصہ ۸ (کل صفحات 206)

28......کراماتِ صحابہ (کل صفحات 346) 29...... سوانحِ کربلا (کل صفحات:192)

30......بہارِ شریعت حصہ ۹ (کل صفحات 218) 31......بہارِ شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات:169)

32......بہارِ شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات:280)

عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِ شریعت حصہ ۱۲، ۱۳ 2......منتخب حدیثیں 3......معمولات الابرار 4......جواہر الحدیث

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ﴾

عنقریب آنے والے رسائل

شعبہ مدنی مذاکرہ

عنقریب آنے والے رسائل

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلوں** میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سُنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کے لئے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ "فکرِ مدینہ" کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے "مَدَنی اِنعامات" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "مَدَنی قافلوں" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیداں، میرپور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل داد پلازہ، کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، النور اسٹریٹ، صدر۔
- خان پور: دُرانی چوک، نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گلزارِ طیبہ (سرگودھا): کاغذی بازار، بالمقابل جامع مسجد سیدنا عادل شاہ۔ 048-6007128

مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 34921389-93/34126999 فیکس: 34125858

Web: www.dawateislami.net / Email:maktaba@dawateislami.net